ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

فروری 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 02

پیشگوئی
مصلح موعود رضی اللہ عنہ

”تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

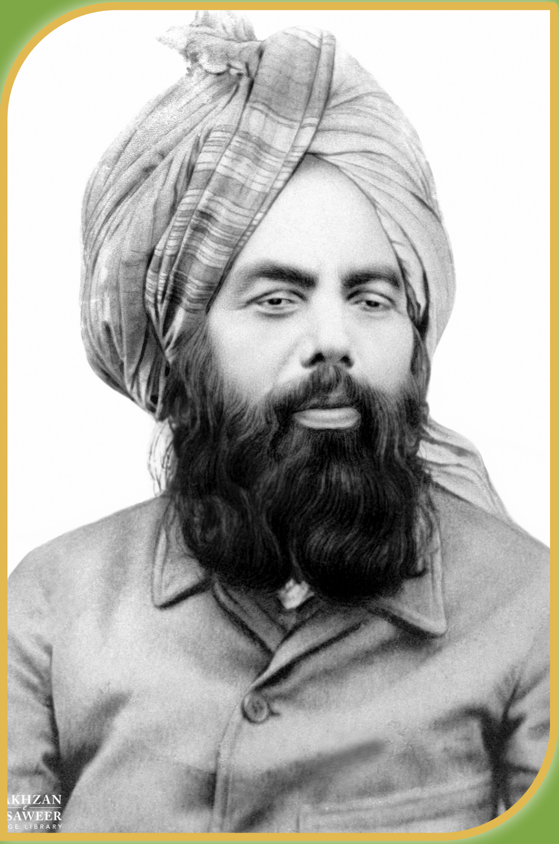

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

وَ كَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا“

(اشتہار 20 / فروری 1886ء)

ایک حیرت آفرین کارنامہ

انسان نے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ عقل و دانش سے کام لیتے ہوئے جو محیّر العقول آلات بنائے ہیں ان میں سے ایک جیمز ویب خلائی دوربین (JWST) ہے جسے 25 دسمبر 2021ء کو مدار میں روانہ کیا گیا۔ مختلف ممالک کی شراکت سے تیس برسوں کی محنت شاقہ کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچنے والا اکیسویں صدی کا یہ ایک بہت بڑا سائنسی منصوبہ ہے۔ یورپین یونین کے بنائے ہوئے ARIANE 5 راکٹ پر سوار یہ دوربین پندرہ لاکھ کلومیٹر کا سفر تیس دنوں میں طے کر کے اب اپنی منزل مقصود تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے ذریعہ کائنات میں اربوں نوری سال دور موجود ستاروں کے بارہ میں معلومات حاصل کی جاسکیں گی جو یقیناً ہر ایک کے لئے حیران کن ہوں گی۔ خلاء میں نصب کی جانے والی اس دوربین کے تکنیکی پہلوؤں پر تو بات کرنی مقصود نہیں تاہم حضرت انسان کے اِس کارنامہ پر یہ الفاظ حیرت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے قلم سے لکھے جا رہے ہیں۔ دس ارب ڈالر کی لاگت سے تیار ہونے والی اس دوربین کا مرکزی کردار دنیا کا سب سے بڑا فلکیاتی آئینہ ہے جس کا قطر ساڑھے چھ میٹر ہے اور جسے مکمل طور پر کھلنے میں دو ہفتے تک کا وقت لگتا ہے اور اس کے بعد دوربین کو پورے طور پر کام شروع کرنے میں چھ ماہ لگیں گے۔ اس سے قبل 1990ء میں بھیجی گئی ہبل نامی دوربین کے ذریعہ علم ہوا تھا کہ کائنات نہ صرف پھیل رہی ہے بلکہ اس کے پھیلنے کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور اس دریافت پر نوبیل انعام بھی دیا گیا تھا۔ اس تجربہ کے مقاصد میں دیگر بہت سی باتوں کے علاوہ کائنات کے طول و عرض کا اندازہ لگایا جانا بھی ہے جس کی وسعت اب تک لگائے گئے اندازوں کے مطابق لگ بھگ 46 ارب نوری سال ہے۔ جیمز ویب دوربین کے بعد سائنس دان اس یقین کا اظہار کر رہے ہیں کہ اب ہم کائنات کے بارے میں وہ باتیں جان سکیں گے جو ہمیں انگشت بدنداں کر دیں گی۔ یہ سب باتیں ہمیں قرآن کریم میں مذکور ان اولوالالباب کی یاد دلاتی ہیں جو زمین و آسمان کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور ان سے مفید تعمیری سبق حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ باتیں قرآن کریم کی صداقت پر بھی مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں جس نے اِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ یعنی ہم اس کائنات کو مسلسل وسعت دیتے جا رہے ہیں (الذاریات:48)، کا اُس وقت اعلان فرمایا تھا جب اس کا تصوّر تک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اور یہ چیلنج بھی دیا تھا کہ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ۔ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیۡرٌ (الملک:4،5) یعنی پس تو نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لَوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہو گی۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ قرآن کریم نے بصر یعنی آنکھ یا نظر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور آج کے سائنسدان بھی دوربین یعنی دور تک دیکھنے والا آلہ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ سائنسدان اپنی سی کوششیں تو کر سکتے ہیں لیکن قرآنی بیان کے مطابق وہ کائنات کی آخری حدوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان کی نظریں تھکی ماندی واپس آ کر اپنی بے بسی کا ہی اقرار کریں گی۔ اس زمانہ کے عظیم عارف باللہ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے، جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں"۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 ص 280)

یہ تفصیل ہر صاحبِ فکر کی توجہ اس طرف بھی پھیرتی ہے کہ حضرت انسان نے اس کمال کے آلات بنائے ہیں کہ انہیں زمین پر بیٹھے لاکھوں میل کے فاصلہ تک نہ صرف پہنچا رہا ہے بلکہ وہاں نصب کر کے ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام بھی لے رہا ہے۔ اگر اِنسان اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتا ہے تو وہ ہستی جس نے اِس انسان کو پیدا کیا وہ کتنی زبردست طاقتوں اور قدرتوں والی ہستی ہو گی، جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمینوں پر ممتدّ ہے۔ کاش مادیت پرست انسان اس ازلی ابدی حقیقت کو بھی قبول کر لے۔

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جمادی الثانی/رجب 1443 ہجری قمری فروری 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 02 تبلیغ 1401 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جلّ جلالہٗ، قال النبی ﷺ، قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
05	تبرّکات: ایک بابرکت روح اور اس کی ظاہری و باطنی برکات
06	نظم: بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
07	خطبہ جمعہ: خداتعالیٰ کی قدرت نمائی کا جلوہ پیشگوئی مصلح موعودؓ
15	نُور آتا ہے نُور
14	تاریخ جرمنی
18	منظوم کلام: کیا رنج ہے بے قرار کیوں ہو
19	کلام اللہ کا مرتبہ
21	منظوم کلام: یہ ایک دریائے معرفت ہے
22	جماعتی سرگرمیاں: تعلیمی و تربیتی کلاس 2021ء لجنہ اماء اللہ و ناصرات
23	قومیں اس سے برکت پائیں گی
25	نظامِ خلافت: خلیفہ خدا بناتا ہے (قسط اوّل)
28	ادبی صفحہ: ادب شناس نوجوان
29	مجدّدیت کا تعارف
34	دلچسپ سائنسی خبریں
35	سرزمینِ ہسپانیہ پر احمدیہ مشن کا قیام
41	ماہ فروری تاریخ کے آئینہ میں
42	ملکی و عالمی خبریں
45	جماعتی سرگرمیاں: تربیتی کلاس و تبلیغ سیمینار، مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
47	یادِ رفتگاں: مکرم محمد اسلم شاد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر
48	بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات)

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارہ جات مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی دیکھے اور پڑھے جاسکتے ہیں

https: //www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سید افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِورق

احسان اللہ ظفر

مینیجر

سید افتخار احمد

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

15

04

07

19

23

36

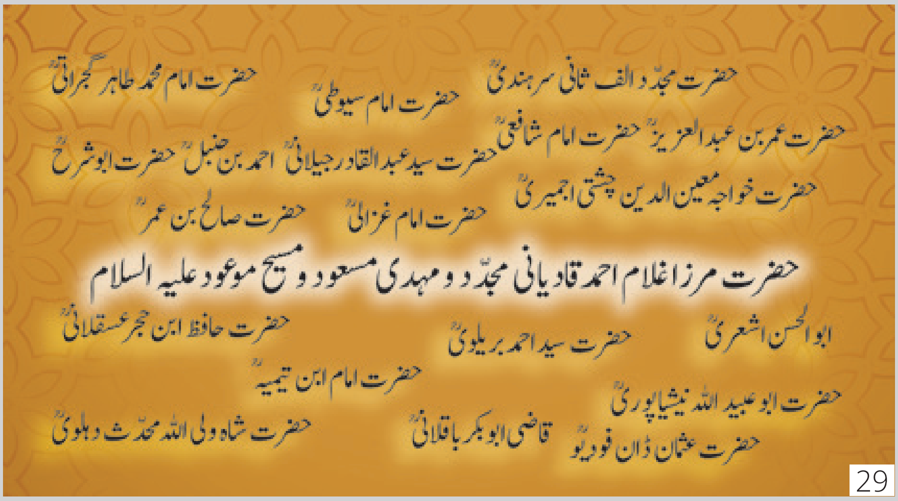

29

22

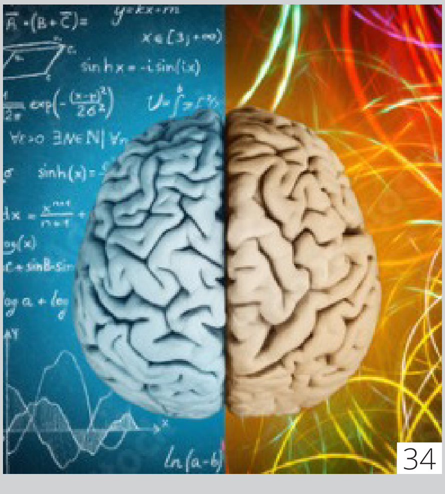
34

14

قال اللہ جلّ جلالہٗ

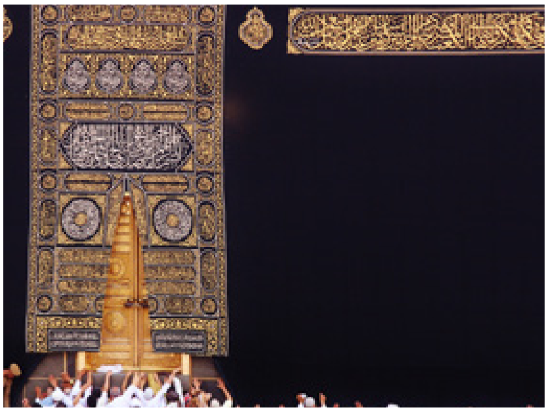

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ۝ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ۝

(الصّٰفّٰت:101-102)

اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔ پس ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ عَمرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ يَنزِلُ عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهٗ...

(سیرت سید الانبیاء ترجمہ الوفا باحوال المصطفٰی ﷺ صفحہ 543)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہوں گے اور وہ شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی...

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“۔

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409 تا 410)

ایک بابرکت روح کی ظاہری و باطنی برکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق میں فرمایا:

''یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لیے ظاہر فرمایا اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 99)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں 8؍ستمبر 1913ء کو حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے آج حضرتؑ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسرِ موعود میاں صاحب (صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ) ہی ہیں تو حضورؓ نے بِلا توقف فرمایا:

''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں''۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضورؓ نے ان پر تحریر فرمایا:

''یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں''۔

(تشحیذ الاذہان مئی 1914ء صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''آپؑ نے فرمایا تھا کہ ''میرا ایک لڑکا ہوگا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا'' جس کے معنے یہ تھے کہ وہ پہلی پیشگوئی جو زمین کے کناروں تک تبلیغ پہنچنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ میرے اس لڑکے کے ذریعہ پوری ہوگی جس نے زمین کے کناروں تک شہرت حاصل کرنی ہے۔ اب ہر شخص غور کر کے دیکھ لے کہ وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے اس تبلیغ کو اِس وقت تک دنیا کے کناروں تک پہنچنے سے روکے رکھا جب تک وہ لڑکا ظاہر نہ ہوگیا۔ اور پھر وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے میرے مبلّغوں کے ذریعہ جاپان سے لے کر شمالی امریکہ تک تمام دنیا میں اِس سلسلہ کو پھیلانا شروع کر دیا بلکہ ہر مُلک کے افراد کو اِس میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 155-156)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صرف اس منصوبہ کے نتیجہ میں ہی لاکھوں عیسائیوں اور مشرکین کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی توفیق دی۔ لاکھوں! ایک یا دو نہیں، سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ صرف افریقہ میں ہی لاکھوں عیسائی اور مشرک مسلمان ہوئے اور اب بھی ڈاک میں خط آجاتے ہیں کہ میں عیسائی تھا اور چند مہینے ہوئے میں مسلمان ہوا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر قائم رکھے اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد 5 صفحہ 324)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا۔ جو اس سے ٹکرایا وہ پاش پاش ہوگیا اور وہ جس سے ٹکرایا اسے پاش پاش کر دیا۔ گنگ ہوگئیں وہ زبانیں جو کہتی تھیں کہ ہم اس کی بستی کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ہاں مگر جب اس نے کہا کہ میں دشمن کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے دیکھتا ہوں تو دشمن کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ شدید مخالفتوں کے طوفان اس کی اولوالعزمی سے ٹکرا کر پراگندہ ہوگئے اور اس کی آہِ رسا کے اثر سے عناد کے الاؤ ٹھنڈے پڑ گئے۔ اس کے دشمنوں نے خود اس کے وطن میں اسے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی مگر اس کے ربّ نے اس کی زمین کو وسیع تر کر دیا اور وہ اسلام کا علم ہاتھوں میں تھامے اور قرآن کے تراجم سینے سے لگائے مشرق اور مغرب کالوں اور گوروں کو برکت دیتا ہوا دیس بدیس، قریہ بقریہ پھرا اور اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کو کل عالم پر ظاہر کر دیا۔ یہاں تک کہ زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ (خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو بے شمار خوبیوں کے مالک بیٹے کی خوشخبری عطا فرمائی تھی تو وہ یہ گہرا مطلب بھی اپنے اندر رکھتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا تھا کہ تیرا سلسلہ صرف تیرے ہی تک محدود نہیں ہوگا۔ جس مشن کو تو لے کر اُٹھا ہے وہ تیری زندگی تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ تیرا ایک بیٹا جو اولوالعزمی میں اپنی مثال آپ ہوگا، جو اسلام کو دنیا میں پھیلانے کی تڑپ میں تیرا ثانی ہوگا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے بے چین دل رکھتا ہوگا۔

(خطبہ جمعہ 17؍فروری 2012ء)

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد — بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اَولاد

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد — بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر مجھ کو یہ تُو نے بارہا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

مری اَولاد سب تیری عطا ہے — ہر اِک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے — یہی ہیں پنج تن جِن پر بِنا ہے

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی — فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

مری ہر بات کو تُو نے جِلا دی — مِری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی

مری ہر پیش گوئی خود بنا دی — تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھا دی

جو دی ہے مُجھ کو وہ کس کو عطا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

(انتخاب از درِّثمین، 'بشیر احمد شریف احمد اور مبارکہ کی آمین')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا جلوہ

پیشگوئی مصلح موعودؓ

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے جلوے ہمیشہ نظر آتے رہیں۔ اور آج زندہ مذہب ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس کا عملی ثبوت صرف اور صرف اسلام ہی دیتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے اب بھی وہ جس کو بھی چاہے کلیم بنا سکتا ہے۔ اُس سے اب بھی بولتا ہے، دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب دیتا ہے اور اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔ اور اس زمانے میں اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جس کے اس زمانے میں آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

پس مسلمانوں میں بھی آج جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قادر و مقتدر یقین کرتا ہے۔ اس یقین پر قائم ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی وہی قدرتیں رکھتا ہے، وہی قدرتیں دکھاتا ہے جیسا کہ ازل سے دکھاتا چلا آ رہا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اب تمام قسم کے انعامات کے حصول کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مل سکتا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، مسیح موعود و مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کامل عاشقِ صادق ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اور پھر آپ سے تکمیلِ تبلیغ ہدایت کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام اس زندہ خدا کے بارے میں اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں:

”اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے۔ نہ اُس کے خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوّتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے۔ اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا، احسان والا۔ اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں“۔ (نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

پس یہ ہمارا زندہ خدا ہے جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا

کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مُرسَلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیرِسایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی“۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 82)

پھر آپ تمام دنیا کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو!اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق ومغرب میں آباد ہو! مَیں پورے

اور اسلام کے مخالفین اور آنحضرت ﷺ کے مقام کو گرانے والوں کو کس طرح آپ مخاطب کر کے سمجھاتے تھے اور پھر خدا کے حضور کس تڑپ سے ان مخالفین کا منہ بند کرنے کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اس کا اظہار آپ کی سیرت میں جو صحابہ نے لکھی ہے، اس سے بھی ملتا ہے۔ آپ کی کتب اور متفرق لٹریچر میں بھی اس کا خوب خوب اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مخالفین کا منہ بند کرنے کے لئے تائیدی نشانوں کے لئے بھی آپ کی بیشمار دعائیں ملتی ہیں۔ اپنی بڑائی کے لئے نہیں بلکہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی برتری ثابت کرنے کے

ہوں۔ کئی دفعہ ہم سنتے ہیں اور آئندہ جلسے جب ہوں گے، 20؍فروری کی مناسبت سے آج کل ہوں گے تو اُس میں بھی آپ سنیں گے۔ مجموعہ اشتہارات میں آپ نے تحریر فرمائے ہیں کہ:

”بِاِلْھَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اِعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّشَانُہٗ وَعَزَّاسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے

ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے۔ اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا، احسان والا۔ اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں

زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبّت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں“۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

لئے آپ میں ایک تڑپ تھی، ایک لگن تھی جس کی وجہ سے آپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ انہی نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ آپ کو آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہشیار پور جاؤ اور وہاں چلّہ کشی کرو“۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 106 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اس چلّہ کشی کے دوران ایک نشان آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا جو ایک موعود بیٹے کا تھا جس کو ہر احمدی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے نام سے جانتا ہے۔ یہ بہت عظیم پیشگوئی ہے کہ ایک معین عرصے میں بیٹے کا پیدا ہونا اور اُس میں

بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو“ (جس کا مَیں نے ذکر کیا، ہشیار پور اور لدھیانے کا سفر تھا جو آپ نے چلّہ کشی کا کیا) ”تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دَبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو

مسلمانوں میں بھی آج جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام ترصفات کے ساتھ قادر ومقتدر یقین کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے ایک فتح مند جرنیل کی حیثیت سے اسلام کے مخالفین کا منہ بند کروایا۔ نہ صرف براہین و دلائل سے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور نشان دکھا کر بھی وہ باتیں دنیا کے سامنے رکھیں، وہ پیشگوئیاں فرمائیں جو سوائے عالم الغیب خدا کے کوئی اور نہیں جان سکتا۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ وہ پیشگوئیاں جو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر آپ نے کی تھیں، اللہ تعالیٰ کے کس قدر عظیم تائیدی نشانات کے ساتھ پوری ہوئیں۔ آپ کو اسلام کا کس قدر درد تھا

وہ خصوصیات پیدا ہونا جن کا پیشگوئی میں ذکر ہے۔ اُس کا لمبی عمر پانا۔ یہ جو ساری چیزیں ہیں ایک عظیم پیشگوئی پر دلالت کرتی ہیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے تو یہ پیشگوئی یقیناً ازدیادِ ایمان کا باعث ہے جنہوں نے حرف بہ حرف اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اور اُس موعود بیٹے کے مختلف نوع کے کارنامے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی میں بیان فرمائے تھے وہ مصلح موعودؓ کی ذات میں پورا ہوتے دیکھے ہیں۔ بہرحال اس وقت مَیں اس پیشگوئی کے الفاظ پیش کرتا

اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں“۔ (یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے، جو چاہتا ہے کرتا ہے) ”اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے

بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

میں خود بھی اعلان فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعودؓ ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی میں یومِ مصلح موعودؓ کے جلسے بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا، آئندہ چند دنوں میں یہ جلسے مختلف جماعتوں میں ہوں گے۔ اس لئے کہ جماعت کے ہر فرد کو پتہ چلے کہ یہ ایک عظیم پیشگوئی تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی۔

یہاں ضمناً میں اُن لوگوں کے لئے بھی جو دنیا کے ماحول کے زیرِ اثر، جن کا دینی علم بھی ناکافی ہے، کئی دفعہ میں بیان پہلے بھی کرچکا ہوں لیکن پھر بھی سوال کرتے

ہم نے اسلام کو اُس کی پرانی شوکت پر پھر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے

رہتے ہیں۔ جو سالگرہ منانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ سالگرہ پر یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری بھی سالگرہ منائی جائے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے زیرِاثر بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مصلح موعودؓ کا دن مناتے ہیں تو باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے اور پھر سالگرہ کیوں نہیں مناتے؟ یعنی باقی خلفاء کی سالگرہ کی آڑ میں اپنی سالگرہ کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ تو یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کا یومِ ولادت نہیں منایا جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیدائش تو 12؍جنوری 1889ء کی ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو عظیم الشان پیشگوئی تھی آپ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی ہے۔ اُس پیشگوئی کے پورا ہونے کا دن منایا جاتا ہے جو 20؍فروری 1886ء کو کی گئی تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے یہ پیشگوئی تھی اور یہ پیشگوئی اس لحاظ سے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس وضاحت کے بعد پھر مَیں اب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے بہت سارے پہلو بیان ہوتے ہیں لیکن اس وقت مَیں دو باتیں بیان کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس کو مصلح موعودؓ قرار دیا اور خود مصلح موعودؓ کی اپنی حالت، اسلام کے بارہ میں، آنحضرت ﷺ کے بارے میں اور مُسلم اُمّہ کے بارے میں ان کی دلی کیفیت کیا تھی؟ کیونکہ وقت نہیں ہے کہ اس پیشگوئی کے جو باقی الفاظ ہیں اُن میں سے ہر ایک کو لیا جائے۔ اس طرح تو یہ تقریباً کوئی باون پوائنٹ بنتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا یہ دو باتیں بیان کروں گا۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کو مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا اور آپ یہی سمجھتے تھے۔ آپ اپنی کتاب ’’تریاق القلوب‘‘ جو روحانی خزائن کی جلد 15 ہے اس کے صفحہ 219 میں فرماتے ہیں کہ:

’’محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں‘‘ (یعنی 10؍جولائی 1888ء کا جو اشتہار ہے) ’’اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کو موعود بیٹے کا مصداق سمجھتے تھے جس نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا

مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12؍جنوری 1889ء کو مطابق 9؍جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ‘‘ (یعنی ہفتہ کے دن) ’’محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے

وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (......) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 96-95 اشتہار نمبر 33
’’اشتہار 20 فروری 1886ء‘‘ مطبوعہ ربوہ)

مجموعہ اشتہارات میں جلد اوّل میں یہ سارا لکھا ہوا ہے۔ اس پیشگوئی کے مصداق تو جیسا کہ مَیں نے کہا یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔ اس کا آپ نے 1944ء

کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسرِموعود کی نسبت ہے

اے فخرِ رُسل قُربِ تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دُور آمدۂ

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219)

کہ اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقامِ قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تو دیر سے آیا ہے اور دور کے راستے سے آیا ہے۔ سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی" (اُس کا حوالہ دے رہے ہیں حقیقۃ الوحی میں) "جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے (لڑکے) کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے"۔

(ضمیمہ انجامِ آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 299)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو موعود بیٹے کا مصداق سمجھتے تھے جس نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ آج بھی بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اس لئے میں نے یہ وضاحت کی ہے۔

مَیں اسلام کی بلند ترین عمارت میں اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ لگانا چاہتا ہوں یا اتنی اینٹیں لگانا چاہتا ہوں جتنی اینٹیں لگانے کی خدا مجھے توفیق دیدے

پھر اپنی کتاب "سراجِ منیر" جو روحانی خزائن کی جلد 12 میں ہے اُس کے صفحہ 36 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نَویں سال میں ہے"۔ (سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 36)

نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"۔

(حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 374-373)

پھر تریاق القلوب جو روحانی خزائن کی جلد 15 ہے اُس کے صفحہ 214 پر آپ فرماتے ہیں:

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اِس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی باون سالہ خلافت کا دور اس عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریرات، آپ کی تقریریں اُس درد سے بھری ہوئی ہیں جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے مقام کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے آپ کے دل میں تھا۔ آپ کا علم وعرفان اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو علومِ ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا۔

غرض جو باون یا بعض لحاظ سے اٹھاون خصوصیات پیش کی جاتی ہیں، ان کا جائزہ لیا جائے تو پیشگوئی میں جتنی بھی خصوصیات کا ذکر ہے، وہ حضرت مصلح موعودؓ

اے خدا! مَیں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو مَیں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا

پھر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی جو روحانی خزائن کی بائیسویں جلد ہے اُس کے صفحہ 373 میں فرماتے ہیں کہ:

"ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا" (یعنی کہ ان سے پہلے جو بیٹا فوت ہوا تھا) "تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20 فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا اور اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں"۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

پھر ضمیمہ انجامِ آتھم میں روحانی خزائن کی جلد 11 کے صفحہ 299 میں آپ فرماتے ہیں:

"پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر

کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس حوالے سے بھی میں بعض باتیں کروں گا تو آپ کے کچھ حوالے پیش کرتا ہوں جو آپ کی تقریر اور تحریر کے ہیں جن سے آپ کا عظیم عزم بھی جھلکتا ہے جو ہمیں آپ کے اولوالعزم ہونے کا بھی پتہ دیتا ہے۔

ایک تقریر میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ کے مُرسل جب آتے ہیں اُس وقت ہر شخص جو اُن کی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دین کا کام میرے سوا اور کسی نے نہیں کرنا۔ جب وہ یہ سمجھ لے

تو وہ اس کی انجام دہی کے لئے اپنی ساری قوتیں صرف کردیتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ مجنوں بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو میں نے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپؑ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ایسا کہنے والے یہ تو نہیں کہتے تھے کہ نعوذباللہ آپ جھوٹے ہیں“۔ (کیونکہ یہ مانتے بھی تھے۔ احمدیوں میں سے ہی یہ آوازیں اُٹھ رہی تھیں) ”مگر یہ کہتے تھے کہ آپؑ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ آپؑ نے خداتعالیٰ کا پیغام اچھی طرح نہیں پہنچایا اور پھر آپ کی بعض پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہوئیں“۔ فرماتے ہیں کہ

جماعت کے ہر شخص کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس نے اپنے اندر یہ روح پیدا کرنی ہے کہ دین کا کام اُسی نے کرنا ہے

”میری عمر اُس وقت انیس سال کی تھی۔ مَیں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو مَیں آپؑ کی لاش کے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا اور مَیں نے خداتعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا! یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ اُس کو تُو نے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے۔ اس لئے اے خدا! مَیں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں

مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اُٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے

کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو مَیں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اُس وقت مَیں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ مَیں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت میں لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب مَیں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اُس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا، آج تک مَیں اُس کو نِت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اُس وقت مَیں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضرِ راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔ میرا وہی عہد تھا جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادہ پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اُٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خداتعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا۔ اور مخالفین کی ہر کوشش، ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود اُنہی کے آگے آتی گئی اور خداتعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقع پر کامیابیوں کا منہ دکھایا۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے، آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں“۔

(قومی ترقی کے دو اہم اصول۔ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 75-74)

آپ کی ایک مجلس کی یہ تقریر ہے جو مَیں نے بیان کی ہے۔ اس کے بعد پھر اس کا تسلسل چل رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جماعت کو بھی توجہ دلائی کہ:

جماعت کے ہر شخص کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس نے اپنے اندر یہ روح پیدا کرنی ہے کہ دین کا کام اُسی نے کرنا ہے۔ ہر کوئی سمجھے کہ اب دین کے کام کی ذمہ داری، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے لے جانے کی ذمہ داری میری ہے۔ اس لئے ایک عہد کریں اور جو یہ عہد کرے گا کہ ہر حالت میں مَیں نے دین کی خدمت کو مقدّم رکھنا ہے۔ فرمایا کہ پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر جس مقصد کو حاصل کرنا تھا، وہ آپ کرنے والے بنیں گے۔ کیونکہ وہ مقصد یہی ہے کہ آپ کے مشن کو آگے لے جانا۔ اور پھر مزید فرمایا کہ اگر ہم میں یہ روح پیدا ہو جائے گی تو کوئی مشکل ہمیں مشکل نظر نہیں آئے گی۔ رستے کی جو ساری مشکلات ہیں ہمیں معمولی نظر آئیں گی۔

(ماخوذ از قومی ترقی کے دو اہم اصول۔ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 75)

پھر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے دل کا درد آپ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

”اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے“ اسلام کے نام (کی مناسبت) سے آپ نے فرمایا۔ اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ”ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔ ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے۔ ہم نے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہمیں پاکستان کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں مصر کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں عرب کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں ایران کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے مگر ہمیں حقیقی خوشی تب ہو گی جب سارے ملک آپس میں اتحاد کرتے ہوئے اسلامستان کی بنیاد رکھیں۔ ہم نے اسلام کو اُس کی پرانی شوکت پر پھر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خداتعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہم نے عدل وانصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا“۔

کاش کہ پاکستان کے عوام اور جو پاکستان کو اوپر لے جانے والے آجکل کے لیڈر اور علماء بنے پھرتے ہیں، وہ اس بات کو سمجھ سکیں۔ فرماتے ہیں کہ:

"ہر ایک کو اُس کا حق دلائے گا۔ (حقیقی امن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا) جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا، صرف مکہ اور مدینہ ہی ان شاءاللہ کامیاب ہوں گے"، فرماتے ہیں کہ "یہ چیزیں اس وقت ایک پاگل کی بَڑ معلوم ہوتی ہیں مگر دنیا میں بہت سے لوگ جو عظیم الشان تغیر پیدا کرتے ہیں وہ پاگل ہی کہلاتے رہے ہیں۔ اگر مجھے بھی لوگ پاگل کہہ دیں تو میرے لئے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔ میرے دل میں ایک آگ ہے، ایک جلن ہے، ایک تپش ہے جو مجھے آٹھوں پہر بے قرار رکھتی ہے۔ مَیں اسلام کو اُس کی ذِلّت کے مقام سے اُٹھا کر عزّت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ مَیں پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ مَیں پھر قرآنِ کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں نہیں جانتا کہ یہ بات میری زندگی میں ہو گی یا میرے بعد۔ لیکن مَیں یہ جانتا ہوں کہ مَیں اسلام کی بلند ترین عمارت میں اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ لگانا چاہتا ہوں یا اتنی اینٹیں لگانا چاہتا ہوں جتنی اینٹیں لگانے کی خدا مجھے توفیق دیدے۔ میں اس عظیم الشان عمارت کو مکمل کرنا چاہتا ہوں یا اس عمارت کو اتنا اونچا لے جانا چاہتا ہوں جتنا اونچا لے جانے کی اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ اور میرے جسم کا ہر ذرہ اور میری روح کی ہر طاقت اس کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خرچ ہو گی اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی میرے اس ارادے میں حائل نہیں ہو گی"۔

(تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1947ء۔ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 388-387)

پس یہ وہ اولوالعزم موعود بیٹا تھا جس نے اپنے دل کی تڑپ کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی۔ آج ہم جب یومِ مصلح موعودؓ مناتے ہیں تو حقیقی یومِ مصلح موعودؓ تب ہی ہو گا جب یہ تڑپ آج ہم میں سے اکثریت اپنے اندر پیدا کرے کہ ہمارے مقاصد بہت عالی ہیں، بہت اونچے ہیں، بہت بلند ہیں جس کے حصول کے لئے عالی ہمّتی کا بھی مظاہرہ کرنا ہو گا۔ اور اپنے اندر اعلیٰ تبدیلیاں بھی پیدا کرنا ہوں گی، پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سے ایک تعلق بھی جوڑنا ہو گا۔ اسلام کا درد بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا۔ دل میں آنحضرت ﷺ سے عشق و محبّت کا درد پیدا کرتے ہوئے اظہار بھی کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بیشمار خوبیوں کے مالک بیٹے کی خوشخبری عطا فرمائی تھی تو وہ یہ گہرا مطلب بھی اپنے اندر رکھتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ تیرا سلسلہ صرف تیرے ہی تک محدود نہیں ہو گا۔ جس مشن کو تُو لے کر اُٹھا ہے وہ تیری زندگی تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ تیرا ایک بیٹا جو اولوالعزمی میں اپنی مثال آپ ہو گا، جو اسلام کو دنیا میں پھیلانے کی تڑپ میں تیرا ثانی ہو گا۔ جو محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے بے چین دل رکھتا ہو گا، اور پھر اُس بیٹے تک ہی محدود نہیں بلکہ بعد میں بھی اس مشن کو دنیا کے کونے کونے تک لے جانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدرتِ ثانیہ کا تا قیامت تسلسل جاری رہنے کا بھی وعدہ فرمایا ہے جو اس کام کو آگے بڑھاتا چلا جائے گا اور قدرتِ ثانیہ کو ایسے سلطانِ نصیر بھی عطا ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے قدرتِ ثانیہ جو خلافت کی صورت میں جاری ہے اس کے مددگار بنیں گے۔

پس آج ہمیں پیشگوئی مصلح موعودؓ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل کے طور پر دکھائی دیتی ہے وہاں اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس خوبیوں کے مالک بیٹے کی اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی تھی اور جس تڑپ اور عزم کے ساتھ اُس بیٹے نے جماعت کو آگے بڑھنے کے راستے دکھائے، ایک خوبصورت نظام عطا فرمایا۔ جماعت کی تربیت کے نظام کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے لئے ایک ایسا نظام مستحکم کر دیا جس کے نتائج ہر روز نئی شان سے پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس نظام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے ہر احمدی اپنا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب ممالک میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ افریقہ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ یورپ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ امریکہ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ آسٹریلیا میں بھی یہ نظام قائم ہے اور جزائر میں بھی یہ نظام قائم ہے۔

اپنی اگلی نسلوں میں یہ روح پھونکنی ہے کہ اس عظیم مقصد کو کبھی مرنے نہیں دینا

پس جہاں جہاں بھی احمدی ایک جماعت قائم کر کے اس نظام کا حصہ بنے ہیں وہاں وہ اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دیں کہ صرف اپنی ذات کی اصلاح تک ہم نے محدود نہیں رہنا، اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالنا ہے، اُن کے دل میں بھی یہ چیز راسخ کرنی ہے کہ تم نے اس نظام کا حصہ بنتے ہوئے اپنے عظیم مقصد کو جو آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہراتے ہوئے توحید کا قیام ہے، اُسے کبھی نہیں بھولنا اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک اس مقصد کو حاصل نہ کر لو۔ اپنی اگلی نسلوں میں یہ روح پھونکنی ہے کہ اس عظیم مقصد کو کبھی مرنے نہیں دینا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا آج دنیا کے ہر کونے میں جماعت احمدیہ کا قیام ہے اور قادیان سے اُٹھنے والی آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے میں باوجود نامساعد حالات کے بہت بڑا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کا ہے۔ تو

آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے قدرتِ ثانیہ جو خلافت کی صورت میں جاری ہے اس کے مددگار بنیں گے

جب مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے کرتے ہیں تو اپنے عزم اور اپنے پروگراموں میں ایک ایسی روح پیدا کریں جو آپ کے جذبوں کی نئے سرے سے تجدید کرنے والی ہو اور اُن خواہشات کو بھی سامنے رکھیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی ہیں۔ اور جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ ہر مسلمان ملک کا رہنے والا احمدی یہ کوشش بھی کرے کہ ہم نے اسلامستان قائم کرنا ہے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ جو رحمۃ للعالمین تھے وہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو اپنوں اور غیروں کے حقوق ادا میں سوچیں گے۔ جب وہ اپنے ملکوں کے اندر بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی فرقوں سے بالا ہو کر سوچیں گے۔ یہ پیغام ہے جو ہم نے ان ملکوں کو بھی دینا ہے۔ آج ہمیں مصر کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے اور شام کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے، لیبیا کے لئے بھی یہ پیغام اُن کے اربابِ حل وعقد کو پہنچانا چاہئے کہ اگر اپنے قبیلوں اور فرقوں کو ہی فوقیت دیتے رہے اور اس کے لئے ظلم کرتے رہے تو خود اپنے ہاتھ سے اپنے ملکوں کو کھوکھلا کرنے والے بنتے رہو گے۔ تمہارے اندر نہ ہی ملکی لحاظ سے اور نہ ہی مسلم اُمّہ کے لحاظ سے کبھی طاقت آئے گی

پس یہ دور جو فساد میں بڑھتے چلے جانے کا دور ہے، جس میں بڑی طاقتوں کی نظریں بھی اسلامی ممالک کے وسائل پر لگی ہوئی ہیں۔ اس میں بہت زیادہ کوشش کر کے ہم احمدیوں کو ہر اسلامی ملک کو بھی اور مسلمِ اُمّہ کو بھی ہوس پرستوں کی ہوس سے بچانے کے لئے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے اقدام کرنے چاہئیں اور اس کے لئے سب سے بڑھ کر جیسا کہ میں نے کہا دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں کے سیاستدانوں اور لیڈروں کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد سے بالا ہو کر سوچیں۔ علماء جن کو عوام الناس علوم اور روحانیت

ہم میں سے ہر احمدی کو دنیا کی اصلاح کی یہ کوشش کر کے مصلح بننے کا کردار ادا کرنے والا ہونا چاہئے

کرتے ہوئے انسانیت کی قدریں قائم کرنے والا ہو تا کہ دنیا کو یہ پتہ چلے کہ آنحضرت ﷺ محسنِ انسانیت تھے اور یہی ایک بہت بڑا کام ہے جو ہم نے دنیا کو بتانا ہے، جو اس دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ہر اسلامی ملک کو ہم نے یہ باور کرانا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔ یہ باتیں تھیں جن کو لے کر آنحضرت ﷺ آئے تھے اور یہ وہ مشن ہے جس کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور یہ کام ہے جو آج جماعت احمدیہ نے کرنا ہے اور ہم نے ہر مسلمان کو، ہر اسلامی ملک کو یہ باور کرانا ہے کہ یہ ہمارے مقاصد ہیں۔ اگر ہماری مخالفت بلکہ کمزوری بڑھتی ہی جائے گی اور غیر تمہیں پھر اپنے پنجے میں لے لیں گے۔ پھر اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے کہ غلامی کی زنجیروں میں بعض ملک جکڑے بھی جاسکتے ہیں۔ پس ان کو یہ پیغام دینا ہے کہ ہوش کرو اور صرف اپنے ذاتی مفادات کے حصول کی فکر نہ کرو۔ صرف اپنے قبائل اور فرقوں کی ناجائز طرفداری نہ کرو ورنہ سب کچھ ہاتھ سے کھو بیٹھو گے۔ ملکوں کی انفرادیت قائم رکھنے کی بجائے اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظمت کو قائم کرنے کے لئے جس شخص کو بھیجا ہے اُس کی باتوں پر بھی غور کرو۔

میں بڑھا ہوا سمجھتے ہیں وہ بھی عقل سے کام لیں اور اپنے مفادات کے بجائے قرآنی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے مفادات کی خاطر عوام اور حکمرانوں کو لڑانے کی بجائے تقویٰ سے کام لیں اور جیسا کہ میں نے کہا، اس کا سب سے خوبصورت حل زمانے کے امام کی آواز کو سن کر اس پر عمل کرنا ہے۔ اور اللہ کرے کہ عوام الناس بھی اپنے نورِ فراست کو بڑھانے کی کوشش کریں اور زمانے کے حالات دیکھنے کے باوجود آنکھیں بند کر کے عقل اور حکمت سے عاری باتیں کرنے والوں کی، چاہے وہ علماء میں سے ہوں یا لیڈروں میں سے ہوں،

ہر مسلمان ملک کا رہنے والا احمدی یہ کوشش بھی کرے کہ ہم نے اسلامستان قائم کرنا ہے

میں یہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تو تڑپ تڑپ کر ان کے لئے دعا کرنی ہے۔ دعا سے تو ہمیں کوئی نہیں روک سکتا کہ یہ اس بات کو سمجھنے والے بن جائیں۔ پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو یا مصر ہو یا شام ہو یا ایران ہو یا انڈونیشیا ہو یا ملائیشیا ہو یا سوڈان ہو یا کوئی بھی اسلامی ملک ہو، ان لوگوں کو یہ بتانا ہوگا کہ علیحدہ علیحدہ رَہ کر تمہاری کوئی ساکھ نہیں بن سکتی۔ تمہاری ساکھ اُسی وقت بن سکتی ہے اور تمہاری بقا اسی میں ہے، ان ممالک کا رُعب تبھی ہے جب وہ ایک ہو کر اسلام کی عظمت کے بارے

پس یہ عظیم مقصد حاصل کرنے کے لئے موقع کے لحاظ سے، سمجھا کر بھی اور دعاؤں سے بھی ہم نے یعنی ہر ملک میں رہنے والے احمدی نے اپنا کردار ادا کرتے چلے جانا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ سال بھی کہا تھا کہ ہم میں سے ہر احمدی کو دنیا کی اصلاح کی یہ کوشش کر کے مصلح بننے کا کردار ادا کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ مصلح موعودؓ کے مقاصد کو جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کا ایک عظیم منصوبہ ہے اُسے ہم حاصل کرسکیں۔

اُن کی اندھی تقلید نہ کریں۔ اللہ کرے کہ ہم جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خواہش کا اظہار فرمایا تھا، ایک خوبصورت اسلامستان دیکھنے والے ہوں اور یہی ایک حل ہے جو دنیا کو فسادوں سے بچا سکتا ہے۔ اللہ کرے دنیا کو عقل آجائے۔

(خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم شیخ مصور احمد ابن مکرم شیخ نصیر احمد صاحب جلنگھم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ حاضر پڑھایا)

(خطبات مسرور جلد دہم، صفحہ 97۔ خطبہ جمعہ 17 فروری 2012ء)

قسط چہارم

مرتّبہ: مدبر احمد خان

تاریخ جرمنی

تاریخ جرمنی کی تقریباً دو صدیوں کے قصے میں ہم نے اب تک یہ جانا ہے کہ رومنز نے آج کے جرمنی کے مغربی اور جنوبی حصے پر اپنا تسلط قائم کیا۔ جرمنی کے مشرقی حصے تک ان کی حکومت اگر قائم ہوئی بھی تو زیادہ دیر پا نہیں رہی۔ دوسرا یہ کہ جرمنی میں جو جرمینک اقوام آباد تھیں وہ قبائل پر مشتمل تھیں، اور ان کا آپس میں کوئی مستقل اتحاد نہیں تھا۔ کبھی وہ وقتی طور پر ایک دوسرے کی اتحادی بن جایا کرتی تھیں اور کبھی ایک دوسرے کے خلاف جنگیں لڑا کرتی تھیں۔ اس قسط میں ہم جس رومن کارروائی کا ذکر کریں گے وہ صرف تاریخ کے صفحات میں ہی محفوظ نہیں بلکہ آج بھی جرمنی کی زمین میں پیوستہ ہے۔ اس کی سمت نما تختیاں شاہراہوں پر ملتی ہیں۔ شہروں اور دیہات میں بھی۔

اپنی سلطنت کی حدود قائم کرنا اور ان کی حفاظت کے سامان کرنے کا جو طریقہ ماضیِ قدیم میں رائج تھا، وہ قدرت کے سہارے سے ہوا کرتا تھا۔ یعنی پہاڑوں اور دریاؤں کی مدد سے سلطنت کی حدود قائم کی جاتی تھیں۔ جرمنی میں رومن سلطنت نے (دوسرے علاقوں میں اور سلطنتوں نے بھی بے شک ایسا کیا ہوگا) جولیس سیزر کے زمانے سے اپنی حدود متعین کرنے کے لیے فوری طور پر یہ تدبیر اختیار کی کہ جہاں قدرت کا سہارا موجود نہیں تھا، وہاں سڑکوں اور لشکری کیمپس

جرمنی میں موجود ایک تختی جہاں Limes کی دیوار کھڑی تھی

کے ذریعے اپنی حدود کو محفوظ بھی کیا اور متعین بھی۔ بلکہ پہلی صدی عیسوی کے ایسے نقشے بھی پائے جاتے ہیں جو اتنے صحیح ہیں کہ ان سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ رومنز نے پورے جرمنی اور اس کے اردگرد کے علاقوں کو مکمل طور پر ناپ لیا تھا۔

تاہم پہلی صدی عیسوی کے اختتام کے آس پاس رومن افواج نے رائن اور ڈینیوب (Donau) کے دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ اپنی حدود پر قریب قریب ایک ہزار لشکر گاہیں اور دیدبان قائم کیے۔ اس تدبیر کا سب سے اہم حصہ 550 کلومیٹر لمبی ایک دیوار ہے جو رومن سلطنت کی جرمنی کی زمین پر حدود کا تعین کرتی ہے۔ یہ دیوار سنہ 160 عیسوی میں پایۂ تکمیل کو پہنچی، یہ دیوار Limes Germanicus کے نام سے موسوم ہے۔ عرفِ عام میں اسے صرف Limes کہا جاتا ہے۔ Limes کے معنی لاطینی زبان میں حد کے ہیں۔ حفاظتی تدبیر کے علاوہ Limes کا بنیادی مقصد اشیائے

جرمنی میں موجود ایک رومن دیدبان

خرید و فروخت کی جانچ پڑتال تھا، جن کا تبادلہ رومن محکوم علاقوں اور دیگر آزاد جرمینک علاقوں کے درمیان عمل میں آتا تھا۔ یعنی آج کی زبان میں یہ Custom Office کا کام بھی دیتا تھا۔

تاریخ کے اہم واقعات کے اثرات کتنے دیرپا اور دُور رَس ہوتے ہیں، یہ قوموں کی تشکیل اور ان کے سیاسی و سماجی مسائل، ان کی نفسیات، ان کی سوچ، ان کی پہچان پر کتنے گہرے اثر مرتب کرتے ہیں، اس کا اندازہ Limes سے لگایا جا سکتا ہے۔

James Hawes اپنی کتاب The shortest History of Germany میں لکھتے ہیں۔ ”اگر Limes کو آج کے جرمنی کے نقشے کے اوپر رکھیں تو (ظاہر ہوگا) کہ Frankfurt, Stuttgart, Munich اور Vienna جیسے شہر Limes کے اِس پار ہیں“۔ یعنی رومنز کے مفتوح علاقے کا حصہ ہیں۔ James Hawes مزید کہتے ہیں۔ ”Duisburg جیسے شہر جو حد کے اُس پار ہیں، وہاں اہم رومن لشکر گاہیں قائم تھیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ Hamburg کے علاوہ مغربی جرمنی اور آسٹریا کے تمام بڑے شہر رومن محکوم علاقے میں تھے یا اس کے مستقل اثر کے زیرِ سایہ“۔ (جاری ہے)

حوالہ جات:

Die kürzeste Geschichte Dutschlands, James Hawes, Ullstein 2019, Berlin
Deutsche Geschichte, Dudenverlag 2020, Berlin

نُور آتا ہے نُور

(مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

آج سے 136 سال قبل جب انسانیت ضلالت اور گمراہی کی ظلمات میں بھٹک رہی تھی اور اس اللہ سے جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ہے کوسوں دور، نُور علم وعرفان سے محروم، جہالت کی تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہی تھی۔ جب نُور ایمان اور نُور اسلام دنیا سے اٹھ چکا تھا۔ نُور قرآن مہجور ہو چکا تھا۔ اور جب دنیا نُور محمد ﷺ سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں انواع واقسام کی ظلمات میں مستور تھی۔ ان ظلمات کو دُور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو آسمانی نُور دے کر بھیجا اور اپنے الہام میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"تُو جہاں کا نُور ہے"

چنانچہ دنیا پر مسلّط ہر قسم کی ظلمات کو اٹھانے کے لیے وہ جہاں کا نُور دنیا میں ظاہر ہوا اور اس نے اعلان کیا کہ

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اس نے کہا:

"اس تاریکی کے زمانے کا نُور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں"۔ (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 13)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے عزّ وجلّ سے تائید حاصل کرنے کے لیے اور اس کام میں اس کی مدد ونصرت چاہتے ہوئے رحمت کا ایک نشان مانگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اشاعتِ انوارِ الٰہی کی اس شدید خواہش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی متضرّعانہ دعاؤں کو سنا اور اپنے الہام میں آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"۔ (اشتہار 20/فروری 1886ء)

حضور علیہ السلام نے اس عظیم الشان بشارت کا ذکر اپنی نظم میں بایں الفاظ فرمایا:

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دِن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق 12/جنوری 1889ء کو "نُور آتا ہے نُور" کا مصداق وہ موعود لڑکا پیدا ہوا جسے خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا۔

جو خود بھی نُور تھا اور اس زمانہ کے نُور حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے تعلق ہونے کی وجہ سے نُورٌ علیٰ نُورٌ کا مصداق تھا۔ جو زندہ رہنے والا، اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے والا اور رسول کریم ﷺ کی شان اور آپ کی عظمت کو بلند کرنے والا تھا۔ اس موعود فرزند کا اسم گرامی بشیرالدین محمود احمد تھا۔

"نُور آتا ہے نُور" کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ذاتی کمالات واستعدادات، آپ کی پاک اور نُورانی فطرت، اور عظیم الشان روحانی مقام کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اور یہ الہامی الفاظ اس محاورہ قرآنی کے عین مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ۔ (سورۃ النور:36) یعنی قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو بھڑک اُٹھے۔ یہ چراغ بہت سے نُوروں کا مجموعہ (معلوم ہوتا) ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف براہین احمدیہ میں نُور علیٰ نُور کی تشریح وتفسیر میں فرمایا:

"نُور فائض ہوا نُور پر" یعنی جب کہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نُور جمع تھے سو ان نُوروں پر ایک اور نُورِ آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہوگیا۔ اور اُس نُور کے وارد ہونے سے وجودِ باجود خاتم الانبیا کا مجمع الانوار بن گیا۔ پس اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ نُور وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نُور پر ہی وارد ہوتا ہے۔ تاریکی پر وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ فیضان کے لئے مناسبت شرط ہے۔ اور تاریکی کو نُور سے کچھ مناسبت نہیں۔ بلکہ نُور کو نُور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا۔ ایسا ہی فیضان نُور میں بھی اس کا یہی قانون ہے کہ جس کے پاس کچھ نُور ہے اسی کو اور نُور بھی دیا جاتا ہے۔ اور جس کے پاس کچھ نہیں اس کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جو شخص آنکھوں کا نُور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نُور پاتا ہے۔ اور جس کے پاس آنکھوں کا نُور نہیں وہ آفتاب کے نُور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے۔ اور جس کو فطرتی نُور کم ملا ہے اس کو دوسرا نُور بھی کم ہی ملتا ہے اور جس کو فطرتی نُور زیادہ ملا ہے اس کو دوسرا نُور بھی زیادہ ہی ملتا ہے۔...... پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ جب تک نُور قلب و نُور عقل کسی انسان میں کامل درجہ پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نُور وحی ہرگز نہیں پاتا"۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 195 تا 198)

مندرجہ بالا آیت قرآنی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ "نُور آتا ہے نُور" کی روشنی میں حضرت المصلح الموعودؓ کا اَرفع واعلیٰ مقام اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔

مامورِ زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآنی اَنوار کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے اور نُورِ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مددونصرت چاہی تھی اور اس سے رحمت کا ایک نشان مانگا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ رحمت کا نشان عطا کرتے ہوئے اور اشاعتِ انوارِ الٰہی کے لئے آپ کے اس اضطراب اور بے چینی کو دیکھ کر آپ کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا "نُور آتا ہے نُور"۔ اے میرے بندے! تجھے گھبرانے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ اب نُور توحید ساری دنیا پر غالب آئے۔ اس لیے ہم تیری ذریّت ونسل میں سے کئی نُورانی وجود کھڑے کریں گے جو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ہم نُور پر نُور ظاہر کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ دنیا اپنی آنکھوں سے اَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا کا نظارہ دیکھ لے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس پیشگوئی کی اصل تو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء)

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث بھی اس مضمون کی تائید کرتی ہے جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل او رجال من ابناء فارس۔ کہ اگر نُور ایمان دنیا سے اُٹھ جائے اور دنیا ظلمات میں گھر جائے تو بھی ابنائے فارس میں سے کچھ ایسے وجود کھڑے ہوں گے جو الٰہی تائید سے ثُریّا سے ایمان کو واپس لائیں گے اور اس نُور کے ذریعہ سے کفر اور الحاد کی ظلمات کافور ہوں گی۔

"نُور آتا ہے نُور" کے مبارک الہامی الفاظ میں نُور کے مسلسل اور بلاانقطاع ظاہر ہوتے چلے جانے کی طرف بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔ یعنی اس نُور کا ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ کئی مرتبہ ظہور ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ اور ایک کے بعد دوسرا نُورانی وجود ظاہر ہوکر نُورِ توحید، نُورِ اسلام، نُورِ قرآن اور نُورِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی دنیا بھر میں اشاعت اور غلبہ کا موجب بنے گا۔

چنانچہ 26/ مئی 1908ء کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی اور وہ نُور ظاہری طور پر ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا اور جماعت مادی لحاظ سے کچھ عرصہ کے لیے تاریکی میں چلی گئی۔ شدید بے چینی واضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ تب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ثم تکون خلافة علی منھاج النبوة اور سورۃ النُور میں مذکور آیت استخلاف اور اس پیشگوئی میں دیئے گئے وعدہ رحمت کے عین موافق حضرت مولوی نُورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ذریعہ نُورِ خلافت دنیا میں ظاہر ہوا اور آپ کے ذریعہ سے وہ خوف جو عارضی ظلمات کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا جاتا رہا اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور دیگر خلفاء کی وفات کے مواقع پر چھا جانے والی عارضی تاریکیاں اس نورِ خلافت سے چھٹ جاتی رہیں۔

ہم نے دیکھا کہ خلافتِ اولیٰ سے لے کر اب تک جماعت کو کئی کٹھن مراحل میں سے گزرنا پڑا۔ اسے متعدد مصائب وشدائد کا سامنا کرنا پڑا اور کئی دفعہ خوف کے گہرے بادل چھائے۔ مگر اُس صادق الوعد خدا نے اس نُورِ خلافت کے ذریعہ جماعت کو ہرقسم کے پریشان کن حالات سے نجات دی۔ غم کے بادل چھٹ

گئے۔ اور نُورِ خلافت دلوں کی تاریکی کو دور کر کے سینوں کو منوّر کرتا رہا۔

غرضیکہ وہی نُور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا اس کا ظہور کبھی نُور الدینؓ کی صورت میں ہوا اور کبھی مصلح موعودؓ کی صورت میں۔ کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ذاتِ انور کی صورت میں اور کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی صورت میں اور آج یہی نُورِ خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذاتِ پُر نور کی صورت میں دنیا بھر میں اپنی روشنی اور چمک دکھا رہا ہے اور ”نُور آتا ہے نُور“ کے الفاظ میں جو نشانِ رحمت حضرت مہدی علیہ السلام کو دیا گیا تھا ہم آج بھی اس نُور کے جلووں کا مشاہدہ کرتے اور اس کے نتیجہ میں ظلمات کو کافور ہوتا دیکھتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ

بڑھتا رہے یہ نُور خلافت خدا کرے

نُور کی مزید تشریح اور وضاحت کے لئے جب ہم قرآنِ مجید کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نُور سے مراد تین وجود ہیں۔

اوّل: اللہ کی ذات جیسے فرمایا:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (النور:36)

اللہ نُور ہے آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی۔

اس میں کسے شک ہوسکتا ہے کہ اس عالم کی ہر شے میں اسی کے نُور کا ظہور ہے۔ وللہ در القائل ۔

کس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ادھر جب ہم پیشگوئی مصلح موعودؓ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کی آمد کو اپنی آمد، آپ کے نزول کو اپنا نزول اور آپ کے ظہور کو اپنا ظہور قرار دیا ہے کیونکہ آپ کے ذریعہ سے نُورِ توحید کا غلبہ اور جلالِ الٰہی کا ظہور مقصود تھا، چنانچہ فرمایا:

”مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا“۔ (اشتہار 20؍فروری 1886ء)

دوسرے خود قرآنِ مجید کو بھی نُور کا نام دیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا
(النساء:175)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (نہایت) روشن نُور اتارا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا...
(التغابن:9)

پس اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نُور (یعنی قرآن) پر بھی جو ہم نے اُتارا ہے...

مامور زمانہ نے فرمایا:

نُورِ فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
از نُور پاک قرآں صبحِ صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
و ایں دلبری و خوبی کس در قمر نہ دیدہ

قرآنِ مجید کلام اللہ ہے اور مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں کلمۃ اللہ قرار دیا اور آپ کی آمد کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے“۔

پھر علم بھی اک نُور ہے اور جیسا کہ کسی نے کہا:

اِنَّ الْعِلْمَ نُورٌ مِنَ اِلٰہ
وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِی

کہ علم اللہ کی طرف سے ایک نُور ہے اور اللہ کا نُور گنہگاروں کو نہیں دیا جاتا۔ حقیقی اور سچا اور کامل علم وہی ہے جو قرآنِ مجید میں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ کہ اس نے اسے اپنے علم پر مشتمل اتارا ہے۔ اور قرآنِ مجید ایسی کتاب ہے جو مخزن علوم ہونے کی وجہ سے منبع انوار ہے اور اس کے علوم کی وسعت اور گہرائی تک رسائی اَلْمُطَهَّرُوْن سے ہی خاص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو اس نُور سے بھی پُر فرما دیا۔ جیسا کہ اس نے خود اپنے الہام میں آپ سے متعلق فرمایا:

”وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“۔

سوم: قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو بھی نُور کہا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النور میں مذکور نُورٌ علیٰ نُور کے الفاظ میں بھی اشارہ موجود ہے۔ اور سورۃ مائدہ میں فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
(المائدۃ:16)

تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نُور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے۔ ونعم ما قال المسیح الموعود فی مدح النبی ﷺ

عجب نُوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
زِ ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبّانِ محمدؐ

ادھر اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ میں آپ کی آمد کی غرض یہ بتلائی:

”تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے“۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کو نُور قرار دیا اور آپ کی بعثت کی غرض انہی تینوں قسم کے انوار کی اشاعت اور غلبہ تھا، خود حضورؓ نے فرمایا:

”... خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآنِ کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں“۔

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

نُور فرقان کو دنیا میں پھیلانے کے لیے، نُور محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اور نُور توحید و نُورِ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لیے آپ نے جو سعی و کوشش کی وہ کسی بھی اہلِ نظر سے مخفی نہیں۔ آپ کا بچپن سے لے کر وفات تک کا ایک ایک لمحہ الٰہی انوار کی اشاعت کے لیے گزرا۔ آپ نے نہ صرف اپنے ملک میں ان انوارِ جلیلیہ کے پھیلانے کا بندوبست کیا بلکہ ساری دنیا میں ان انوار کو غالب کرنے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر کام شروع فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا لوگ جو نُورِ قرآن سے محروم اور خدا اور رسولؐ کے انوار سے بے بہرہ تھے۔ ان کے دل اس نُور سے روشن ہوگئے۔ اور وہی جو کبھی کفروشرک اور دہریّت کی ظلمات میں بھٹکتے تھے آج ان کی یہ حالت ہے کہ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ۔ ان کا نُور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑ رہا ہے اور وہ ہردم یہی کہتے ہیں رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اے ہمارے رب ہمارے نُور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے لے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی جو کبھی خدا کے منکر تھے اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتے تھے اب دن میں سینکڑوں مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی زبانیں ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تَر رہتی ہیں۔ وللہ درالقائل۔

نُور شاں یک عالمے را در گرفت
تو ہنوز اے کور! در شور و شرے

لیکن جہاں یہ نُور دنیا میں ظاہر ہوا وہاں بہت سے لوگوں نے اس نُورِ خدا کو بجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہے، کیونکہ اس نے فرمایا تھا:

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (التوبہ: 32)

کیا رنج ہے بے قرار کیوں ہو

محمود بحالِ زار کیوں ہو
کیا رنج ہے بے قرار کیوں ہو

کس بات سے تم کو پہنچی تکلیف
کیا صدمہ ہے دل فگار کیوں ہو

ہاں سوکھ گیا ہے کونسا کھیت
کچھ بولو تو اشکبار کیوں ہو

جب تک نہ ہو کوئی باعثِ درد
بے وجہ پھر اضطرار کیوں ہو

میں باعثِ رنج کیا بتاؤں
کیا کہتے ہو بے قرار کیوں ہو

دل ہی نہ رہا ہو جس کے بس میں
وہ صبر سے شرمسار کیوں ہو

سب جس کی امیدیں مر چکی ہوں
زندوں میں وہ پھر شمار کیوں ہو

دولہا نہ رہا ہو جب دلہن کا
بیچاری کا پھر سنگار کیوں ہو

کاٹے گئے جب تمام پودے
گلشن میں مرے بہار کیوں ہو

آنکھوں میں رہی نہ جب بصارت
دیدارِ رُخِ نگار کیوں ہو

جس شخص کا لٹ رہا ہو گھر بار
خوشیوں سے بھلا دوچار کیوں ہو

اسلام گھرا ہے دشمنوں میں
مسلم کا نہ دل فگار کیوں ہو

ماضی نے کیا ہے جب پریشان
آئندہ کا اعتبار کیوں ہو

کیا نفع اٹھایا ترکِ دیں سے؟
دنیا پہ ہی جاں نثار کیوں ہو

(کلام محمودؔ)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نُور کو اپنے مُنہ (کی پھونکوں) سے بجھادیں اور اللہ اپنے نُور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی بُرا لگے۔

خود حضورؓ نے جب اپنے مصلح موعودؓ ہونے کا اعلان فرمایا تو آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ:

”دنیا اپنا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔...... اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اَتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کرلیا جائے“۔ (الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

آج یہی آسمانی مہم خلافت خامسہ کی بابرکت سیادت میں نہایت کامیابی سے منزل بہ منزل آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اللّٰھم زد وبارك

حاصل مطالعہ

محمد انیس دیالگڑھی

کلام اللہ کا مرتبہ

پیشگوئی مصلح موعودؓ میں موعود بیٹے کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی تھی کہ کلام اللہ کا شرف اور مرتبہ اس کے ذریعے ظاہر ہوگا۔ پیشگوئی کے اس حصہ کے ظہور پر انوار العلوم اور خطبات محمود کے ساتھ تفسیر کبیر کے ہزاروں صفحات شاہد ناطق ہیں۔ اس موقع پر تفسیر کبیر میں سے چند اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں جن میں حضورؓ نے قرآنِ کریم کی بے نظیر صفات اور کمالات بیان فرمائے ہیں:

''اس آیت (سورہ ابراہیم:25) میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیّبہ کی حقیقت بیان کی ہے۔ یعنی اس کلام الٰہی کی جو تازہ اور پاکیزہ ہو اور انسانی دست برد سے پاک ہو اور اس کا موقعہ یہ تھا کہ پہلی آیات میں شیطانی راہوں پر چلنے والوں کے لئے تباہی کا ذکر فرمایا تھا اور ایمان لانے والوں کے لیے جنّات اور اِنعامات کا۔ اس ذکر سے قدرتی طور پر انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں وہ راہ اختیار کروں جو عذاب سے بچانے والی اور نعمتوں کا وارث بنانے والی ہو۔ لیکن ساتھ ہی یہ خیال بھی آتا ہے کہ اس سورۃ میں یہ ذکر موجود ہے کہ مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی آئے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض نبی بعض کے کلام کو منسوخ کرنے والے تھے۔ پس جب خدا تعالیٰ کا بعض کلام بعض دوسرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے تو انسان کس طرح معلوم کرے کہ فلاں خدائی کلام تو تازہ اور مصفّٰی ہے اور فلاں تازہ اور مصفّٰی نہیں۔ یا کس طرح معلوم کرے کہ فلاں تعلیم تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور دوسری نہیں۔ کوئی ایسا معیار چاہیے جس سے تازہ اور قابل عمل کلام دوسرے منسوخ شدہ کلام سے اور انسان کے بنائے ہوئے اصولوں سے ممتاز ثابت ہو۔ سو وہ معیار اس آیت میں بیان کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے انسان بسہولت اس کلامِ الٰہی کی صداقت کو معلوم کر لیتا ہے۔ جو تازہ بتازہ اور اپنے زمانہ کے لئے قابل عمل ہوتا ہے۔

فرماتا ہے کلمۃ طیّبۃ یعنی تازہ محفوظ اور نہ بگڑے ہوئے کلام الٰہی کی مثال شجرہ طیّبہ کو سمجھ لو کہ (1) وہ طیّب ہو۔ یعنی ظاہری صورت اچھی ہو۔ (2) اس کی جڑھ مضبوط گڑی ہوئی ہو۔ (3) اس کی شاخیں آسمان میں پھیل رہی ہوں۔ (4) اور وہ اپنا پھل ہر وقت دے رہا ہو۔ (5) اور یہ پھل دینا اللہ تعالیٰ کے اِذن کے ماتحت ہو۔

یہ پانچ علامات ہیں جو ایک تازہ اور ملاوٹ سے پاک کلام میں ہونی چاہئیں۔ اگر یہ علامات کسی کلام میں پائی جائیں تو وہ اس زمانہ کے لیے قابل عمل ہے اور اِس زمانہ کے لوگوں کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ لیکن اگر یہ اور کسی کتاب یا کلامِ الٰہی کہلانے والے صحیفہ میں نہ پائے جائیں تو وہ یا تو منسوخ شدہ کلام الٰہی ہے یا اِنسانی بناوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مُنزل نہیں ہے۔

اب میں الگ الگ سب علامتوں کو لیتا ہوں۔

پہلی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ طیّب ہو۔ طیّب کے معنے ہیں (ا) برائی عیب اور نقصان سے محفوظ شے۔ (ب) خوبصورت (ج) جو طیّب والا ہو۔ اور طیّب کے معنے ہیں (1) لذیذ (2) پاکیزہ (3) خوبصورت (4) شیریں (5) شاندار (6) خوبیوں میں بڑھا ہوا۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے قابلِ عمل کلام وہ ہے جو اچھے درخت کی طرح ضرر اور نقصان سے محفوظ ہو۔ یعنی اس میں ایسی باتیں نہ ہوں جو اِنسانی روح یا انسانی شرافت یا انسانی احساسات وجذبات کے خلاف ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ خوبصورت ہو اور اس میں دلکشی اور جذب کے سامان ہوں۔ تیسرے اس پر عمل کرنے والا لذّت اور سرور حاصل کرے۔ چوتھے اس میں حلاوت ہو۔ پانچویں وہ شاندار ہو۔ چھٹے وہ دوسروں سے خوبیوں میں بڑھا ہوا ہو۔

دوسری علامت یہ بتائی ہے کہ اس کی جڑھ مضبوط ہو۔ درخت کی جڑھ کے مضبوط ہونے سے ایک تو یہ مراد ہوتی ہے کہ درخت زندہ ہے اور زمین سے غذا لے رہا ہے۔ اسی طرح تازہ کلامِ الٰہی ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی غذا لے رہا ہوتا ہے۔ جو کلام منسوخ ہو جاتا ہے اس کے مضامین کی وسعت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس لئے منسوخ ہوتا ہے کہ اب وہ بنی نوع انسان کی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتا لیکن جو کلام قائم ہوتا ہے وہ انسانی فطرت کی سب ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور جو ضرورت بھی انسان کو پیش آئے جھٹ اس کلام سے اسے مل جاتی ہے۔ گویا وہ ایک ایسے درخت کی طرح ہے جو زمین سے غذا لے رہا ہے اور اس سے تازہ مطالب جو زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہوتے ہیں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ مطالب اس میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں لیکن وقت پر ان کو ظاہر کرنا اور ضرورتوں کا اس سے پورا کرنا یہ خدا تعالیٰ کے تازہ فعل سے ہی ہوتا ہے۔ پس ایک رنگ میں یہ ہر وقت غذا لیتے رہنے کے مترادف ہے۔

2۔ جڑھ کی مضبوطی سے ایک مراد اس کے تنے کی مضبوطی کے ہوتے ہیں۔یعنی وہ صدمہ سے جھکتا نہیں۔ یہ بھی سچے کلام کی ایک علامت ہے کہ وہ اعتراضوں اور نکتہ چینیوں سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ جس قدر بھی اس پر بوجھ ڈالو وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور ہر قسم کے اعتراضوں کو اور جرح کو برداشت کر لیتا ہے۔

3۔ تیسرے معنی جڑھ کی مضبوطی کے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے ہلتا نہیں۔ ان معنوں کی رو سے کلمہ طیّبہ کی یہ علامت ہوگی کہ اس کے اصول ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ زمانہ کے اختلاف سے بدلتے نہیں۔ زمانہ بدلتا جائے مگر اس کی تعلیم نہیں بدلتی۔ اور اپنی جگہ مضبوطی سے قائم رہتی ہے۔ جب بھی کسی کلام کو بدلنے کی ضرورت محسوس ہو سمجھ لو کہ اب وہ کلام خدا تعالیٰ کا تازہ کلام نہیں رہا۔ ایک سوکھا ہوا درخت ہے جس کی جڑھیں اکھڑ گئی ہیں۔

4۔ وہ لمبی عمر والا ہو۔ کیونکہ جن درختوں کی جڑھیں لمبی زمین میں جاتی ہیں وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔ کلام الٰہی کی یہ بھی علامت ہے کہ وہ لمبی عمر والا ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ آج نازل ہوا اور کل منسوخ ہوگیا۔ کلام الٰہی سے مراد کلام الٰہی کا اصولی حصہ ہے ورنہ یہ ہوسکتا ہے کہ بعض جزوی اُمور ابتلاء اور آزمائش کی غرض سے بدلائے جائیں مگر یہ امور کبھی بھی اصولی تعلیم میں سے نہیں ہوتے۔ اصولی تعلیم کبھی جلد نہیں بدلتی۔ جیسے تورات کہ گو قرآنِ کریم نے اسے منسوخ کیا مگر یہ دو ہزار سال بعد ہوا۔ درمیان میں نبی آتے رہے مگر ان کی بعثت کی غرض تورات کو منسوخ کرنا نہ تھی۔

5۔ اس کے ماننے والی اور اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت ہو۔جن کے اندر وہ پرورش پا کر بڑھے اور ترقی کرے کیونکہ جس طرح درخت زمین میں اپنی جڑھیں پکڑتا ہے کلامِ الٰہی مومنوں کے دِلوں اور اعمال میں جڑھیں پکڑتا ہے۔ اگر اس پر عمل کرنیوالی کوئی جماعت نہ ہو تو اس کے آثار اور نتائج ظاہر نہیں ہوسکتے۔ پس مومنوں کی جماعت کلامِ الٰہی کے لئے بمنزلہ زمین کے ہوتی ہے اور اَصْلُهَا ثَابِتٌ کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایمان لانے والوں کے قلوب پر ایک گہرا اثر ڈالتا ہے اور ان کے اندر مضبوطی سے جڑھیں پکڑ لیتا ہے۔یعنی وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کے کمالات کو ظاہر کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

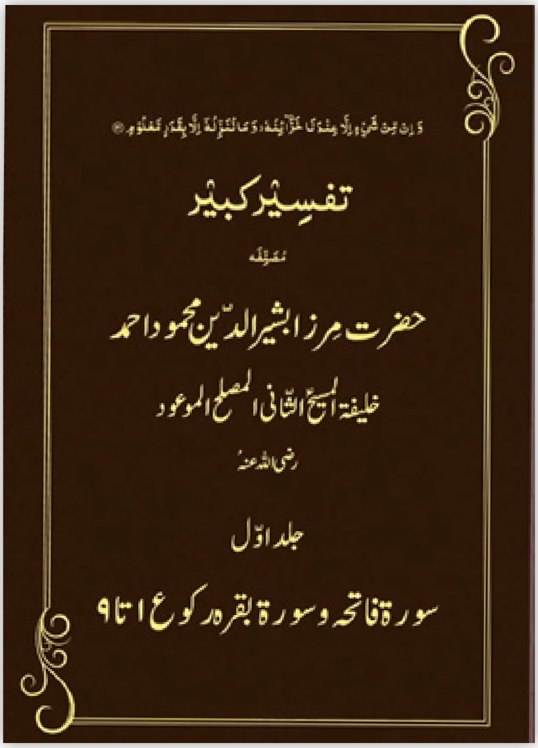

6۔ اس کا منبع ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی حیوان کی طرح اپنی غذا مختلف جگہوں سے نہیں لیتا بلکہ درخت کی طرح ایک ہی جگہ سے یعنی اللہ تعالیٰ سے غذا لیتا ہے۔مطلب یہ کہ انسانی کلام اور تعلیمات مختلف جگہوں سے خوشہ چینی کرتے ہیں۔ کچھ رسم و رواج سے لیا، کچھ فلسفہ سے کچھ طبیعات سے، کچھ رائج الوقت اصول سے اور اس وجہ سے ان تعلیمات میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف الٰہی کلام ایک ہی منبع سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ جڑھیں اس کی گہری ہوتی ہیں۔یعنی ہر معاملہ پر سیر کن بحث کرتا ہے لیکن سب تعلیمات ایک ہی اصل کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور ان میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اور نیز یہ کہ تازہ الٰہی کلام انسانی امداد کا محتاج نہیں ہوتا۔سب غذا یعنی اس کی زندگی کا سامان جس سے مراد دلائل و براہین ہیں اپنی جڑھ سے ہی لیتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے جہاں سے وہ آیا ہے۔

تیسری علامت یہ بتائی تھی کہ اس کی شاخیں آسمان میں ہوتی ہیں۔ اس سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ

1۔ اس پر عمل کر کے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ جس درخت کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں جو شخص اس پر چڑھے گا لازماً آسمان تک پہنچ جائے گا۔ جو استعارۃً الہامی کتب میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام قرار دیا گیا ہے۔

2۔ وہ تفصیلات شریعت کو مکمل طور پر بیان کرے۔ کیونکہ آسمان میں شاخوں کے پھیلنے سے شاخوں کی بہتات اور کثرت بھی مراد ہوسکتی ہے۔ پس کلام الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ معنے ہوں گے کہ اس کلام میں ہر انسانی ضرورت کے متعلق تعلیم موجود ہو اور اخلاقی اور مذہبی کوئی ایسا مسئلہ نہ ہو جس پر اس میں بحث نہ ہو۔ گو اس نے روحانی آسمان کو اپنے پھیلاؤ سے ڈھانپ لیا ہو۔

3۔ تیسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کی تعلیم اعلیٰ اخلاق پر مبنی ہو۔ کیونکہ اونچی شاخوں سے مراد ایک یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی تعلیم ادنیٰ اخلاق اور ادنیٰ امور پر مشتمل ہو بلکہ اعلیٰ مقاصد اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم پر مشتمل ہو۔

4۔ چوتھی بات فرعها فی السماء سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر فطرت کے آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ جس درخت کی شاخیں خوب پھیلی ہوئی ہوں، اس کے سایہ کے نیچے بہت سے آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ پس اس میں کلامِ الٰہی کی اس صفت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کے سلسلہ میں بہت سے لوگ آسکتے ہیں۔یعنی مختلف فطرت اور مزاجوں کے لوگوں کو وہ آرام دینے کا موجب ہوتا ہے۔

چوتھی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے پھل دے رہا ہو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ زندہ کلام الٰہی کی (1) یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہتا ہے جو اس کے پھل کہلا سکتے ہیں یعنی وہ اس کا

اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں۔ اور انہیں کلام کے اعلیٰ ہونے کی مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

2۔ دائمی نجات اس سے حاصل ہو۔ کیونکہ جس طرح تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا سے یہ مراد ہے کہ ہروقت کامل انسان پیدا کرتا ہے اسی طرح یہ بھی کہ انسان ہمیشہ اس سے پھل کھاتا ہے اور ہمیشہ پھل تبھی کھا سکتا ہے جبکہ ہمیشہ کی پاکیزہ حیات انسان کو حاصل ہو۔

پانچویں علامت شجرہ طیّبہ کی یہ بتائی کہ وہ اپنے پھل بِاِذْنِ رَبِّھَا دیتا ہے۔ یعنی اس کے اعلیٰ پھل طبعی نہیں ہوتے بلکہ اذن الٰہی سے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی کے درخت کو اس طرح عام درخت سے ممیّز کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عام درخت قوانین طبعیہ کے ماتحت پھل دیتا ہے لیکن شجرہ طیّبہ ایک ایسا درخت فرض کیا گیا ہے کہ جو پھل تو دے لیکن وہ پھل خاص حکم کے ماتحت ظاہر ہوں۔ ان کا ظہور الٰہی منشاء کے ماتحت ہو۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کلامِ الٰہی کے نتائج صرف طبعی نہیں ہوتے بلکہ شرعی بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً سچ بولتا ہے اس کا ایک طبعی پھل ہوگا کہ لوگوں میں سچے آدمی کا وقار بڑھے گا لیکن اس کا ایک پھل شرعی ہوگا کہ ایسا انسان خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا وارث ہوگا۔ نماز ہے۔ اس کا ایک ظاہری پھل تو یہ ہوگا کہ اطاعت اور نظام قومی کی تعلیم ہوگی لیکن ایک اس کا شرعی پھل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رؤیت ایسے شخص کو حاصل ہوگی اور وہ اس کا قرب پائے گا۔

یہ علامات شجرہ طیّبہ کی جو قرآنِ کریم نے بیان کی ہیں تازہ کلام الٰہی کی جو مصفّیٰ اور زندہ ہو ایسی بیّن تشریح کر دیتی ہیں کہ سچے اور جھوٹے کلام میں فرق کرنے میں کوئی مشکل ہی باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ جب ہم ان علامات کی روشنی میں قرآنِ کریم کو دیکھتے ہیں تو ہر علامت اس میں ایسے حیرت انگیز طور پر پائی جاتی ہے کہ بلید سے بلید آدمی بھی اس امر کو تسلیم کرنے سے رک نہیں سکتا کہ یہ کلام اپنے اندر بے نظیر خوبیاں رکھتا ہے اور فوق العادت طاقتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس حد تک کہ نہ کوئی انسانی کلام اور نہ سابقہ آسمانی کتب اس سے ان امور میں برابری کرسکتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

یہ ایک دریائے معرفت ہے

گناہ گاروں کے دردِ دل کی بس اک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے

ہر اک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دیں کا بدخواہ کانپتا ہے

تمام دنیا میں تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے یاں بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دِیا ہے

نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسماں کی جنہیں خبر تھی
خدا سے اُن کو بھی جا ملایا دکھائی ایسی رہِ ھدیٰ ہے

بھٹکتے پھرتے ہیں راہ سے جو، انہیں یہ ہے یار سے ملاتا
جواں کے واسطے یہ خضر رہ ہے، تو پیر کے واسطے عصا ہے

مصیبتوں سے نکالتا ہے ، بلاؤں کو سَر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ ، ہمیں یہی حکمِ مصطفےٰؐ ہے

یہ ایک دریائے مَعرفَتْ ہے ، لگائے اس میں جو ایک غوطہ
تو اس کی نظروں میں ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے

خدا سے میری یہ کر شَفاعَتْ کہ علم و نور و ھدیٰ کی دَولت
مجھے بھی اب وہ کرے عنایت ، یہی مری اُس سے التجا ہے

(کلام محمود)

تعلیمی و تربیتی کلاس 2021ء

لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی

رپورٹ: محترمہ امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماءاللہ جرمنی

لجنہ اماءاللہ

کورونا وبا کے پیشِ نظر 27 تا 31 دسمبر 2021ء لجنہ اماءاللہ جرمنی کے زیرِ انتظام ملکی سطح پر آن لائن تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا، الحمدللہ۔ اس کلاس کے انتظامات کا آغاز ماہ ستمبر میں کیا گیا تھا۔ اس سال کلاس کا موضوع ”تقویٰ کے حصول کے لیے ذاتی اصلاح کے طریق“ مقرر کیا گیا اور اسی مناسبت سے نصاب ترتیب دیا گیا کلاس شروع ہونے سے پہلے 287 مجالس میں نصاب پہنچا دیا گیا۔ اس کے علاوہ نصاب کو آن لائن بھی کر دیا گیا۔ جرمنی بھر کے 26 ریجنز کی ممبرات کو WebEx کے پانچ Rooms میں تقسیم کیا گیا۔ یوں پانچ روزہ کلاس میں تین گھنٹے کے دورانیہ کے پانچ اردو اور ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد چار جرمن گروپس (کل 9 گروپس) ترتیب دیئے گئے۔ پہلے روز تلاوت قرآن کریم کے بعد نیشنل صدر صاحبہ نے مختصر افتتاحی تقریر کی اور اس تعلیمی و تربیتی کلاس کی افادیت کے بارہ میں بتایا نیز ممبرات کو اس کے پروگرام میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہونے کی تاکید کی۔

نصاب کے مطابق اساتذہ نے روزانہ ترتیل القرآن، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، فضائل القرآن پر تحقیق سے بھرپور معلومات پر لیکچرز دیئے۔ اسی طرح حدیثِ نبوی ﷺ اور فقہ احمدیہ میں سے منتخبہ امور نہایت آسان فہم زبان میں سمجھائے اور سوال و جواب کا موقع بھی دیا جاتا رہا۔ اسی طرح تبلیغ، تاریخ اسلام و احمدیت کے مضامین بھی پڑھائے گئے۔ علمی نصاب کے علاوہ 35 منٹ کا دورانیہ ”نومبائعات سے گفتگو“ کے لئے مخصوص رہا۔ اس میں نومبائعات بہنوں نے اپنی قبولیتِ احمدیت کے واقعات نیز اپنے احساسات وجذبات بیان کئے۔

علاوہ ازیں شعبہ ”رشتہ ناطہ“ کے ویب سائٹ، شعبہ تربیت کے خصوصی پروگرام ”لجنہ ٹاک“، شعبہ خدمتِ خلق کے تحت قائم ہیلپ لائن اور ”عائشہ اکیڈمی جرمنی“ کا تعارف کروایا۔ اس کلاس میں ایک گھنٹہ کا دورانیہ ”خلافت سے زندہ تعلق“ کے عنوان سے ایک خصوصی پروگرام کے لئے وقف کیا گیا تھا۔ اسی طرح کلاس کے دوران نو گروپس میں الگ الگ ایک گھنٹہ معزز مُربیانِ کرام سے سوال و جواب کی نشست کا بھی پروگرام رکھا گیا۔

اس تعلیمی و تربیتی کلاس کے انتظامات میں 44 جبکہ شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد 11,455 رہی۔ کلاس کے بعد اردو اور جرمن لنک کے ذریعہ پرچہ لیا گیا۔

اردو کے ایک گروپ میں 9 مضامین کے لئے 18 اساتذہ نے کل 11 گھنٹے اور اس کے دیگر 5 گروپس میں 9 مضامین کے لئے 18 اساتذہ نے کل 55 گھنٹے پڑھایا۔

جرمن کے ایک گروپ میں 9 مضامین کے لئے 18 اساتذہ نے کل 11 گھنٹے اور اس کے دیگر 4 گروپس میں 9 مضامین کے لئے 18 اساتذہ نے کل 33 گھنٹے پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کاوشوں کو قبول فرمائے اور تمام ممبرات کو کلاس کے دوران سیکھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے اور ان سے فائدہ اور برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ناصرات الاحمدیہ

تعلیمی و تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ جرمنی 23 تا 26 دسمبر 2021ء منعقد ہوئی جس کا موضوع ”تقویٰ“ تھا۔ تیاری کے پہلے مرحلہ میں نصاب تیار کر کے شائع شدہ کاپیاں تمام مجالس کی ناصرات کو بھجوائی گئیں۔ علاوہ ازیں 11 ممبرات پر مشتمل انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

کلاس کی افتتاحی تقریب مؤرخہ 23 دسمبر 2021ء کو زیرِ صدارت صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی منعقد ہوئی۔ ناصرات کو ان کے معیار کے مطابق تقسیم کیا گیا۔ کلاس کے اوقات کار روزانہ 10 تا 18 بجے رکھے گئے۔ علاوہ ازیں روزانہ شام 19:30 بجے مختلف مہمانوں کے ساتھ گفتگو کی طرز پر نشست کا اہتمام کیا گیا۔

نصاب کے مواد کو 8 ورکشاپس میں 8 ٹیچرز کے ذریعہ سے پڑھایا گیا، جن میں درج ذیل موضوعات شامل تھے: ترتیل القرآن و ترجمۃ القرآن، حدیثِ نبوی ﷺ، حفظِ ادعیہ، تربیت، تبلیغ، تاریخِ اسلام، تاریخِ احمدیت۔ ورکشاپس کے دوران وقفہ جات میں مندرجہ ذیل پروگرام پیش کیے جاتے رہے۔

سوال و جواب، ورزش، نظام جماعت، تنظیم لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ کا تعارف، تعارف خدمت خلق پراجیکٹس

میڈیکل کے لیے اعلیٰ تعلیم اور Ausbildung کے بارے میں معلومات، تعارف تعلیم القرآن پراجیکٹس

شام کے وقت گفتگو کے پروگرام میں ایک ڈاکٹر اور ایک ٹیچر شامل ہوئیں، جنہوں نے جرمنی میں بحیثیت

باقی صفحہ 46 پر

قومیں اس سے برکت پائیں گی

تحریر: محمد انیس دیالگڑھی

پیشگوئی مصلح موعودؓ میں پسر موعود کے بارہ میں یہ اعلان بھی شامل تھا کہ ''قومیں اُس سے برکت پائیں گی''۔ پیشگوئی کے اس حصّہ کا ظہور بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ بڑی شان کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ دنیا بھر کی اقوام نے حضور کے علمی و عملی، دینی و سیاسی اور روحانی فیوض سے بڑے وسیع پیمانہ پر حصّہ پایا اور اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کیا۔ آپ کی ان برکات سے استفادہ کا سلسلہ ابدالآباد تک جاری وساری رہے گا کیونکہ آپ اُس مہتمّ بالشّان پیشگوئی کے مصداق ہیں جو اسلام کی سچائی اور زندہ خدا کی نشان نمائی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دنیا کو عطا فرمائی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ کے وجود سے سب سے پہلے مسلمان قوم کو برکتیں نصیب ہوئیں۔ آپ کا دل امّتِ مسلمہ کے لئے تڑپتا تھا۔ آپ کے وجود کی ان برکات کا دائرہ ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں سے شروع ہوکر دور دراز کے عرب ممالک میں آباد مسلمانوں تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے ہر موقع پر امّت مسلمہ کی نہ صرف قیمتی نصائح اور زرّیں ہدایات کے ذریعہ رہنمائی کی بلکہ اپنی صلاحیتوں اور اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عملاً بھی اپنا حصّہ ڈالا۔ کشمیر کمیٹی، تحریک خلافت، ہندو مسلم اختلافات، تحریکِ پاکستان، مسئلہ فلسطین اور دیگر عرب ممالک کے مسائل کی تاریخ آپ کی اِن خدمات پر گواہ ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ امّت نے آپ کے وجود کی ان برکات کو ابھی تک جذب نہیں کیا لیکن ہمیں یقین ہے کہ

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

سب سے پہلے مسلمانانِ ہند کی بہبود کے لئے آپ 1917ء میں اس وقت سینہ سپر ہوئے جب وزیرِ ہند مسٹر مانٹیگو ہندوستان آئے۔ اس وقت ہندوستان کو آزاد کرنے کی جو حکمت عملی بنائی گئی تھی، اس کے نتیجہ میں مسلمان قوم کو پہنچنے والے مضرّات قوم کے علاوہ متعلقہ لوگوں کے سامنے رکھے اور اس طرح سے اس منصوبہ کے سامنے بند باندھنے میں کامیاب ہوئے۔ پھر 1919ء میں سلطنت عثمانیہ کو ختم کئے جانے پر ہندوستان کے بعض حلقوں نے مہاتمہ گاندھی کے ساتھ مل کر جو تحریک خلافت چلائی، اس موقع پر بھی حضور نے خداداد فراست سے مسلمانوں کی حتی الامکان مدد اور رہنمائی فرمائی مگر افسوس کہ یہ سب کچھ بعض جوشیلے علماء نے جذبات کی نذر کر دیا جس کے نتیجہ میں امّت کے ہاتھ شماتتِ اعداء اور وسیع نقصانات کے سوا کچھ بھی نہ لگا۔

احباب جماعت نیورن برگ (جرمنی) کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضرت مصلح موعودؓ جرمن قوم کو فیض پہنچاتے ہوئے (1955ء)

اس کے بعد 1920ء کی دھائی میں جب وسطی ہندوستان میں شدّھی کی تحریک چلی اور ہزاروں مسلمانوں کو راتوں رات ہندو بنایا جانے لگا تو آپ کا دل بے قرار ہوگیا۔ اس وقت اسلام کے ایک معاند شردھانند نے بڑے فخر سے اعلان کیا:

''نواح آگرہ میں راجپوتوں کو تیز رفتاری سے شدّھ کیا جا رہا ہے اور اب تک چالیس ہزار تین سو راجپوت ملکانے، گوجر اور جاٹ ہندو ہوچکے ہیں...... ایسے لوگ ہندوستان کے ہر حصّہ میں ملتے ہیں۔ یہ پچاس ساٹھ لاکھ سے کم نہیں اور اگر ہندو سماج ان کو اپنے اندر جذب کرنے کا کام جاری رکھے تو مجھے تعجّب نہ ہوگا کہ ان کی تعداد ایک کروڑ تک ثابت ہوجائے''۔

(اخبار پرتاپ لاہور، 16 مارچ 1923ء ص 4)

چنانچہ آپؓ نے اس خوفناک تحریک کے سدّباب کے لئے دن رات ایک کرکے منصوبہ بندی کی۔ فوری طور پر اپنے مبلّغین اور کارکنان ان علاقوں میں بھجوائے جنہوں نے وسائل کی کمی کے باوجود دن رات کام کرکے اُمّتِ مسلمہ کے خلاف ہونے والی اس سازش کو ناکام بنا دیا اور سادہ لوح مسلمانوں کو پھر سے اپنے آقائے دوجہان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں میں لابٹھایا۔ آپؓ نے ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح اس فتنہ کا مقابلہ کرکے اس کا سر کُچلا۔ چنانچہ آپ کی ان خدمات کا اعتراف اشد ترین مخالفین کو بھی کرنا پڑا۔ مشہور اخبار ''زمیندار'' نے لکھا:

''جو حالات فتنۂ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں ان سے صاف واضح ہے کہ مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی نیک نیتی اور توکّل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانے میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزّت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کرکے دکھادی''۔

(زمیندار لاہور 24 جون 1923ء۔ سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 328)

1930ء کی دھائی میں مسلمانان کشمیر پر ہونے والے ریاستی مظالم کے خلاف مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوئی اور ان مظالم کے سدّباب کے لئے قائم کی جانے والی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مقرر کر دیا گیا اور علامہ اقبال کا یہ اقرار تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ ''ان کے وسائل، مخلص کام کرنے والے کارکن، یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ ان سے بہتر ہمارے پاس کوئی آدمی نہیں''۔ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے حیرت انگیز تیزی اور مستعدی سے مسلمانان کشمیر کی خدمت کا کام شروع فرمایا کہ چند دنوں میں ہی ہندوستان بھر میں ایک جوش و ولولہ پیدا ہوگیا۔ حضورؓ کے استقلال و عزیمت اور جذبہ قربانی کے ایسے نظارے دیکھنے میں آئے کہ مخالفین بھی انہیں سراہے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے لکھا:

''میں نہ تو قادیانی ہوں اور نہ مرزا محمود احمد صاحب کا پیرو ہوں۔ میں احمدی فرقہ کی لاہوری شاخ سے تعلق رکھتا ہوں جس سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے سے اہم اختلاف رکھتی ہیں، لیکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک رکن کی حیثیت سے میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کمیٹی متذکرہ کے سابق صدر کی اہم خدمات سے پبلک کو روشناس کراؤں اور خود بھی ان کا معترف ہوں کیونکہ انہوں نے کشمیر کے بے کس مسلمانوں کو نہایت نازک مرحلوں میں مدد دی ہے اور اب بھی ان کو چاہ ضلالت سے نکال کر ترقی کی سطح پر لانے کے لیے شب و روز مصروف عمل ہیں''۔

(الفضل 15 اگست 1933ء، سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 254)

مسئلہ فلسطین دنیا بھر میں معروف ہے۔ یہاں مسلمانوں کو غیر قانونی طور پر بے دخل کرکے یہودیوں کو آباد کرنے کا سلسلہ ایک طویل عرصہ سے جاری ہے۔ اس مسئلہ کی ابتداء سے ہی حضورؓ نے مسلمانوں کی بہبود کے لئے کوششیں شروع فرمادی تھیں۔ مختلف مشورے اس علاقے کے لیڈروں کو عطا فرمائے اور پھر جب سب مسئلہ 1948ء میں گھمبیر شکل اختیار کرگیا تو آپ نے عربی زبان میں ''اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ'' کے عنوان سے ایک پمفلٹ تصنیف فرمایا اور اسے وسیع پیمانہ پر عرب علاقوں میں تقسیم کرایا جسے عرب دنیا میں بہت پسند کیا گیا۔ اس کے بارے میں ایک عراقی اخبار نے لکھا:

''ہمیں ایک ٹریکٹ ملا ہے جو بغداد میں طبع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے ایک پُرجوش خطبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نام نہاد اسرائیلی حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد لاہور پاکستان میں پڑھا۔ اس خطبہ کا عنوان ہے اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ جن دوستوں نے اس مفید ٹریکٹ کو شائع کیا ہے۔ ہم ان کی دینی غیرت اور مساعی کا شکریہ ادا کرتے ہیں''۔

(روزنامہ الشوریٰ بغداد 18 جون 1948ء۔ سوانح فضل عمر جلد 4 صفحہ 172)

علاوہ ازیں حضورؓ نے انڈونیشیا، لبنان اور عراق کی آزادی کی تحریکوں کے دوران بھی نہایت جانفشانی اور فراست کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا اور اپنے وجود سے چھوٹنے والی برکات سے انہیں فیضیاب فرمایا۔

'قومیں اس سے برکت پائیں گی' کا ایک نظارہ تمام دنیا میں مبلغین سلسلہ بھجوانے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ لندن میں تو خلافتِ اولیٰ کے دَور میں ہی مبلغ سلسلہ حضرت مولانا فتح محمد سیال صاحب پہنچ چکے تھے تاہم دیگر ممالک میں مبلغین سلسلہ کے بھیجے جانے کا آغاز آپ کے عہدِ خلافت میں ہوا۔ ملک ملک احمدیہ مساجد اور مشن ہاؤس قائم ہونے لگے۔ لندن کے بعد احمدیہ دار التبلیغ ماریشس کے قیام کے لیے جاتے ہوئے پہلے 20 فروری 1915ء کو قادیان سے روانہ ہو کر سیلون کے شہر کولمبو 14 مارچ 1915ء کو پہنچے اور یہاں تین ماہ قیام کر کے جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد 15/ جون 1915ء کو ماریشس پہنچ کر دار التبلیغ قائم کیا۔ پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت قاضی عبداللہ صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالرّحیم نیّر صاحبؓ بھی انگلستان بھجوائے گئے۔ کچھ عرصہ تک اشاعت توحید و اسلام میں مصروف رہنے کے بعد ان میں سے حضرت مفتی صاحبؓ 1920ء میں امریکہ تشریف لے گئے جبکہ حضرت نیّر صاحبؓ 1921ء میں سیرالیون، نائیجیریا اور غانا پہنچ کر برّاعظم افریقہ کو نور اسلام سے منور کرنے لگے۔ 1922ء میں حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب کے ذریعہ بلاد عربیہ کا پہلا دار التبلیغ مصر میں قائم ہوا۔ اسی سال حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ لندن سے جرمنی کے دارالحکومت برلن پہنچے اور مسجد کی تعمیر کے منصوبہ پر کام شروع فرمایا۔ 19/ اگست 1923ء بالشویک علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ کا آغاز ہوا۔ 26/ نومبر 1923ء کو ملک غلام فرید صاحبؓ کو مرکزِ احمدیت قادیان سے جرمنی روانہ ہوئے۔ 12/ جولائی 1924ء کو شہزادہ عبدالمجید کو ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کے لیے بھجوایا گیا۔ ان کے ساتھ مولوی ظہور حسین صاحب کو بخارا میں احمدیت پہنچانے کا حکم دیا۔ 16/ اکتوبر 1924ء کو مشہد ایران میں نیا دار التبلیغ قائم ہوا۔ 1925ء میں شام میں نیا دار التبلیغ قائم ہوا اور اسی سال مشرق بعید میں حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ تشریف لے گئے اور سماٹرا و جاوا یعنی انڈونیشیا میں بھی دار التبلیغ قائم ہوا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی تا 6 اگست 2019ء صفحہ 18 کالم 1,2)

غرضیکہ خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی بیس سالوں میں ہی دنیا کے قریباً ہر برّاعظم میں مبلغین و مبشرین احمدیت پہنچ چکے تھے اور ان ممالک میں بسنے والی قوموں نے حضرت مصلح موعودؓ کی برکت سے بقدر ہمت حصّہ پایا اور اس کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، ان شاءاللہ العزیز۔

قسط اوّل

نظامِ خلافت: خلیفہ خدا بناتا ہے

مکرم اخلاق احمد انجم صاحب۔ مربی سلسلہ احمدیہ، وکالت تبشیر لندن

خلافت کیا ہے خود نور خدا کا جلوہ گر ہونا
بشر کا بزم موجودات میں خیرالبشر ہونا

خلافت کے لغوی معانی کسی کے پیچھے آنے، کسی کا قائمقام بننے یا کسی کی نیابت میں فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔ شریعت غراء اسلامیہ میں خلیفہ کا لفظ دو قسم کے پاک وجودوں کے لئے بولا گیا ہے۔

1۔ وہ پاک وجود جو خداتعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور یا مبعوث کیا جاتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے تمام انبیاء اور رسل خلیفۃ اللہ ہیں کیونکہ وہ خداتعالیٰ کے نائب ہونے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

2۔ وہ پاک وجود جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اس کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے مقرر ہوتا ہے۔

الخلیفة من یقوم مقام الذاھب: خلیفہ وہ ہوتا ہے جو جانے والے کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔

(امام ابن تاثیر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خلیفہ کا معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 383)

آپ علیہ السلام اسی مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں، ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض کے لئے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ ہو“۔

(شہادت القرآن صفحہ 58)

خلافت حامل نور نبوّت
خلافت قدرت ثانی رحماں
خلافت حامل نور نبوّت
خلافت زینہ ایمان و عرفاں
خلافت وحدت اعضاء ملّت
خلافت جامع قلب پریشاں
خلافت معبد رشد و ہدایت
خلافت مکتب تہذیب انساں

(مولانا عزیز الرحمان منگلا مرحوم)

خلافت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے کہ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کا نظام جاری فرماتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: **”ما کانت النبوۃ قطّ الّا تبعتھا خلافۃ“** کہ ہر نبوّت کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری کیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں:

”نبوت کے ذریعہ ارادہ الٰہیہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا کی اصلاح کی جائے اور مفسدین و کفار کو شر سے باز رکھا جائے اور پیغمبر کے قول اور فعل کے ذریعہ شریعت کو جاری کیا جائے۔........... ایسا خلیفہ اپنی قوت عاقلہ و قوت عاملہ میں پیغمبر کی ذات سے ایسا لگاؤ رکھتا ہے کہ وہ ملہم ہو جاتا ہے اور اس کی فراست وحی ربّانی سے موافقت رکھتی ہے اور اس کے کمال نفس پر مختلف کرامات اور روحانی برکات دلالت ہیں“۔ (ازالۃ الخفاء)

خلیفہ خدا بناتا ہے

جیسا کہ خلیفہ کے معانی بیان ہونے سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ خلیفہ نائب یا جانشین کو کہتے ہیں جو کسی بالا ہستی کی نمائندگی میں دینی امور بجا لاتا ہے۔ ان معانی سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کسی نائب یا نمائندہ کو صرف وہی بالا ہستی مقرر کرسکتی ہے جس کا وہ نائب ہوتا ہے۔ کوئی دوسرا شخص اسے مقرر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ خلیفہ کے بارہ میں سب کا ایمان ہے کہ وہ خداتعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ اسے مقرر بھی خداتعالیٰ ہی فرماتا ہے۔

قرآنِ کریم کا مطالعہ کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے خلفاء خداتعالیٰ کی ہی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے خلفاء خواہ وہ نبی ہوں یا نبیوں کے نائب، ان کی نسبت یہی فرمایا کہ ہم ہی اُنہیں مقرر کرتے ہیں۔ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی، مثلاً: اللہ اعلم حیث یجعل رسالته خداتعالیٰ جسے چاہے مصلح مقرر کر دے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بناتے وقت فرمایا: 'انّی جاعل فی الارض خلیفة' حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ بنایا تو خداتعالیٰ فرماتا ہے: یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ۔ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پھر ہمارے آقا و مولیٰ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارہ میں فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا۔ اے نبی ﷺ ہم نے تجھے شاہد۔ مبشر اور نذیر بنا کر دنیا میں مبعوث کیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ۔ یعنی جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوں گے۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہی بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو خلیفہ مقرر کیا۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔ پس قرآنِ کریم سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ خلیفہ بنانا خداتعالیٰ کا کام ہے نہ کہ کسی انسان کا۔

نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

قرآنِ کریم کے بعد ہم نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس بارہ میں یہی فیصلہ دیکھتے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر نہ کھڑے ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت زیادہ خلافت کا حقدار ہوں۔ پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر کبھی راضی نہ ہو گا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول کرے گی۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں اس لئے وصیّت نہیں لکھوائی کہ آپ جانتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ خود مومنوں کے دلوں میں خدا القاء کرے گا اور خدا کی تقدیر حضرت ابوبکرؓ کو ہی خلافت کے مقام پر کھڑا کرے گی۔

حَکَم وعَدَل علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خوب علم تھا اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا"۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 229)

خلفائے مسیح موعود رضی اللہ عنہم کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے قرآنِ کریم کی تعلیمات کی روشنی میں بڑے زور سے اور کھول کھول کر بتایا کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے، آپؓ فرماتے ہیں:

"سنو میرا صدیق اکبرؓ کی نسبت یہی عقیدہ ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا نہ اس وقت منبر پر لوگوں نے بیعت کی۔ نہ اجماع نے انہیں خلیفہ بنایا بلکہ خدا نے بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے اور چار بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔......... پس میں بھی خلیفہ ہوا تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل سے ہی ہوا۔ جو کچھ ہوا اور اس کی طاقت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا"۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 66)

نیز فرمایا: "مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِداء کو مجھ سے چھین لے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مضمون بعنوان "خلیفہ خدا بناتا ہے" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ جلّشانہ نے ہم مسلمانوں کو وعدہ دیا ہوا ہے . . . کہ تم میں سے ایمانداروں کو جو اصلاح کرنے کے قابل ہوں گے زمین میں خلیفہ بناتا رہے گا۔

یہاں بھی خلیفہ بنانے کے کام کو اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے جیسا کہ اس نے حضرت آدم اور حضرت داؤد علیہما السلام کی خلافت اپنی طرف منسوب کی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے تقرر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ پس کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ لوگ خلیفہ بناتے ہیں۔ ان کو شرم کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تکذیب نہیں کرنی چاہیے"۔

(خلافہ علیٰ منہاج النبوّۃ صفحہ 17تا18)

اے میرے آقائے حسیں تجھ پہ چمن چمن نثار

تجھ سے فضائے زندگی جلوہ طراز و تابدار
گلشنِ کائنات میں تیری مہک تری بہار

محفلِ ہست و بود میں، انجمنِ حیات میں
تیری نگاہ سے ہوئے سینکڑوں جلوے آشکار

فضلِ عمر سے تجھ کو ہے نسبتِ خاص برملا
جھانک رہا ہے ہر طرف تیرا عظیم تر وقار

تُو نے کہا ہے جو بھی کچھ پُورا ہوا ہے بالیقیں
تیری زباں ہے معتبر تیرا سخن ہے پائدار

ذرّہ خشک سے رواں آبِ بقا کی موج ہے
ربوہ کی خاکِ پاک پر کیوں نہ ہو زندگی نثار

دیکھے ہیں بزمِ دہر میں ٹوٹے ہوئے ہزار دل
تیری نگاہِ خیر سے ہوتے رہے ہیں کامگار

تیری نگاہ سے ملی عظمتِ زندگی مجھے
اے میرے آقائے حسیں تجھ پہ چمن چمن نثار

(اختر گوبندپوری، الفضل 19 فروری 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود خدا بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خداتعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلّی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ پہن لیتا ہے"۔

(الفضل 17 مارچ 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کا خلافت سے ایک تعلق ہے۔...... یہ وہبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس میں کوئی کوشش یا جدّوجہد کا دخل نہیں۔ نہ حقداری کا دعویٰ ہے بلکہ اللہ کو اپنے دین کی ضرورتوں کا بہترین علم ہے اور جن کے سپرد وہ کام کرتا ہے ان پر وہ ضرورتیں روشن فرماتا ہے''۔

(خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 109، 110)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مدظلّہ العالی و دام فیوضہ فرماتے ہیں:

''خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہروقت نوکر کی طرح کام کرتا ہے، اس کو خوف کیا اور اس میں موحّد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن میں بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 201 تا 202)

خلفاء کے انتخاب میں مومنوں کی آراء کی حقیقت

بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب کہ ماموریں کے خلفاء کو لوگ منتخب کرتے ہیں تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔اس بارہ میں ہمارے ہادی ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک ارشاد آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا۔ وہ دونوں خدا کا قائم کردہ رسّہ ہیں۔ جو اس سے تمسّک کرے گا وہ ایسے مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالنے والا ہوگا جو ٹوٹ نہیں سکتا۔

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے انتخاب سے ہونے والے خلفاء کو عروۃ وُثقیٰ قرار دیا ہے تا یہ ظاہر ہو کہ مومنوں کا انتخاب دراصل مشیت الٰہی کا آئینہ دار ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں بھی ورثہ میں نہیں آسکتا بلکہ یہ ایک مقدّس اَمانت ہے جو مومنوں کے اِنتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سپرد کی جاتی ہے اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت نازک اور اہم روحانی مقام ہے۔ اس لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے اور اپنے تصرّفِ خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے رستہ پر ڈال دیتا ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح گو بظاہر خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتا ہے مگر دراصل اس انتخاب میں خدا کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے اور اسی لئے خدا نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی

طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف روحانی انتظام ہے جسے شاید دنیا کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ خلیفہ کا تقرر ایک طرف تو مومنوں کے انتخاب سے اور دوسری طرف خدا کی مرضی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے اور خدائی تقدیر کی مخفی تاریں لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منظور ایزدی کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔

پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن اس کی پوری پوری اطاعت کریں''۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 307)

خلیفہ کا مقابلہ، اس کا انکار

قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کا مقابلہ اور اس کا انکار حقیقت میں خلیفہ بنانے والے کا انکار اور مقابلہ ہوتا ہے۔حضرت آدمؑ کی اطاعت نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ۔ خدا نے کہا کہ میرے حکم کے باوجود تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا...... اللہ نے فرمایا تو اس جنّت سے چلا جا کیونکہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اس میں تکبّر سے کام لے پس یہاں سے نکل جا تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔ (الاعراف آیت 13-14)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''وہ خلفاء جو خدا کے مامورین کے جانشین ہوتے ہیں ان کا انکار اور ان پر ہنسی کوئی معمولی بات نہیں۔ وہ مومن کو فاسق بنا دیتی ہے۔ پس یہ مت سمجھو کہ تمہارا اپنی زبانوں اور تحریروں کو قابو میں نہ رکھنا اچھے نتائج پیدا کرے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دوں گا۔ فاسق کے معنی ہیں کہ خدا سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انتظام ہو جو شخص اس کی قدر نہیں کرے گا اور اس انتظام پر خوامخواہ اعتراضات کرے گا خواہ وہ مومن بھی ہو اور جو اس کے متعلق بولتے وقت اپنے الفاظ کو نہیں دیکھے گا تو یاد رکھو وہ کافر ہو کر مرے گا''۔ (خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ جلد سوم صفحہ 8)

خلیفہ سے بحث جائز نہیں

مجدّد الف ثانی حضرت سیّد محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام وقت سے سرکشی اور رُوگردانی اس کے ساتھ گستاخی ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے اور خفیہ طور پر خود ربّ العزّت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔......... لازم ہے کہ احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل و قال اور بحث وجدال نہ کیا جائے۔ اس کے حضور میں زبان کو بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں

دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی اس کے سامنے استقلال کا دم نہ ماریں"۔ (منصب امامت صفحہ 78 تا 92)

خلیفہ کے اختیارات

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے۔ کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔ خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے۔ ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ضروری ہیں تم میں خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عظمت حاصل ہو گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7 اپریل 1925ء)

خلافت روحانی فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے...... طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان دلوں کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیرِ عظیم واقع ہو جائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے اور انسانوں کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 561)

مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب مرحوم

ادب شناس نوجوان

ایک دفعہ حجاج نے اپنے کوتوال شہر کو حکم دیا کہ وہ رات کو شہر میں گشت کرے اور عشاء کے بعد اگر اُسے نشہ میں مست کوئی آدمی ملے تو اُسی وقت اُس کی گردن مار دے۔ چنانچہ ایک رات کو جب کوتوال اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے گشت پر تھا۔ اُسے ایک جگہ تین نوجوان ملے جو حالت نشہ میں ادھر اُدھر لڑھکتے جا رہے تھے۔

کوتوال نے اُن کو گھیر لیا اور اُنہیں کہا کہ

کیا تمہیں امیرالمومنین کے حکم کا علم نہیں اور تمہیں اُن کے حکم کی نافرمانی کی جرأت کیسے ہوئی؟

اس پر پہلے نے کہا۔

اَنَا ابنُ دَانَتِ الرِّقَابُ لَهٗ
مَا بَيْنَ مَخْزُوْمِهَا وَ هَاشِمِهَا
تَاتِيْهِ بِالرَّغْمِ وَ هِيَ صَاغِرَةٌ
يَاْخُذُ مِن مَالِهَا وَ مِن دَمِهَا

یعنی مَیں وہ ہوں جس کے سامنے بنو مخزوم و بنو ہاشم (مکّہ کے دو انتہائی معزز قبیلے) سب کی گردنیں مجبوراً! جھک جاتی ہیں اور وہ یعنی مَیں ان کا مال بھی اور خون بھی لیتا ہوں۔ اس پر کوتوال رُک گیا اور اُس نے خیال کیا کہ شاید یہ امیرالمومنین کا کوئی رشتہ دار ہے۔

اس کے بعد کوتوال نے دوسرے سے پوچھا، اُس نے کہا۔

اَنَا ابنُ لِمَن لَا تَنزِلُ الدَّهْرَ قِدْرُهٗ
وَاِنْ نَزَلَتْ يَوْمًا فَسَوْفَ تَعُوْدُ
تَرَى النَّاسَ اَفْوَاجًا اِلٰى ضَوْءِ نَارِهٖ
فَمِنْهُمْ قِيَامٌ حَوْلَهَا وَ قُعُوْدُ

یعنی میں اس کا بیٹا ہوں جس کی ہنڈیا ہمیشہ آگ پر چڑھی رہتی ہے اور اگر کبھی اترے بھی تو وہ جلد دوبارہ چڑھ جاتی ہے۔ تُو لوگوں کو اُس کی آگ کی روشنی کی طرف فوج در فوج جاتا دیکھے گا اس حال میں کہ اُن میں سے بعض اُس کے گرد بیٹھے ہیں اور بعض کھڑے ہیں۔ اس پر کوتوال پھر رُک گیا اور اُس نے خیال کیا کہ شاید یہ کسی انتہائی معزز عرب خاندان کا فرد ہے جو بہت مہمان نواز ہے۔

اس کے بعد کوتوال نے تیسرے سے پُوچھا تو اُس نے کہا۔

اَنَا ابنُ لِمَنْ خَاضَ الصُّفُوفَ بِعَزْمِهٖ
وَ قَوَّمَهَا بَالسَّيفِ حتّٰى اسْتَقَامَتِ
وَ رُكْبَاهُ لَايَنفَكُّ رِجْلَاهُ مِنهُمَا
اِذَالْخَيْلُ فِيْ يَوْمِ الْكَرِيْهَةِ وَلَّتِ

یعنی میں اُس کا بیٹا ہوں جو صفوں میں پختہ ارادے سے گھس جاتا ہے اور اُنہیں اپنی تلوار سے سیدھا کر دیتا ہے اور جس کے دونوں گھٹنے اپنی ٹانگوں میں لڑکھڑاتے نہیں جبکہ گھوڑے جنگ میں بھاگ نکلتے ہیں۔

اس پر کوتوال پھر رُک گیا اور اس نے خیال کیا کہ شاید عرب کے کسی بہادر ترین شخص کا بیٹا ہے۔ کوتوال نے ان تینوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور جب صبح ہوئی تو اُس نے اُن کا معاملہ حجاج کے سامنے پیش کیا۔ حجاج نے ان تینوں کو بلایا اور ہر ایک کے متعلق تحقیق کی تو پتہ چلا کہ پہلا تو کسی حجام کا لڑکا ہے جس سے بال ترشواتے وقت ہر شخص اپنی گردن اُس کے سامنے جھکاتا ہے اور پچھنے لگواتے وقت وہ اُن کا خون بھی لیتا ہے اور دوسرا اس شخص کا بیٹا ہے جس کا باپ سر بازار پھلیوں کا سالن بنا کر بیچتا ہے۔ اس لیے لازماً اُس کے ہاں لوگوں کا ہجوم رہتا ہے اور تیسرا کسی بافندہ کا بیٹا ہے جس کا باپ کپڑا بنتے وقت لازماً اپنی دونوں ٹانگوں سے کام لیتا تھا اور کام کے وقت ٹانگوں کو کرگے سے باہر نہیں نکال سکتا تھا۔ حجاج ان تینوں کی فصاحت و بلاغت سے بے حد متاثر ہوا اور اپنے درباریوں سے کہا کہ

عَلِّمُوا اَولَادَكُمُ الْاَدَبَ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا فَصَاحَتُهُمْ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَهُمْ

یعنی اپنے بچوں کو ادب سے روشناس کراؤ۔ بخدا اگر اُن کی فصاحت و بلاغت میرے سامنے نہ آتی تو مَیں آج اُن کو ضرور قتل کر دیتا۔

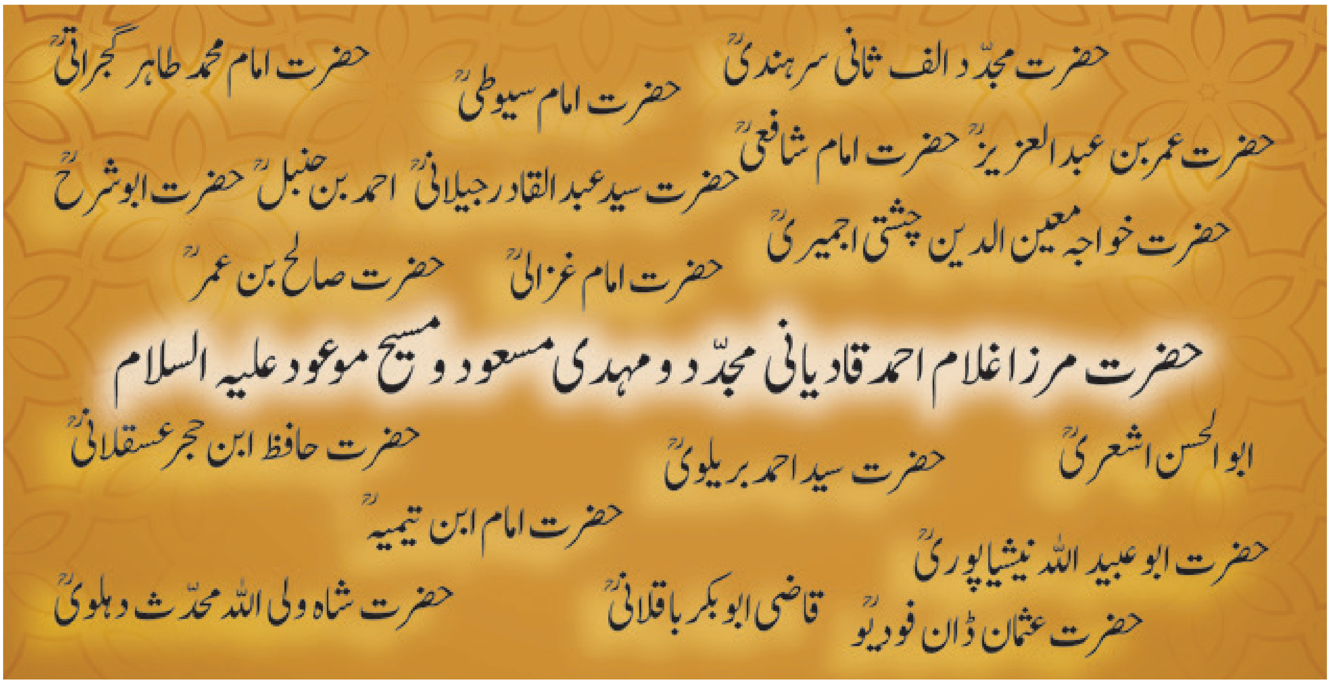

مجدّدیت کا تعارف

مکرم نصیر احمد انجم صاحب مرحوم (سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

تجدید کیا ہے

عربی لغت کی مشہور کتاب ''المنجد'' میں لکھا ہے:

جَدَّدَ و اَجَدَّ الشیئَ ای صَیَّرَہُ جَدِیداً،

جَدَّدَ ثوباً ای لَبَّسَہُ جَدِیداً

گویا مجدّد کے لغوی معنے کسی چیز کو نیا بنا دینے کے ہیں۔یعنی مجدّد وہ ہے جو کسی چیز کے نقائص دور کرکے اس کی گرد صاف کرکے اسے نکھار عطا کرکے نیا بنا دے۔

اصطلاحی معنے

اسلامی اصطلاح میں مجدّد سے مراد ایسا شخص ہے جو اسلام کو غلط تشریحات و تصورات سے چھانٹ کر الگ کرے۔صدی کے دوران پیدا شدہ غلطیوں اور بدعات کی اصلاح کرے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدّد کا مطلب واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اس کی کمزوریوں کو دور کرکے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اسے لے آئے گا''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 340)

اسی طرح فرماتے ہیں:

''خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لیے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے۔جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا اور ان کے ہاتھ سے برجائی دین کی ہوگی اور خوف کے بعد اَمن پیدا ہوگا۔یعنی ایسے وقتوں میں آئیں گے جب اسلام میں تفرقہ پڑا ہوگا''۔(شہادت القرآن صفحہ 43)

(یہاں سوال ہوسکتا ہے کہ بحث مجدّد کی اور معانی خلیفہ کے ہیں۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور نے مجدّد، محدّث اور خلیفہ کو ہم معنی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔اس کے لیے شہادت القرآن صفحہ 44 کا مطالعہ کریں)۔

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:

''مجدّد وقت ان قوتوں اور ملکوں اور کمالات کے ساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کے کمالات پر موقوف ہوتا ہے''۔(شہادت القرآن صفحہ 42)

پھر فرمایا:

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق پائے کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے''۔(شہادت القرآن صفحہ 57)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ’’ہر نبی کی اُمّت میں مجدّد کا ظہور ضروری ہوتا ہے جو نبی کے دین کو فرقہ بندی پیدا کرنے والوں کے انتشار سے پاک کرے اور ایسا مجدّد محدّث ہوتا ہے جسے سکینت (وحی، الہام، ناقل) کا لباس عطا ہوتا ہے اور وہ وجوب، تحریم، کراہت، سنت اور اباحت کو اپنی اپنی جگہ پر رکھتا ہے اور احادیث موضوعہ، لوگوں کے قیاسات اور ہر قسم کے افراط و تفریط سے شریعت کو منزّہ کرتا ہے۔ واضح رہے کہ فقیہہ مجدّد نہیں ہوتا اور اگر وہ مجدّد اس نبی کا وصی ہو تو اس کے وجود پر مجدّدیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے‘‘۔ (تفہیمات الٰہیہ جلد دوم صفحہ 133)

حضرت مصلح الموعودؓ مجدّد کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

’’ہر شخص جو اِلہام کے ساتھ تجدید دین کا کام کرتا ہے وہ روحانی مجدّد ہے۔ ہر شخص جو اسلام اور مسلمانوں کے لیے تجدید کا کوئی کام کرتا ہے وہ مجدّد ہے چاہے وہ روحانی مجدّد نہ ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اورنگ زیب بھی مجدّد تھا حالانکہ اورنگ زیب کو خود الہام کا دعویٰ نہیں تھا۔ (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 199)

علامہ علقمی تجدید کے معنے یہ بیان کرتے ہیں:

تجدید کے معنے کتاب اللہ اور سنت رسولؐ میں سے جو مٹ گیا ہے اس کو زندہ کرنے اور ان دونوں کے تقاضوں کے مطابق حکم دینا ہے اور جان لے کہ مجدّد ظن غالب کے طور پر اپنے حالات و قرائن اور علم کی نفع رسانی سے پہچانا جاتا ہے۔ (حجج الکرامہ صفحہ 140)

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

یعنی میفرسد خدائے تعالیٰ برائے این اُمّت بر سر ہر صد سال کسے کہ تازہ میکند برائے اُمّت دین او مراد تجدید دین احیا، عمل بکتاب و سنت و امر بمقتضائے ایں ہر دو اُمّت کہ مندرس شدہ‘‘۔ (حجج الکرامہ صفحہ 133)

یعنی خدا فرماتا ہے کہ اس اُمّت کے واسطے ہر صدی کے سر پر کسی شخص کو دین تازہ کرنے کے لیے بھیجے گا۔ تجدید دین سے مراد کتاب اللہ اور سنت کے عمل کا احیاء اور ان دونوں کے تقاضے کے مطابق امر کرنا جو کہ مٹ چکے تھے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی کہتے ہیں:

’’مجدّد نبی نہیں ہوتا مگر اپنے مزاج میں مزاج نبوت سے بہت قریب ہوتا ہے۔ نہایت صاف دماغ، حقیقت رس نظر، ہر قسم کی کجی سے پاک...... اپنے ماحول اور صدیوں کے جمے ہوئے امور، رچے ہوئے تعصّبات سے آزاد ہو کر سوچنے کی قوت، زمانہ کی بگڑی ہوئی رفتار سے لڑنے کی طاقت و جرات، قیادت و رہنمائی کی پیدائشی صلاحیت، اجتہاد و تعمیر نو کی غیر معمولی اہمیت اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ اسلام میں شرح صدر۔۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جن کے بغیر کوئی شخص مجدّد نہیں ہوسکتا اور یہی وہ چیزیں ہیں جو ان سے بہت زیادہ بڑے پیمانے پر نبی میں ہوتی ہیں‘‘۔ (تجدید و احیائے دین از مودودی صفحہ 47)

تجدید دین سے مراد

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’تجدید کے یہ معنے نہیں کہ کم یا زیادہ کیا جائے اس کا نام تو نسخ ہے بلکہ تجدید کے معنی ہیں کہ جو عقائد حقہ میں فتور آ گیا ہے اور طرح طرح کے زوائد ان کے ساتھ لگ گئے ہیں یا جو اعمالِ صالحہ کے ادا کرنے میں سستی وقوع میں آ گئی ہے یا جو وصول اور سلوک الی اللہ کی طرق اور قواعد محفوظ نہیں رہے، ان کو مجدّداً تاکیداً بالاصل بیان کیا جائے۔ و قال اللہ تعالیٰ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا۔ یعنی عادت اللہ اسی پر جاری ہے کہ دل مرجاتے ہیں اور محبت الٰہیہ دلوں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ذوق اور شوق اور حضور اور خضوع نمازوں میں نہیں رہتا اور اکثر لوگ رو بہ دنیا ہو جاتے ہیں اور علماء میں نفسانیت اور فقراء میں عُجب اور پست ہمتی اور انواع و اقسام کی بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ صاحب قوتِ قدسیہ پیدا کرتا ہے اور وہ حجۃ اللہ ہوتا ہے اور بہتوں کے دلوں کو خدا کی طرف کھینچتا ہے اور بہتوں پر اتمام حجّت کرتا ہے۔ یہ وسوسہ بالکل نکمّا ہے کہ قرآنِ شریف و احادیث موجود ہیں پھر مجدّد کی کیا ضرورت ہے؟ انہی لوگوں کے خیالات ہیں جنہوں نے کبھی غمخواری سے اپنے ایمان کی طرف نظر نہیں کی۔ اپنی حالت اسلامی کو نہیں جانچا۔ اپنے یقین کا اندازہ معلوم نہیں کیا بلکہ اتّفاقاً مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے اور پھر رسم و عادات کے طور پر لا الٰہ الّا اللہ کہتے رہے۔ حقیقی یقین اور ایمان بجز صحبت صادقین میسر نہیں آتا۔ قرآنِ شریف تو اس وقت بھی ہوگا جب قیامت آئے گی مگر وہ صدیق لوگ نہیں ہوں گے جو کہ قرآنِ شریف کو سمجھتے تھے اور اپنی قوت قدسی سے مستعدّین پر اس کا اثر ڈالتے تھے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ۔ پس قیامت کا وجود کا مانع صرف صدیقوں کا وجود ہے۔ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی روحانی کتاب ہے اور صدّیقوں کا وجود خدا کی ایک مجسّم کتاب ہے۔ جب تک یہ دونوں نمایاں انوار ایمانی ظاہر نہیں ہوتے تب تک انسان خدا تک نہیں پہنچتا۔ فتدبّروا و تفکّروا۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر سوم ص 9-8)

مجدّد کب پیدا ہوتے ہیں

فرمایا:

’’یعنی عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہوتے ہیں کہ جب دل مرجاتے ہیں اور محبّت اللہ دلوں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ذوق اور شوق اور حضور اور خضوع نمازوں میں نہیں رہتا۔ اور اکثر لوگ رُو بدنیا ہو جاتے ہیں اور علماء میں نفسانیت اور فقراء میں عجب اور پست ہمّتی اور انواع و اقسام کی بدعات پیدا ہو جاتی ہیں تو ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ صاحب قوتِ قدسیہ کو پیدا کرتا ہے اور وہ حجّت اللہ ہوتا ہے اور بہتوں کے دلوں کو خدا تعالیٰ کی طرف کھینچتا ہے اور بہتوں پر اتمام حجت کرتا ہے‘‘۔

(الفضل 16 مارچ 1965)

قرآن و حدیث سے
مجدّدین کے آنے کا ثبوت

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ تجدید ہر شے کے لیے ضروری ہے۔ اُمّت محمدیہ چونکہ قیامت تک ہے اور اس کا تعلّق بھی ہر قوم سے ہونا تھا اس لئے لازم تھا کہ اس میں بھی تغیّر و انقلاب ضرور ہو۔ اس مکان وزماں کی

تبدیلیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے خدائے ذوالعرش نے اُمّتِ محمدیہ کے لیے دو انتظام فرمائے ہیں۔ ایک طرف تو ہادی عالم کے ہاتھ میں وہ شریعت غرّا دی جس کی ضیاپاشیاں قیامت تک ہوتی رہیں گی اور دوسری طرف مجدّدین کا سلسلہ شروع کر دیا اور ہر صدی پر ایسے افراد آتے رہے جو اس شمعِ نور کے اَمین بنے رہے۔ انہوں نے قرآن کی لَو کی حفاظت کی اور اسے بلند تر اور روشن تر کیا۔ ظلمتیں کافور ہوئیں اور نور جلوہ فگن ہوا۔ قرآنِ مجید نے جابجا ارشاد فرمایا کہ اُمّت میں روحانی خلیفے اور مجدّدین آتے رہیں گے۔ چنانچہ سورہ نور میں فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ (سورۃ النور آیت 56)

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"باطنی طور پر ان آیات میں خلافت روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہیہ دلوں سے اُٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رُو بدنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھ پر روحانی طور پر نصرت و فتح دین کی ظاہر ہو اور حق کی عزّت اور باطل کی ذلّت ہو۔ تا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر عَود کرتا رہے اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 259 تا 260)

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

(سورۃ الحجر: 10)

اس میں اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن کا وعدہ فرمایا ہے اور حفاظت خدا نے دو طرح فرمائی لفظی حفاظت تو قرآن کو تغیّر و تبدّل سے بچا کر اور حفّاظ کے ذریعہ ہوئی جبکہ معنوی حفاظت مجدّدین کے ذریعہ ہوئی اور ان خلفاء کے ذریعے ہوئی جن کا سورہ نور میں وعدہ تھا۔ اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اسی طرح دوسری آیت میں ہدایت طلب کرنے والی قوم کو فرمایا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ اگر تم سوچ سکتے ہو تو غور کرو کہ اس میں ایک فساد کے زمانہ میں ایک مجدّد بھیجنے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ عقلمند لوگ جانتے ہیں"۔

(سرّالخلافہ، رحانی خزائن جلد 8 صفحہ 361)

حفاظتِ قرآن کس طرح ہوگی، اس کی تشریح خدا نے سورۃ المائدہ کی آیت 45 میں کی ہے۔ فرمایا:

ترجمہ: "بیشک ہم نے توریت نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اسی کے مطابق انبیاء (جو خدا کے فرمانبردار تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور مشائخ اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے"۔

یہاں تین قسم کے افراد کے ذریعہ توریت کی حفاظت کا ذکر ہے۔ 1۔ نبی 2۔ ربّانی علماء 3۔ اَحبار

اور ربّانی علماء سے مراد خلفاء و مجدّدین ہیں اور چونکہ سورہ نور میں یہ وعدہ تھا کہ اُمّتِ محمدیہ میں بھی بنی اسرائیل کی مانند خلیفے آئیں گے جو کتاب اللہ کی حفاظت اور دین کی تمکنت کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ اُمّت محمدیہ میں بھی سلسلہ مجدّدین جاری ہوگا۔

فہو المراد۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی اُمّتِ محمدیہ کو پیش آمدہ فتنوں کے مقابل پر مجدّدین کے آنے کی اطلاع دی ہے۔ چنانچہ جامع ترمذی میں حدیث ہے:

"حضرت ثوبانؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی اُمّت کے لیے گمراہ کرنے والے آئمہ سے ڈرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری اُمّت کا ایک گروہ ایسا پیدا ہوتا رہے گا جو حق پر غالب رہیں گے جو ان کو چھوڑ دے گا انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (اس طرح رہے گا) یہاں تک کہ اللہ کا امر آپہنچے"۔ (ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الائمۃ المضلین)

اس حدیث میں حضرت رسول مقبول ﷺ نے ایک طرف تو ایسے "اماموں" کی خبر دی ہے جو لوگوں کو گمراہ کریں گے اور دوسری طرف اُمّت کی کشتی کو مخالفت کے طوفان سے بچانے والے مجدّدین کی خوشخبری سنائی ہے۔

ہر زمانہ میں مصلح آتے ہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سیّد و مولا آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ اور ابوالحسن خرقانیؒ اور بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ اور محی الدین ابن عربیؒ اور ذوالنون مصریؒ، معین الدین چشتی اجمیریؒ اور قطب الدین بختیار کاکیؒ اور فرید الدین پاک پٹنیؒ اور نظام الدین دہلویؒ اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء و فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق کرامات تھے"۔ (کتاب البریہ صفحہ 67)

موسوی مجدّدین کے بعد محمدی مجدّدین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور اجماعِ سنّت جماعت بھی اسی پر ہے کیونکہ کوئی مومن نہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ سے رُوگرداں ہوسکتا ہے اور قیاس بھی اس کو چاہتا ہے کیونکہ جس حالت میں خدا تعالیٰ شریعت موسوی کی تجدید ہزارہا نبیوں کے ذریعے سے کرتا رہا ہے اور گو وہ صاحبِ کتاب نہ تھے مگر مجدّد شریعت موسوی تھے اور یہ اُمّت خیرالامم ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ۔ پھر کیونکر

ممکن ہے کہ اس اُمّت کو خدا تعالیٰ بالکل گوشہ خاطر عاطر سے فراموش کر دے اور باوجود صد ہا خرابیوں کے کہ جو مسلمانوں کی حالت پر غالب ہوگئی ہیں اور اسلام پر بیرونی طور پر بھی حملے ہو رہے ہیں نظر اٹھا کر نہ دیکھے جو کچھ آج اسلام کی حالت خفیف ہو رہی ہے۔ کسی عاقل پر مخفی نہیں یعنی تعلیم یافتہ عقائد حقہ سے دستبردار ہوتے جاتے ہیں۔ پرانے مسلمانوں میں صرف یہودیوں کی طرح ظاہر پرستی یا قبر پرستی رہ گئی ہے۔ ٹھیک ٹھیک روبخدا کتنے ہیں کہاں ہیں اور کدھر ہیں؟''

(الفضل 16 مارچ 1965ء)

مزید فرمایا: ''یہ وسوسہ بالکل نکما ہے کہ قرآنِ شریف واحادیث موجود ہیں پھر مجدّد کی کیا ضرورت ہے؟ یہ انہی لوگوں کے خیالات ہیں جنہوں نے کبھی غمخواری سے اپنے ایمان کی طرف نظر نہیں کی۔ اپنی حالت اسلامیہ کو نہیں جانچا۔ اپنے یقین کا اندازہ معلوم نہیں کیا بلکہ اتفاقاً مسلمانوں کے گھر پیدا ہوگئے اور پھر رسم وعادات کے طور پر لا الہ الا اللہ کہتے رہے۔ حقیقی یقین اور ایمان بجز صحبت صادقین میسر نہیں آتا۔ قرآنِ شریف تو اس وقت بھی ہوگا جب قیامت آئے گی مگر وہ صدیق لوگ نہیں ہوں گے جو کہ قرآنِ شریف کو سمجھتے تھے اور اپنی قوتِ قدسی سے مستعدین پر اس کا اثر ڈالتے تھے لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ۔

پس قیامت کے وجود کا مانع صرف صدیقوں کا وجود ہے۔ قرآنِ شریف خدا تعالیٰ کی روحانی کتاب ہے اور صدیقوں کا وجود خدا کی ایک مجسّم کتاب ہے۔ جب تک یہ دونوں نہیں، انوار ایمان ظاہر نہیں ہوتے۔ فَتَدَبَّرُوۡا وَ تَفَكَّرُوۡا۔

(حیاتِ احمد جلد دوم حصہ نمبر سوم ص 9-8)(الفضل 16 مارچ 1965)

ضرورت مجدّدین

ایک سوال ذہنوں میں یہ ابھرتا ہے کہ جب شریعت مکمل ہے تو کسی مصلح یا مجدّد کی کیا ضرورت ہے؟ قرآن بلا تغیّر وتبدّل ہمارے پاس ہے کیا اس کے ذریعہ اصلاح نہیں ہوسکتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ کتاب ہمارے پاس مکمل اور محفوظ حالت میں موجود ہے لیکن اس کے باوجود ایسے افراد کی ضرورت ہے جو نائب الرسول ہوں۔ قرآنی اسرار ان پر کھلیں اور وہ عوام الناس تک پہنچائیں۔ ان کے عملی نمونہ کے ذریعہ اصلاح ہو۔ ویسے بھی تجدید اور تغیر تو فطرت میں ہے۔ دنیا کی ہر شے کسی نہ کی رنگ میں تبدیلی کے عمل سے گزر رہی ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تجدید کا قانون روزمرّہ دیکھتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے کپڑے بھی میلے ہو جاتے ہیں اور ان کے دُھلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن کیا پوری صدی گزر جانے کے بعد بھی مجدّد کی ضرورت نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اصلاحِ خلق کے لیے آتا ہے کیونکہ صدی کے اس درمیانی حصے میں بہت سی غلطیاں اور بدعتیں دین میں شامل کر لی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کبھی پسند نہیں فرماتا کہ اس کے پاک دین میں خرابی رہ جائے اس لئے وہ ان کی اصلاح کی خاطر مجدّد بھیجتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 254)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے نے اپنی تصنیف ''تبلیغ ہدایت'' میں ضرورتِ مجدّدین پر تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپؓ اس سوال کہ شریعت مکمل ہے کیا خود اصلاح نہیں ہوسکتی اور کسی مصلح کی کیا ضرورت ہے، کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

1۔ ہمارا مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ باوجود اکمل تعلیم کے مسلمان پستی کی طرف جا رہے ہیں اور تاریخ عالم میں ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ کوئی قوم مذہباً گر کر پھر خود اُٹھی ہو۔

2۔ خدا کی سنّت یہی ہے کہ جب ظلمت بڑھ جائے تو خدا کی طرف سے اِصلاح کرنے کے لیے کوئی آیا کرتا ہے جس طرح موسیٰ کی اُمّت میں توریت مکمل ہونے کے باوجود مصلحین آتے رہے۔ فرمایا وَ قَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ۔ (سورۃ بقرۃ:87)

3۔ تعلیم تو بیشک مکمل ہے لیکن اگر مکمل تعلیم پر لوگوں کی حاشیہ آرائی چڑھ جائے تو پھر وہ کیسے اصلاح کر سکتی ہے۔ یہ تعلیم بیشک ایک جوہر دار تلوار کی مانند ہے لیکن اس کا دھنی بھی کوئی ہونا چاہئے۔

4۔ کوئی بھی تعلیم ہو جب تک اس کے ہمراہ زندہ نمونے نہ ہوں وہ ناقص رہتی ہے۔

5۔ ایمان کا درخت ایسا ہے کہ اگر اسے بار بار تازہ نشانات سے سیراب نہ کیا جائے تو یہ ''ہے'' کی مستحکم چٹان سے ''ہونا چاہئے'' کی پُرخطر وادیوں میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جن کے ہاتھ پر نشانات ظاہر ہوں۔

6۔ ظاہری اصلاح تو ہر کوئی کرسکتا ہے لیکن یہ مکمل مفید نہیں ہوتی کیونکہ روحانی اُمور میں اصلاح وہی کرسکتا ہے جو خدا کی طرف سے ہو اور مرد کامل ہو۔

7۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجدّدین آئیں گے خود اس ضرورت کو ثابت کر رہا ہے۔

8۔ گزشتہ صدیوں میں ایسے وجودوں کا آنا بھی اس اہم کام کی ضرورت کو عملاً ثابت کر رہا ہے۔

(تلخیص از تبلیغ ہدایت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 9)

دوران صدی جو فتنے پیدا کئے جاتے ہیں اسلام کا چہرہ گرد و غبار میں چھپ جاتا ہے تو اس کو نئی شان اور خوبصورتی عطا کرنے کے لیے مجدّدین کا آنا ضروری ہے۔ اسی پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہم کب کہتے ہیں کہ مجدّد اور محدث دنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدّد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں نہ معلوم کہ بےچارے معترض نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ مجدّد اور روحانی خلیفے دنیا میں آکر دین کی کچھ ترمیم

وتنسیخ کرتے ہیں۔نہیں وہ دین کومنسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں اور معترض کا یہ خیال کہ ان کی ضرورت ہی کیا ہے صرف اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ معترض کو اپنے دین کی پرواہ نہیں اور کبھی اس نے غور نہیں کیا کہ اسلام کیا چیز ہے اور اسلام کی ترقی کس کو کہتے ہیں اور حقیقی ترقی کیونکر اور کن راہوں سے ہوسکتی ہے اور کس حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے کہ وہ حقیقی طور پر مسلمان ہے یہی وجہ ہے کہ معترض صاحب اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ قرآن موجود ہے اور علماء موجود ہیں اور خود بخود اکثر لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف حرکت ہے پھر کسی مجدد کی کیا ضرورت ہے لیکن افسوس کہ معترض کو یہ سمجھ نہیں کہ مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی اور جس طرح قرآن کریم میں یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ ہے اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل اور جلالی کتاب دی گئی ہے جس کا نام توریت ہے چنانچہ قرآنِ کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہوگئی ہو ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ خود قرآنِ کریم میں فرماتا ہے وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ......اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا...پس ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ اپنی کتاب بھیج کر پھر اس کی تائید اور تصدیق کے لئے ضرور انبیاء بھیجا کرتا ہے۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339-340)

دین کی تازگی کے لیے مجدّدین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اسلام میں ہر صدی پر ایک ایسا نمونہ آتا رہے گا آپؐ فرماتے ہیں اِنّ اللہ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃ عَلیٰ رَأْسِ کُلِّ مِائَۃ سَنَۃ من یجدد لھا دینھا اللہ تعالیٰ اس اُمّت میں ہر صدی کے سر پر ایسے شخص بھیجتا رہے گا جو دین کو نیا کرتے رہیں گے۔ یعنی جو تعلیمات باطل انسانوں کی طرف سے شامل ہوتی رہیں گی ان کو دور کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسے مجدّدین اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ ......اگر غور کیا جائے تو اصل میں یہی ذریعہ سب سے اعلیٰ اور اکمل ہے اور دوسرے ذرائع اس کے ممد اور معاون تو ہو سکتے ہیں مگر اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتے کیونکہ اس کا اثر قطعی اور یقینی ہے اور ان کے اثرات بوجہ اس کے کہ ان کو استعمال کرنے میں ایسے لوگوں کو دخل ہے جو خود کامل استاد نہیں غلطی کا احتمال ہے۔ مگر چونکہ اس ذریعہ کا مہیا کرنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے اسلام نے اور ذرائع بھی بیان کئے ہیں جن سے اعلیٰ اخلاق پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ (انوار العلوم جلد 5 صفحہ 252)

خدا تعالیٰ کی صفت کلیم کا ثبوت مجدّدین کی آمد سے ملتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”یاد رکھنا چاہئے کہ الہام ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے کہ ہر ایک زمانہ کے لوگوں کا دل تسلی پا سکتا ہے۔ اگر کسی زمانہ میں الہام ہوتا تھا تو آج کیوں نہیں ہوتا۔ کیا خدا پچھلے زمانہ میں بولتا تھا اور اب نہیں بولتا۔ کیا وہ کسی زمانہ میں سنتا تھا اور اب نہیں سنتا۔ وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے وہ اب نہیں بولتا؟ ایک طالب حق جو کہ دن رات اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کی محبّت ہی میں محو رہتا ہے اس کے لیے یہ کیسی کمر توڑ دینے والی بات ہے کہ خدا نے کسی زمانہ میں کلام کیا تھا مگر وہ اب کسی سے کام نہیں کر سکتا۔ آخر اس کے لیے کوئی وجہ ہونی چاہیے تھی۔ جب بولنا خدا کی صفت ہے تو کیا خدا کی صفات معطل ہو جایا کرتی ہیں؟ اگر معطل ہو جاتی ہیں تو خدا قادر مطلق اور ازلی ابدی کیونکر ہوسکتا ہے۔ اگر معطل نہیں ہوتیں تو اب وہ کیوں نہیں بولتا؟ یہ سوالات ہیں جو کہ ایک محقق کے دماغ میں فوراً گونج اٹھتے ہیں جبکہ وہ یہ عقیدہ سنتا ہے اور اس کا جواب کوئی اور مذہب سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں دیتا مگر اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ اس کا دندان شکن جواب دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو لوگ سلسلہ الہام کو منقطع خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس لئے یہ سوال ہی لغو ہے۔ خدا بولتا تھا اور اب بھی بولتا ہے۔ چونکہ یہ اس کی صفت ہے کہ وہ بولتا ہے اس لئے معطل نہیں ہوسکتی اور یہ اسلام کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی وہ دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں میں ایسے آدمی موجود رہتے ہیں جو الہام الٰہی سے مستفیض ہوتے ہیں اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد ہوتا ہے جو الہام کے جھٹلانے والوں کے ردّ میں ایک زندہ دلیل ہوتا ہے اور اس بات کے ثبوت کے لیے کہ آیا کسی شخص کو واقعی الہام ہوتا ہے یا نہیں خدا تعالیٰ نے یہ علامت رکھی ہے کہ ایسا شخص غیب کی خبریں بتاتا ہے اور وہ پوری ہوتی ہیں“۔

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 80)

مجدّدین کے ذریعہ زندہ خدا کا ظہور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح رسول کریمؐ کے ذریعہ ایک زندہ خدا لوگوں کو نظر آیا ہے اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کے ذریعہ بھی لوگوں کو ایک زندہ خدا نظر آتا تھا۔ اور پھر ویسا ہی زندہ خدا حضرت حسن بصریؒ، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت محی الدین ابن عربیؒ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ اور سیّد عبد القادر جیلانیؒ وغیرہ کے ذریعہ نظر آتا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام کے زندگی بخش اثرات کو برابر قائم رکھا اور اس طرح رسول کریم ﷺ کے فیضان کی زندگی جاری رہی“۔ (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 198)

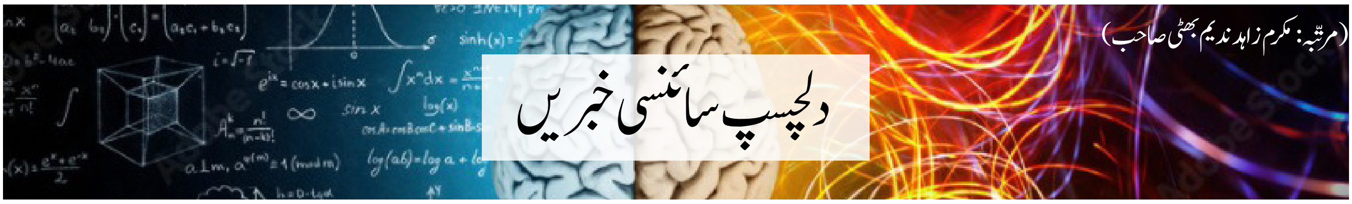

دلچسپ سائنسی خبریں

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب)

دل کی پیوند کاری کا کامیاب تجربہ

دنیا میں پہلی مرتبہ ایک امریکی شہری کو ہارٹ ٹرانسپلانٹ (دل کی پیوند کاری) کے ذریعے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ سؤر کا دل لگا دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی آف میری لینڈ میڈیکل سکول کے مطابق مریض کا کامیابی سے ٹرانسپلانٹ ہوا جس کے بعد امریکا سے تعلق رکھنے والے 57سالہ ڈیوڈ بینیٹ دنیا کے پہلے ایسے انسان بن گئے ہیں جن میں سور کا دل لگایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ 57 سالہ ڈیوڈ بینیٹ کی حالت سات گھنٹے تک جاری رہنے والے تجرباتی ہارٹ ٹرانسپلانٹ (دل کی پیوند کاری) کے تین دن بعد بہتر ہے۔ یہ ہارٹ ٹرانسپلاٹ امریکی ریاست بالٹیمور میں کیا گیا ہے۔ یہ سرجری، ٹرانسپلانٹ سرانجام دینے والی میڈیکل ٹیم کی برسوں کی محنت اور تحقیق کا ثمر ہے اور یہ دنیا بھر میں انسانی زندگیوں کو تبدیل کرسکتا ہے۔ طب کی دنیا میں یہ کارنامہ انجام دینے والی میڈیکل ٹیم میں ایک پاکستانی ڈاکٹر منصور محی الدین بھی شامل ہیں جن کا تعلق کراچی سے ہے اور وہ ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے گریجویٹ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کیس میں، ہم نے سارے جانوروں کا معائنہ کیا کہ کون ساجانور انسان کے قریب ہے، شروع میں بندروں کا دل لگایا گیا تو وہ اتنا مفید ثابت نہیں ہوا، چند مہینوں کے سؤر کا دل بڑے انسان کے دل کے برابر کے سائز کا ہوتا ہے، اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں جس بنا پر ہم نے تمام ریسرچ سور پر کی۔ ’گذشتہ برس اکتوبر میں نیو یارک کے سرجنوں نے اعلان کیا تھا کہ انھوں نے ایک شخص میں کامیابی سے سؤر کے گردے کی پیوند کاری کی تھی، تب اس سرجری کو اس شعبے میں سب سے زیادہ جدید قرار دیا گیا تھا۔ تاہم اس وقت مذکورہ شخص کی دماغی موت ہو چکی تھی اور اس کی صحت کی بحالی کی کوئی امید نہیں تھی۔ جبکہ بینیٹ (جن کی اب ہارٹ ٹرانسپلانٹ سرجری کی گئی ہے) یہ امید کرتے ہیں کہ یہ ہارٹ ٹرانسپلانٹ انھیں اپنی آئندہ زندگی جینے میں مدد دے گا۔ اس سرجری سے قبل وہ چھ ہفتوں تک بستر پر رہے اور انھیں ایک مشین سے منسلک رکھا گیا تھا جو انھیں زندہ رہنے میں مدد دے رہی تھی۔ گذشتہ ہفتے انھوں نے کہا تھا کہ ’صحت یابی کے بعد میں بستر سے اٹھنے کے لیے پرامید ہوں‘۔ اطلاعات کے مطابق پیر کے روز بینیٹ خود سے سانس لینے کے قابل ہیں تاہم انہیں انتہائی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔

https://eu.usatoday.com/story/news/health/2022/01/10/human-pig-heart-transplant/9152951002/

https://eu.usatoday.com/story/news/health/2022/01/10/human-pig-heart-transplant/9152951002/

جیمز ویب مشن کی پہلی کامیابی

25 دسمبر 2021ء کو زمین سے پندرہ لاکھ کلومیٹر دور بھیجی جانے والی جدید آلات سے لیس خلائی دوربین کے کنٹرولرز نے کامیابی سے ایک پتنگ نمابڑی ’سن شیلڈ‘ کو کھول کر دوربین کو سورج کی سخت شعاعوں سے محفوظ بنانے کا انتظام کرلیا ہے۔ سورج کی شعاعوں اور تپش سے حفاظت فراہم کرنے والی اس شیلڈ کا سائز ایک ٹینس کورٹ جتنا ہے۔ یہ ٹیلی سکوپ اب کائنات کی کہکشاؤں کے راز اور خلا میں چمکتے ستاروں کی تصاویر حاصل کرنے کے اگلے مرحلے میں اپنے آئینوں کو کھولنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ اس میں نصب سب سے بڑا آئینہ چھ اعشاریہ پانچ میٹر چوڑا ہے۔ پانچ تہوں والی اس سن شیلڈ کا کامیابی سے کھل جانا اور اپنے کام کو درست طریقے سے سرانجام دینا امریکی خلائی ایجنسی ناسا اور ایروسپیس کمپنی نارتھ روپ گرومین کی انجنیئرنگ ٹیموں کی ایک بڑی کامیابی ہے۔

بہت سے ماہرین نے جیمز ویب ٹیلی سکوپ کی اس سن شیلڈ کے ڈیزائن پر خدشات کا اظہار کیا تھا کیونکہ اس میں بہت سی موٹریں، گراریاں، چرخیاں اور تاریں شامل تھیں اور خلا میں اس کے مکمل طور پر کُھل جانے اور خلائی دوربین کو محفوظ بنانے پر انہیں تحفظات تھے۔

ناسا ہیڈ کوارٹر میں جیمز ویب ٹیلی سکوپ مشن کے پروگرام ڈائریکٹر گریگ روبنسن کا کہنا تھا کہ ’خلا میں جیمز ویب خلائی دوربین کی سن شیلڈ کا کھل کر اپنی جگہ پر درست طریقے سے نصب ہونا ایک شاندار فتح اور اس مشن کی کامیابی کے لیے بہت اہم ہے‘۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ انجنیئرنگ کے اس شاہکار کو خلا میں درست اور مکمل طریقے سے کام کرنے کے لیے ہزاروں پرزوں کو نہایت مہارت کے ساتھ کام کرنا پڑا۔ ٹیم نے اس مرحلے یعنی سن شیلڈ کے کھل کر درست طریقے سے نصب ہونے میں پیچیدہ مگر جرات مندانہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جو کہ اب تک جیمز ویب ٹیلی سکوپ کے سب سے بڑے کاموں میں سے ایک تھا۔

https://www.bbc.com/urdu/science-59876885

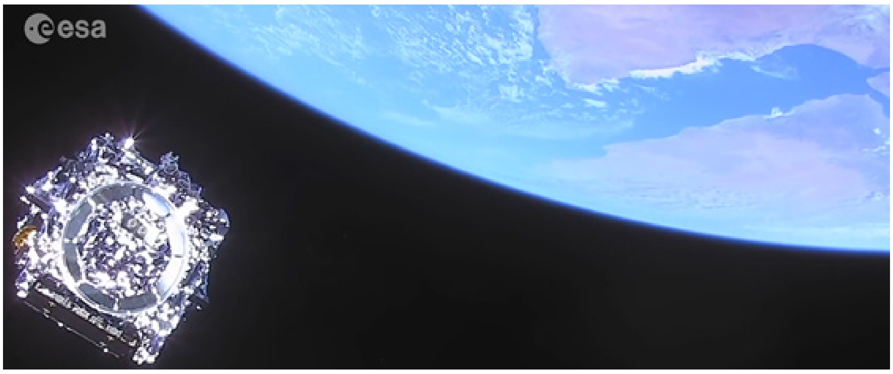

(محترمہ درِّثمین احمد صاحبہ۔ جرمنی)

سرزمینِ ہسپانیہ پر اسلام کا احیائے نَو

گزشتہ قسط مطبوعہ دسمبر 2021ء میں سپین بھیجے جانے والے اوّلین مبلغ سلسلہ ملک محمد شریف صاحب گجراتی کے واقعات بیان ہوئے تھے جنہیں چند ماہ بعد 1936ء میں ہی خانہ جنگی کی وجہ سے سپین چھوڑنا پڑا تھا۔ پھر جنگِ عظیم دوم کے بعد یہاں محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کو بھجوایا گیا جنہیں ایک طویل عرصہ تک نہایت نامساعد حالات کے باوجود عظیم الشان خدمت دین کی توفیق ملی۔

محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ایک اَور مبلغ سلسلہ محترم مولوی محمد اسحٰق صاحب کے ساتھ 10 جون 1946ء کو سپین کے شہر میڈرڈ پہنچے تھے۔ (بحوالہ الفضل 17 جون 1946ء صفحہ 2) سپین کی اکثریت کیتھولک عیسائی ہے اور اس دَور میں اس ملک پر پادریوں کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ دوسرے مذاہب تو ایک طرف رہے، پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو بھی مذہبی تبلیغ کی آزادی نہیں تھی۔ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو اپنی عبادت گاہ کے باہر بورڈ آویزاں کرنے کی بھی ممانعت تھی۔ ملکی آئین کے مطابق دوسرے مذاہب والے اگرچہ حکام کو اطلاع دے کر اپنے مکان کے اندر عبادت تو کر سکتے تھے مگر باہر اپنا بورڈ وغیرہ آویزاں نہیں کر سکتے تھے۔ مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے Escuela Nacional de Idiomas میں داخلہ لیا اور چھ ماہ میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہوگئے۔ زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک روسی ترجمان Mr. KUZINIW کی خدمات حاصل کر لیں اور پرائیویٹ ملاقاتوں میں اسلام کی آواز بلند کرنا شروع کر دی اور نہایت حکیمانہ انداز سے عیسائی عقائد کی حقیقت واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ صلیب سے اُترنے اور کشمیر میں چلے جانے کا تذکرہ کرنے لگے۔ یہ سپین میں عیسائیت کے خلاف پہلا علمی محاذ تھا جس کا عیسائیوں سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑتا تھا چنانچہ وہ آنحضرتؐ کی ذات مقدس پر رکیک حملے شروع کر دیتے تھے۔ دوسرے مغربی ممالک کی طرح یہاں بھی یہ اعتراض عام طور پر بڑی شدّومد سے کیا جاتا تھا کہ اسلام کی اشاعت تلوار سے ہوئی۔

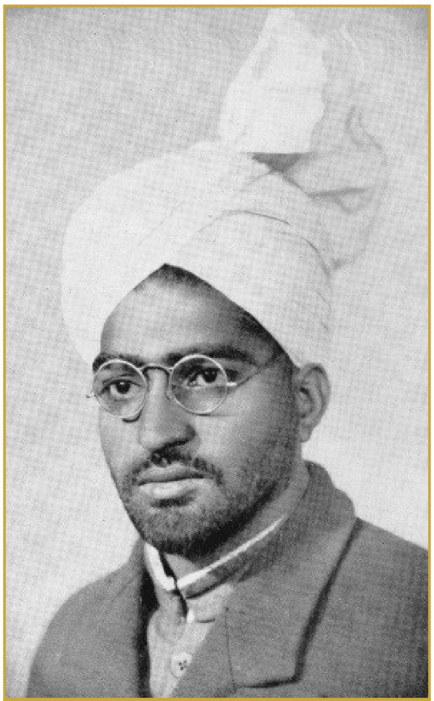

مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب، مجاہد سپین

مبلغین اسلام نے اس خطرناک غلط فہمی کے ازالہ کی طرف بھی خاص توجہ دینا شروع کر دی۔

(تلخیص از تاریخ احمدیت 11 صفحہ 30-29)

مبلغین سستے مکان کی تلاش میں تھے کہ ایک ایجنسی نے ان کے ساتھ ایک روسی نوجوان کو کر دیا۔ یہ ترجمان خود پریشانیوں میں مبتلا تھا مگر مبلغین سے بہت ہمدردی سے پیش آیا۔ اس کے اخلاق کی وجہ سے اُنہوں نے حضور کی خدمت میں اس نوجوان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کی پریشانیاں دور ہوگئیں۔ دعا کی قبولیت دیکھ کر اس سعید نوجوان نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ پہلا پھل تھا جو اس ملک میں احمدیت کو عطا ہوا۔ اگلے برس دو ہسپانوی باشندوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی۔

(الفضل 20 ستمبر 1946ء صفحہ 3)

یہ مشن ابھی ابتدائی حالت میں ہی تھا کہ جماعت کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ تقسیم ملک کے بعد جماعت کو مالی وسائل کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ یورپ کے بعض مشن بند کر دیئے جائیں۔ چنانچہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کو مرکز کی طرف سے حکم ملا کہ سپین سے لندن چلے جائیں۔ دعاؤں اور سوچ بچار کے بعد مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب نے حضورؓ کی خدمت میں لکھا کہ مشن کو بند نہ کیا جائے۔ جماعت خرچہ بھجوائے یا نہ بھجوائے میں اپنی آمد خود پیدا کرلوں گا۔ آپ نے سپین آنے سے قبل لندن میں قیام کے دوران عطرسازی کا کام سیکھا تھا۔ چنانچہ آپ نے حضورؓ کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد پھیری لگا کر عطر بیچنے کا کام شروع کیا اور اس کے ساتھ تبلیغ کا کام بھی جاری رکھا۔ یوں مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے تبلیغ اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہونا کسی طرح گوارا نہ کیا۔ میڈرڈ کارپوریشن کی طرف سے پھیری والوں کو مال بیچنے کی ممانعت تھی جس کی وجہ سے بڑی مشکلات پیش آئیں مگر انہوں نے اپنا کام جاری رکھا جو عملاً سپین میں ایک چلتا پھرتا تبلیغی ادارہ تھا جس کو حکومت کے سپاہی مشتبہ نظروں سے دیکھتے تھے بلکہ ایک بار جب آپ خوانچہ لگائے عطریات فروخت کر رہے تھے خفیہ پولیس کے پانچ آدمی آپ کو گرفتار کر کے لے گئے اور چار گھنٹہ تک

مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب عطر فروخت کرتے ہوئے

زیرِ حراست رکھا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 33) اسی دوران چند سعید روحوں نے اسلام قبول کر لیا۔ باوجود کاروباری معاملات میں ان کی ناتجربہ کاری کے اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں ایسی برکت ڈالی کہ پہلے ہی سال انہوں نے اپنا خرچہ اُٹھانے کے علاوہ اتنی رقم جمع کر لی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب 'اسلام کا اقتصادی نظام' کا سپینش میں ترجمہ کر کے شائع کر دی۔ (بحوالہ الفضل 16 ستمبر 1949ء صفحہ 4) یہ کتاب شائع تو ہو گئی لیکن حکومت نے اسے تقسیم یا فروخت کرنے کی اجازت نہ دی، اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے یہ راستہ نکالا کہ ڈائریکٹر جنرل پریس نے سنسر شپ پریس سے یہ منوا لیا کہ یہ کتاب کمیونزم کے خلاف ہے اور ملک کو کمیونزم سے خطرہ ہے لہٰذا اس کی اشاعت کی اجازت دی جائے۔ سپین میں عیسائیت کے علاوہ کسی مذہب کو تبلیغ کی اجازت نہ تھی۔ سنسر والے تذبذب میں تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ کتاب میں جہاں لکھا ہے کہ 'مذہب اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے'۔ وہاں یہ تبدیلی کر دی جائے کہ اس کی جگہ لکھا جائے 'مذہب اسلام جو میرے نزدیک صرف ایک سچا مذہب ہے'۔ حضورؓ نے اس تبدیلی کی اجازت مرحمت فرما دی۔ یہ کتاب با اثر لوگوں کو بھی بھجوائی گئی اور انہوں نے جواب میں شکریہ ادا کرنے کے ساتھ اس کتاب کی تعریف میں شاندار تبصرے بھی کئے۔

(تلخیص از تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 35،34)

حضرت مصلح الموعودؓ نے سپین مشن کے انچارج مبلغ مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کی تبلیغی کوششوں پر نومبر 1948ء خطبہ جمعہ میں اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:

''ہسپانیہ کے مبلغ نے بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ جب سلسلہ کی مشکلات بڑھیں اور ان نقصانات کے بعد جو مشرقی پنجاب میں ہوئے ہم مجبور ہو گئے کہ وہاں سے مشن ہٹالیں اور اسے بتایا گیا تو اس نے لکھا کہ مجھے واپس نہ بلایا جائے بلکہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنے گزارہ سے یہاں کام کروں۔ چنانچہ اس نے پھیری کا کام کر کے گزارہ کیا اور نہ صرف گزارہ کیا بلکہ اس نے ایک کافی رقم جمع کر کے میرے لیکچر ''اسلام کا اقتصادی نظام'' کا ترجمہ کر کے شائع کیا۔ دو اڑھائی ہزار روپیہ کے قریب اس پر خرچ آیا اور اب وہ اس فکر میں ہے کہ وہ اس کام کو وسیع کرے''۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 36)

اسلامی اصول کی فلاسفی کے ہسپانوی ترجمہ کی اشاعت

کتاب ''اسلام کا اقتصادی نظام'' شائع ہو چکی تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی حقائق و معارف سے پُر اور قرآنی علوم سے لبریز معرکہ آرا کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا بھی ہسپانوی ترجمہ شائع کریں۔ لیکن اس کتاب کی اشاعت ایک زبردست معرکہ تھا۔ سب سے دُشوار اور حل طلب مسئلہ اجازت کا تھا۔ محکمہ سنسر شپ کے انچارج پروفیسر BENEYTO نے جو ''اسلام کا اقتصادی نظام'' کی اجازت میں ممد و معاون تھے اپنی ذاتی ذمہ داری پر اس کتاب کی بھی اجازت دے دی اور ساتھ ہی تاکید کر دی کہ جلد طبع کر کے شائع کر دو تا کوئی روک نہ پڑ جائے۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 37) چنانچہ 1950ء میں اس کتاب کا سپینش ترجمہ شائع کیا گیا۔ کتاب ابھی پریس میں ہی تھی اور اس کا ٹائٹل کا صفحہ لگ رہا تھا کہ حکومت نے اس پر بھی پابندی لگا دی۔ حکومت سے خط و کتابت شروع کی گئی لیکن وہ ٹَس سے مَس نہ ہوئے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اُس وقت پاکستان کے وزیرِ خارجہ تھے انہوں نے بہت کوششوں کے بعد یہ اجازت حاصل کر لی کہ اس کتاب کو ابھی ضائع نہ کیا جائے بلکہ اس وقت تک اس کے نسخے مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کے پاس رہیں جب تک حکومت اس کی اشاعت کی اجازت نہ دے دے۔ بعض دوستوں نے اس کتاب کے نسخے یورپ کے دوسرے ممالک میں منگوائے اور یہ ملک سے باہر مقیم ہسپانوی باشندوں میں تقسیم کی گئی اور بعض نسخے سپین کے باشندوں کو بھی بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ اُس وقت سپین پر جنرل فرانکو حکمران تھے۔ کسی کو ان کے سامنے دَم مارنے کی جرأت نہ تھی۔ مکرم کرم الٰہی

یہ وہ تاریخی صندوقچی ہے جسے مجاہد سپین محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب نے عطر فروش کرنے کے لیے تیار کیا تھا اور یہی صندوقچی نہ صرف مولانا کے چھ بچوں کا ذریعہ معاش تھا بلکہ ایک عرصہ تک مشن کے اخراجات بھی اسی سے پورے ہوتے رہے۔ یاد رہے کہ مولانا کے بڑے بیٹے ڈاکٹر بنے اور دوسرے نے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ یہ صندوقچی میڈرڈ میں مقیم مولانا کے بیٹے مکرم قمر الٰہی ظفر صاحب کے پاس محفوظ ہے

ظفر صاحب نے توکّل اور ہمت کر کے ایک نسخہ جنرل فرانکو کو بھی بھجوا دیا۔ چند دنوں کے بعد ان کا حیران کن خط موصول ہوا کہ کتاب مجھے بے حد پسند آئی۔ میں آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب آہستہ آہستہ کتاب کی تقسیم شروع ہوئی۔ تو پولیس والے پہنچ گئے کہ ممنوعہ کتاب کی تقسیم کیوں کی جا رہی ہے۔ جب انہیں جنرل فرانکو کا خط نکال کر دکھایا گیا تو پولیس والے خاموشی سے واپس چلے گئے۔ 1964ء میں حکومت نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور 'میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں' کی اشاعت کی اجازت دے دی۔

(تلخیص از تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 37 تا 40)

1956ء میں حکومت نے پاکستان کے سفیر کو رابطہ کر کے انہیں کہا سپین کی حکومت اسلام کی تبلیغ کو ملک میں غیر قانونی سمجھتی ہے اس لئے مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب اس سے باز رہیں۔ اس پر مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب نے اس پر احتجاج کیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک خطبہ میں فرمایا کہ پاکستان میں تو عیسائی مشنری تبلیغ کر رہے ہیں اور سپین میں پاکستانی سفیر کے ذریعہ جماعت کے مشنری کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ تمہیں یہاں پر تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ (بحوالہ الفضل 15 مئی 1956ء صفحہ 3،4) بہرحال انہوں نے مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کو ملک سے نکالنے کی دھمکی پر عمل تو نہ کیا، مگر ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پولیس کی نگرانی کڑی ہوگئی۔ بسا اوقات لوگ ان کے گھر کے بورڈ پر پتھر مار کر چلے جاتے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ پادری پولیس کو جا کر اُکساتے اور پولیس اس وقت چھاپا مارتی جب کچھ لوگ آپ کے پاس موجود ہوتے۔ ایک طالب علم نے اسلام قبول کیا تو خفیہ پولیس نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے اسلام نہ چھوڑا تو اس کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ ایک اور شخص نے اسلام قبول کیا تو اسے اس کے افسروں نے ڈرایا دھمکایا اور مجبور کیا کہ وہ چرچ جا کر اعترافِ گناہ کرے۔ اگر کوئی بیچارا کبھی کوئی کتاب لینے مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کے پاس آتا تو اس کے ہاتھ کانپ رہے ہوتے اور کتاب پکڑ کر وہ جلدی سے جانے کی کرتا۔ یہ حالت 1970ء تک رہی جب سپین میں مذہبی آزادی کا اعلان کیا گیا۔ (سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 668 تا 670 و تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 26 تا 71)

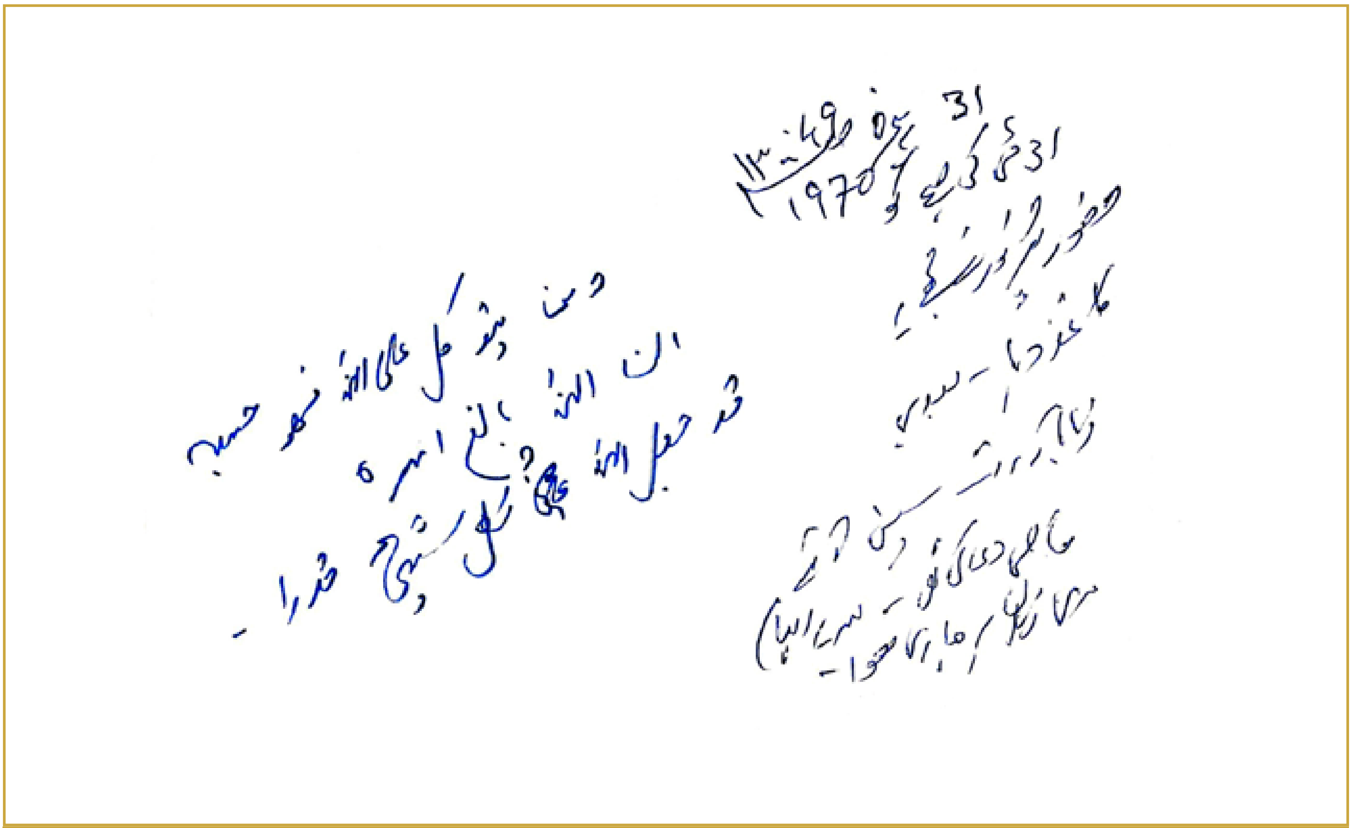

ایک یادگار تاریخی تحریر، دورۂ سپین 1970ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو سورہ طلاق کی آیت 4 کا آخری حصہ الہام ہوا تھا، اسے حضورؒ نے اُسی وقت ایک کاغذی رومال پر رقم فرما دیا تھا اور اگلی صبح اسے مجاہد سپین محترم مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب کو عطا فرمایا۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے اس پر یہ نوٹ تحریر کیا کہ 31 مئی 1970ء کی صبح حضور پرنور نے مجھے یہ کاغذ دیا۔ بعد میں فرمایا کہ رات سپین کے لئے خاص دعا کی تھی۔ اور یہ الہام میری زبان پر جاری ہوا۔ یہ نادر متبرک اس وقت سپین میں محترم مولوی صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ کے پاس محفوظ ہے۔

متبرک تحریر کا عکس مہیا کرنے پر ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی محترمہ موصوفہ (اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت بخشے) اور ان کے بچوں کا شکر گزار ہے۔

چونکہ سپین میں تبلیغی مشکلات بے اندازہ تھیں اس لئے مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے جماعت احمدیہ کے مستقل مسلک اور روایات کے عین مطابق قانون ملکی کا احترام کرتے اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے ان تمام ذرائع کو حتی الامکان بروئے کار لانے کی انتہائی کوشش فرمائی جو ملک کے مختلف حلقوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے اور ان تک حق و صداقت کی آواز پہنچانے میں کسی طرح بھی مفید و معاون بن سکتے تھے۔ مثلاً:

1980ء میں مسجد بشارت سپین کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ احباب جماعت کے درمیان

1۔ احمدیہ دارالتبلیغ میں ہر اتوار کو دوپہر کے بعد اسلام کے بارے میں دلچسپی لینے اور معلومات حاصل کرنے والوں کا گویا ہجوم رہتا تھا۔مولوی صاحب موصوف اس موقع سے کماحقّہ فائدہ اٹھاتے۔ ان کے سامنے موقع محل کے مطابق مختصر تقریر کرتے اور سوال و جواب کی صورت میں اسلام کے خلاف مختلف شبہات کا ازالہ کرتے تھے۔

2۔ اس عرصہ میں آپ نے سپین کے سفارت خانوں، سرکاری افسروں، تعلیمی اداروں اور ملک کے دیگر مختلف حلقوں اور باہر سے آنے والے لوگوں سے روابط و مراسم پیدا کرنے کی کوششیں برابر جاری رکھیں۔ چنانچہ اس دور کی رپورٹوں میں ہسپانوی مراکش کے ولی عہد شہزادہ مولائی مہدی بن حسن، ہسپانوی کمرشل اٹیچی، ارجنٹائن، برطانیہ، مصر، فرانس، امریکہ، فلپائن اور پاکستان کے سفیروں نیز کولمبیا اور لبنان کے صحافیوں، سپین کے مشہور مؤلف و مؤرخ، وزیر پبلک ورکس اور گوائی کے وزیر مختار اور سپین کی مختلف خطاب یافتہ شخصیتوں (COUNTS) سے ملاقاتوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس زمانہ میں مجاہدِ اسلام نے سفارت خانہ ارجنٹائن کے افسروں سے بالخصوص گہرے دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے تھے اور ان لوگوں کو اکثر خوشگوار ماحول میں تبلیغ کے مواقع ملتے رہتے تھے اسی اثنا میں ملٹری اٹیچی کے سیکرٹری نے سائیکلوسٹائل مشین کا تحفہ احمدیہ مسلم مشن کو پیش کیا۔

3۔مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو میڈرڈ (دارالحکومت) ہی میں محدود نہیں رکھا بلکہ وقتاً فوقتاً سپین کے دوسرے مشہور شہروں مثلاً اشبلیہ، تاراگوتا، بارسلونا تشریف لے جاکر پیغامِ حق پہنچانے کی کوشش کی۔ بلنیہ (ویلنسیا۔ ناقل) سپین کا تیسرے نمبر پر بڑا شہر ہے جو بحیرہ روم کے ساحل پر واقع اہم بندرگاہ ہے اور جہاں جابجا اسلامی عہد حکومت کے آثار قدیمہ ملتے ہیں۔ مجاہد اسلام نے 1952ء میں اس علاقے کی طرف بھی تبلیغی سفر کیا اور ایک گاؤں الکھن سیڈل فارو (ALKHAN SIDELFORO) میں اسلام کی منادی کی۔

4۔ آپ نے ”اسلام کا اقتصادی نظام“ اور ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے ہسپانوی ترجموں کے علاوہ عام طور پر ملک میں درج ذیل لٹریچر معززین کو بطور تحفہ یا قیمتاً دیا:

’خطبہ الہامیہ‘ (عربی)، مسیح ہندوستان میں (انگریزی) اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی و فرانسیسی) اسلام کا اقتصادی نظام (انگریزی) کمیونزم اینڈ ڈیموکریسی (انگریزی از حضرت مصلح موعودؓ) مسیح کہاں فوت ہوئے؟ (انگریزی)

5۔ آپ نے تبلیغ اسلام کی وسعت کے لئے ایک کارگر ذریعہ یہ اختیار کیا کہ زیرِ تبلیغ احباب کے نام بکثرت خطوط لکھے جن میں ان کے شکوک و وساوس کا ازالہ کیا اور صحیح اسلامی تعلیم پیش کی۔

(بحوالہ از تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 43،44)

مکرم اقبال احمد نجم صاحب اپنے ایک مضمون میں محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جب مَیں سپین میں بطور مربی تعینات ہو کر ایک صبح ایئرپورٹ سے آپ کے گھر پہنچا تو آپ نے مجھے پہلی سرزنش اس بات پر فرمائی کہ مَیں نے لگژری ٹیکسی کیوں کروائی۔ کہا کہ مربی کو تن آسان نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کا چھوٹا سا فلیٹ چھٹی منزل پر تھا جس میں آپ اپنی بیوی اور چھ بچوں کے ساتھ فروکش تھے۔ اسی کے لاؤنج میں فولڈنگ چارپائیاں بچھا کر رات کو لیٹ رہتے۔ دن کو وہیں میز کرسی پر آپ کا دفتر بن جاتا، یہیں ایک بڑی الماری میں لائبریری تھی جس میں مختلف زبانوں میں لٹریچر بھرا ہوا تھا۔ جمعہ کے روز یہیں پر صفیں بچھا کر نماز ادا کی جاتی تھی۔ دو بیٹے یونیورسٹی جاتے تھے اور دو بیٹیاں سکول میں پڑھتی تھیں۔ اتوار کو جو مارکیٹ لگتی تھی اُس میں مولوی صاحب اپنا سٹال لگاتے تھے اور آپ کے دونوں بڑے بیٹے اپنے علیحدہ علیحدہ سٹال بھی لگاتے تھے اور اس طرح گزر اوقات ہو رہی تھی۔ وہاں آپ کا سارا دن تبلیغ میں گزرتا، عصر کے بعد مارکیٹ بند ہوتی اور آپ زیرِ تبلیغ احباب کو ساتھ لے کر گھر روانہ ہوتے، اُن کی ضیافت کر کے وعظ و نصیحت کرتے۔

آپ بے دھڑک کلیساؤں میں بھی گھس جاتے، کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے۔ اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ ایک بار ایک چرچ سے ہمیں نکال دیا گیا اور ایک شخص چھرا لے کر ہم پر آپڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچالیا۔ وہاں صرف رومن کیتھولک کو ہی مذہبی آزادی حاصل تھی، دوسروں پر بہت سختی ہوتی تھی۔ مگر آپ بڑی دلیری سے ہر جگہ ہر وقت اور ہر ایک سے بات کر لیتے تھے۔ میرے زبان سیکھنے کا مسئلہ تھا۔ لینگوئج سکول کافی نہ تھا۔ یونیورسٹی میں ایک کورس بہت اچھا تھا جس کی فیس اڑہائی سو ڈالر تھی۔ آپ کے بیٹے نے مجھے اُس کا بتایا تھا۔ مَیں نے آپ سے بات کی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہمارے لئے بہت زیادہ ہے۔ تب مَیں نے جا کر یونیورسٹی میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ اس رقم

میں ڈیڑھ سو ڈالر مختلف شہروں کے سفر کے لئے ہیں، اگر مَیں نہ جانا چاہوں تو وہ رقم نہ دوں۔ چنانچہ یہ کورس مَیں نے مکمل کیا۔ اس دوران آپ مجھ سے میری تعلیم اور دیگر طلباء کے بارہ میں پوچھتے اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء کے لئے مختلف زبانوں میں لٹریچر نکال کر مجھے دیتے۔ جب مَیں نے امتحان پاس کرلیا تو آپ نے مجھے سورۃالفاتحہ کا ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جب مَیں نے ٹھیک ترجمہ کر دیا تو خوش ہو کر فرمایا کہ پاس تو تم اب ہوئے ہو۔ کئی ماہ تک آپ کے پاس رہنے کے بعد مَیں ایک بنگالی فیملی کے ساتھ ایک کمرہ میں Paying Guest کے طور پر منتقل ہوگیا جن کا فلیٹ اُسی عمارت میں آٹھویں منزل پر تھا۔ پھر مَیں اپنا کھانا پکانے لگا لیکن آپ کو اصرار ہوتا کہ دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ ہی کھاؤں۔ بعض اوقات آپ کے گھر سے کھانا مجھے بھجوادیا جاتا۔ آپ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ سینکڑوں اخبارات و رسائل کو مضامین و لٹریچر بھجواتے، ایسی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت کرتے جہاں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جاتا۔ بہت زود حس تھے۔ کبھی قادیان کا ذکر آتا تو بہت روتے تھے۔ ایک دفعہ مَیں نے بتایا کہ 1965ء میں مَیں قادیان گیا تھا۔ پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کا کوئی فوٹو ہے؟۔ جب مَیں نے فوٹو دکھایا تو آبدیدہ ہوگئے بلکہ زار و قطار روتے رہے اور کہا کہ یہ فوٹو کچھ دن میرے پاس ہی رہنے دو۔ میری سپین میں پہلی عیدالاضحیٰ آئی تو میرے پوچھنے پر آپ نے منسٹری سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کیا اور ہم نے باقاعدہ قربانی کی۔ آپ قربانی کا گوشت کھاتے جاتے اور روتے جاتے۔ آپ وقف کرنے کے بعد تھوڑی سی تعلیم حاصل کر کے اپنی معیشت خود کماتے ہوئے سپین میں محض تبلیغ کی غرض سے قیام پذیر رہے اور دنیا کے گرم و سرد سے اکیلے نبرد آزما رہے۔ یہ بہت مشکل کام تھا جو آپ نے کیا۔ ''احمدیہ بلیٹن'' میں میرا پہلا مضمون کفن مسیح کے بارہ میں شائع ہوا تو ہماری بڑی مخالفت

1982ء میں مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب کا منظر، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صدارت فرما رہے ہیں

ہوئی۔ منسٹر نے آپ کو بلا کر بہت ڈانٹا اور سپین سے نکالنے کی دھمکی دی۔ آپ کو یہ بات بہت شاق گزری۔ مجھے آ کر بتایا کہ وہ کہتا ہے تمہیں سپین سے نکال دیں گے اور رونے لگے۔ ... تھوڑے ہی عرصہ بعد جنرل فرانکو کا انتقال ہوگیا اور ملک میں جمہوریت کی باتیں شروع ہوگئیں۔ نیا آئین بنا اور مذہبی آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ سات سو سال بعد پیدروآباد میں پہلی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ آپ اس انعام خداوندی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بڑے لمبے انتظار اور تکالیف جھیلنے کے بعد یہ صبح امید طلوع ہوئی تھی۔ آپ ہر ماہ میڈرڈ سے مع اہل و عیال پیدروآباد آتے۔ آپ کو دھن تھی کہ یہ مسجد جلد از جلد مکمل ہوجائے۔ آپ کا پہلا دَور کیسی کسمپرسی کا دَور تھا اور آخری دَور کیسا شاندار!۔ ...''

(روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24/جولائی 2000ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ میں تبلیغ کا مضمون بیان کرتے ہوئے محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کا تذکرہ ان محبّت بھرے الفاظ میں فرمایا:

''اس کی ایک مثال ہمارے ایک ایسے سلسلے کے خادم مربی کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے جو دو دن پہلے سپین میں وفات پا گئے ہیں۔........... ان کی زندگی اور یہ مضمون ایک دوسرے میں مدغم ہو چکے تھے۔ دعوت الیٰ اللہ کا ان کو ایسا جنون تھا کہ کبھی میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو اس طرح دعوت الیٰ اللہ کے جنون میں مبتلا ہو چکا ہو۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، آتے جاتے، سیر پر جائیں، کہیں تفریح ہو رہی ہو انہوں نے اپنے بعض دفعہ جیبوں سے، بعض دفعہ بیگ سے پمفلٹ ضرور نکالنے ہیں۔ ادھر ہم ایک جگہ ہوٹل میں کھانا کھا رہے ہیں اور اچانک اٹھے اور سارے پمفلٹ تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ بیرا آیا تو اس کو کہا کہ ٹھہرو یہ لے لو اور یہ پڑھو۔ بعض دفعہ تعجّب ہوتا ہے اور کچھ وقتی طور پر Embarrasment جس کو کہتے ہیں وہ بھی محسوس ہوتی تھی کیونکہ دعوت الیٰ اللہ کا جنون تو ہے اور بہت اچھا ہے مگر حکمت کے بھی تقاضے ہیں۔......... تبلیغ آخری دَموں تک کرنے کا ایسا جنون تھا کہ وفات سے چند منٹ پہلے چوٹی کا ڈاکٹر ان کو دیکھنے آیا کہ کیا حالت ہے اور اسی حالت میں منہ میں آکسیجن لگی ہوئی ہے یا ہٹا کر کچھ زور لگا کر اپنی بیوی کو کہا فوراً 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اس سرجن کو دے دو۔ ان کی بیگم سے جب مَیں نے تعزیت کا فون کیا تو انہوں نے کہا سرجن مجھے کہتا تھا یہ کیا شخص ہے۔ زندگی آخری دَموں تک جا پہنچی ہے، جان لبوں پر آگئی ہے اور مَیں اس کی طبیعت پوچھنے آ رہا ہوں یہ مجھے کہتا ہے فلاں کتاب پڑھو اور ہر ایک سے یہی حال تھا۔ سارے ارد گرد کے مریض اس وقت ان کی تبلیغ کا نشانہ بنے ہوئے تھے اور بہت نرم دل سے لوگوں سے ملتے تھے، اپنے خاندان کے جو افراد ملنے آتے تھے صرف ایک دفعہ غصّہ آیا وہ اس بات پر کہ

انہوں نے کہا کہ فلاں لٹریچر دو۔لٹریچر تھا نہیں، کہا کہ میری عیادت کرنے کیا تم آئے ہو۔ اگر لٹریچر ہی نہیں لے کے آتے تو اس عیادت کا کیا فائدہ۔ ان کی ایک بیٹی امریکہ ہے اس نے فون کیا اور یہ آخری دَموں کی بات ہے کچھ یعنی آخری چند دنوں کے اندر اس کو خیال تھا کہ پتا نہیں اباّ ابھی زندہ بھی ہیں کہ نہیں۔ گھبراہٹ میں اس نے فون کیا تو فون پہ کہا ہاں مَیں نے پہچان لیا ہے۔ یہ بتاؤ تبلیغ کرتی ہو کہ نہیں۔ وہ حیران کہ اچھا مریض ہے، مَیں پوچھ رہی ہوں حالت کیا ہے اباّ کی اور پھر کہا دیکھو فرض کرلو اپنے اوپر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ یہ وعدے لیتے لیتے اس دنیا سے رخصت ہوئے تو دعوت الیٰ اللہ کا جو ایسا جنون کہ ساری زندگی پہ قبضہ کرلے یہ خدا کا خاص انعام تھا جو ان پر تھا۔ مسلسل پچاس سال انہوں نے سپین میں دعوت الیٰ اللہ کا کام کیا ہے اور شوق ایسا تھا کہ جب ایک زمانے میں جماعت کی غربت کی وجہ سے 1947ء کی بات ہے یہ چھیالیس میں وہاں گئے اور ایک سال کے اندر اندر جو مبلغ باہر بھجوائے گئے تھے جماعت کے پاس پیسے نہیں تھے کہ ان کو ان کے روزمرّہ کی زندگی کے اخراجات دے سکے، بڑی تنخواہوں کی تو بحث ہی نہیں ہوا کرتی تھی۔ یہ بات چلتی تھی کہ روزمرّہ زندہ رہنے کے لیے جو کم از کم ضرورتیں ہیں وہ جماعت پوری کرسکتی ہے کہ نہیں۔ آخر حضرت مصلح موعودؓ نے بادلِ نخواستہ یہ فیصلہ کیا کہ بہت سے مبلّغوں کو واپس بلا لیا جائے یا ان کو کہہ دیا جائے کہ اب ہم تمہیں کچھ نہیں سپورٹ کرسکتے اس لیے فارغ ہو۔ تو جب ان کو یہ پیغام ملا تو انہوں نے فوری طور پر رابطہ کیا اور کہا کہ مَیں تو کسی قیمت پر فارغ نہیں ہوسکتا۔ گزارے کی بات ہے مَیں اپنا گزارہ خود کروں گا اور حضرت مصلح موعودؓ اتنا متاثر ہوئے اس سے کہ بعد میں ایک خطبہ کے دوران فرمایا کہ دیکھو ہمارا ایسا بھی مبلّغ ہے، اس نے کہا میری پروا نہ کریں مَیں اپنا گزارہ کروں گا، بیوی بچوں کا کروں گا لیکن تبلیغ نہیں مَیں نے چھوڑنی، خدا کے لیے مجھے فارغ نہ کریں۔ جب ایک موقع پر مَیں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کو (بہت بیمار بھی ہوگئے تھے) ریٹائر کر دیا جائے تو ان کا بڑا دردناک خط ملا کہ ریٹائر نہ کریں جس طرح بھی ہے مَیں گزارہ کروں گا مجھے اسی حالت میں رہنے دیں۔

جنون کی حد تک جذبہ تبلیغ سے سرشار محترم مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب ایک ہاتھ میں صندوقچی اور دوسرے میں اُس کا سٹینڈ اٹھائے بازار میں چلے آرہے ہیں

چنانچہ پچاس سال مسلسل، ستائیس سال کی عمر میں سپین گئے تھے، وہاں رہے اور اس عرصے میں ایک بڑا عرصہ وہ تھا جب جماعت سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا، عطر بیچتے تھے خود ہی عطر بنانے سیکھے اور پولیس آتی تھی، حملے کرتی تھی، پکڑتی تھی، پھر چھوڑ بھی دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ نہیں سمجھ آرہا تھا کہ پولیس نے قید کیوں نہیں کیا اور چھوڑ کیوں جایا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ اس طرح حل ہوا کہ ایک بڑے سینئر پولیس افسر نے ان کے بیٹے سے بعد میں بیان کیا کہ ہم اسے اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ ہمیں خطرہ تھا کہ جیل میں سب کو احمدی بنا لے گا۔ اس لیے کوئی احسان نہیں تھا، مجبوری تھی۔ ڈرانے دھمکانے کے لیے پکڑا، قید خانے میں ڈالا اور دوسرے دروازے سے باہر نکال دیا کیونکہ جاتے ہی تبلیغ شروع کر دیتے تھے۔ تو اس حالت میں انہوں نے زندگی بسر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ اور مجھے بھی موقع ملا ہے ان کو تبلیغ کرتے ہوئے دیکھنے کا۔ عطر چھڑکنا اور اس کے نتیجہ میں لوگوں کو اس طرف بلانا کہ ایک ایسا عطر ہے جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس عطر کے سوا جو مَیں نے تم پر چھڑکا ہے وہ بھی ایک عطر ہے اگر کہو تو میں تمہیں بتاؤں۔ تو جو تجسس کا ہر انسان کے اندر مادہ ہے لوگ پوچھتے تھے ہاں ہاں بتاؤ۔ تو اسی وقت وہ تبلیغ شروع کر دیتے تھے تا کہ یہ ثابت کرسکیں میں نے نہیں کی تھی انہوں نے پوچھا تو مَیں نے تبلیغ شروع کی۔ بہر حال بہت لمبا عرصہ تک بہت شاندار، عظیم الشان خدمت کی توفیق پائی۔ کامل وفا کا نمونہ تھے، کامل اطاعت کا نمونہ تھے۔ کبھی اطاعت سے سرمو بھی فرق نہیں کیا اور اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ ساری اولاد خدا کے فضل سے خدمتِ دین پر مامور رہی ہے۔ جس حالت میں بھی ہے لیکن وہ اطاعت شعار ہے اور دین سے محبت کرنے والی ہے۔ تو ان کی نماز جنازہ ہوگی اور میں امید رکھتا ہوں دنیا بھر میں احمدی اس نماز جنازہ میں تو شامل نہیں ہوسکتے لیکن دعا میں شامل ہوں اور اپنے اپنے ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت عطا فرمائے کیونکہ واقعی عجب آزاد مرد تھا۔ دنیا کے دھندوں سے آزاد اور خدمتِ دین پر جتا ہوا“۔

(خطبہ جمعہ 16 اگست 1996ء)

(مکرم نصیر احمد شاہد صاحب۔ ہنوور)

ماہ فروری تاریخ کے آئینہ میں

یکم فروری:

1979ء: آیت اللہ خمینی 14 سال کی جلاوطنی کے بعد ایران واپس آگئے۔

2 فروری:

1916ء: جرمن زیپیلن نے انگلستان کے ویسٹ مڈ لینڈ کے علاقہ میں 400 بم برسائے۔

1990ء: جنوبی افریقہ میں 30 برس بعد افریقن نیشنل کانگرس پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں۔

3 فروری:

1931ء: نیوزی لینڈ میں شدید نوعیت کا زلزلہ آیا

4 فروری:

1948ء: سری لنکا نے برطانیہ سے آزادی حاصل کر لی۔

2004ء: فیس بک کا قیام عمل میں آیا۔

5 فروری:

1922ء: مشہور انگلش رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کی اشاعت کا آغاز ہوا۔

6 فروری:

1926: ڈونٹ بنانے والی مشین کی ایجاد۔

1911ء: امریکی صدر رونالڈ ریگن کا یوم پیدائش۔

1952ء: انگلستان کے بادشاہ جارج ششم انتقال کر گئے۔

7 فروری:

1812ء: برطانوی ناول نگار چارلس ڈکنز کا یوم پیدائش۔

1962ء: امریکی صدر کینیڈی نے کیوبا پر تجارتی پابندیاں لگادیں۔

8 فروری:

1952ء: ملکہ ایلزبیتھ دوم برطانیہ کی ملکہ بنیں۔

11 فروری:

1847ء: مشہور موجد تھامس ایڈیسن کا یوم پیدائش۔

1929ء: اٹلی کے آمر مسولینی نے ویٹیکن کو سیاسی آزادی دے کر اس 110 ایکڑ پر مشتمل ریاست کا پوپ کو سربراہ قرار دے دیا۔

1990: جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا کو 27 برس بعد قید سے آزاد کر دیا گیا

2011ء: مصر میں 30 برس کے اقتدار کے بعد صدر حسنی مبارک نے استعفی دے دیا

12فروری:

1809ء: امریکی صدر ابراہام لنکن اور چارلس ڈارون کا یوم پیدائش

1921ء: جنوبی افریقہ کا یوم آزادی

14 فروری:

1929ء: سر الیگزینڈر فلیمنگ نے پینسلین دریافت کی

15 فروری:

1989ء: سوویت یونین نے 9 برس بعد ناکام ہوکر افغانستان سے اپنی افواج کا انخلا مکمل کیا۔

17 فروری:

2008ء کوسووہ نے آزادی کا اعلان کر دیا۔

19 فروری:

2008ء: فیڈل کاسٹرو کیوبا کے صدر کے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے۔

21 فروری:

1972ء: امریکی صدر رچرڈ نکسن چین کے یادگار دورہ پر پہنچے انہوں نے چیئرمین ماؤزے تنگ اور وزیر اعظم چو این لائی سے ملاقات کی۔

22 فروری:

1732ء: امریکی صدر جارج واشگٹن کا یوم پیدائش۔

1997ء: اسکاٹ لینڈ میں پہلی بھیڑ ڈولی کلون کی گئی۔

23 فروری:

1954ء: امریکہ میں پولیو ویکسین کا آغاز ہوا۔

24 فروری:

1972ء: صدر نکسن نے دیوار چین کا دورہ کیا۔

1974: (22 تا 24 فروری) دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقدہ لاہور۔

25 فروری:

2010ء: دنیا کی دوتہائی آبادی موبائل فون استعمال کر رہی ہے۔

28 فروری:

1986ء: سویڈن کے وزیر اعظم اولوف پالمے کو قتل کر دیا گیا۔

1991ء: خلیج کی جنگ اوّل اختتام پذیر ہوئی۔

(مکرم منور علی شاہد صاحب)

ملکی و عالمی خبریں

عوام کے لئے نئی حکومت کا تحفہ

جرمنی کی نئی حکومت نے آئندہ سال عوام کو ٹیکس میں 30 بلین یورو مالیت کی چھوٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیرخزانہ کرسٹیان لنڈنر نے مشہور جرمن اخبار BILD am SONNTAG کے نمائندہ سے گفتگو کے دوران یہ خوشخبری سنائی۔ انہوں نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ پنشن کی ادائیگی کی رقم ٹیکس سے منہا کی جاسکے گی اور بجلی کی قیمتوں میں سرچارج کو ختم کر دیا جائے گا۔

جرمنی میں مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی

جرمنی میں ایک شہر کے مقامی قبرستان میں مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی کا واقعہ رونما ہوا ہے اور نامعلوم افراد نے مسلمانوں کی قبروں کے کتبے توڑ دیئے اور کچھ کو نقصان پہنچایا گیا۔ جرمن میڈیا کے مطابق یہ واقعہ جرمنی کے مغربی علاقے Sauerland کے شہر Iserlohn میں ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایک مقامی قبرستان میں مسلمانوں کے لئے مختص کئے گئے حصہ میں موجود تیس کے قریب قبروں کو نقصان پہنچایا گیا اور کتبے توڑے گئے نیز وہاں رکھے گئے پھولوں کے گملے بھی توڑے گئے۔ اس واقعہ کے بعد مقامی شہریوں کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے کے لئے ایک مذمتی تقریب منعقد کی گئی جس میں بڑی تعداد میں جرمن شہریوں نے شرکت کی۔ جرمنی کے وزیر زراعت سمیت دیگر سیاستدانوں کی طرف سے اس واقعہ کی پرزور مذمت کی گئی اور اس واقعے کو ایک بزدلانہ حرکت قرار دیا ہے۔

ہاتھ سے بنے نقشہ نے 30سال بعد بیٹے کو ماں سے ملوا دیا

ایک چینی شہری لی جنگوی جو چار سال کی عمر میں اغواء ہو کر اپنے خاندان سے کٹ گیا تھا، بالآخر تیس سال بعد اپنے خاندان سے ملنے میں کامیاب ہو گیا۔ عالمی جریدہ کی خبر کے مطابق لی جنگوی نے سوشل میڈیا کے ذریعے گمشدہ افراد کے ملنے کی خبروں سے متاثر ہو کر حافظ اور پرانی یادوں کی مدد سے اپنے گاؤں اور گھر کا نقشہ بنا کر ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر پھیلادیا اور سب صارفین سے مدد کرنے کی درخواست کی۔ پولیس کو اس نقشہ کے مطابق ایک گاؤں ملا تو وہاں مقیم ایک عورت سے اس کا ڈی این اے میچ کر گیا جو اس کی والدہ تھیں۔ اس کے والد کی وفات ہو چکی تھی لیکن ماں سے ملنے میں کامیاب ہو گیا اور یہ کامیابی نقشہ پوسٹ کرنے کے محض پندرہ دنوں کے اندر ہوئی۔

جاپان میں پاکستانی کی میّت نذر آتش

جاپان میں گزشتہ چھ ماہ میں دوسرے پاکستانی کی میت کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق لاہور سے تعلق رکھنے والے راشد محمود خان کا ایک مقامی ہسپتال میں انتقال ہوا تھا اور ہسپتال کی انتظامیہ نے آخری رسومات جاپانی انداز میں کر دیں اور میت کو نذر آتش کر دیا۔ مرحوم کی جاپانی بیوی کا کسی پاکستانی فرد یا فیملی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس بات کی خبر پاکستانی کمیونٹی کو اس وقت ہوئی جب راشد خان کے دوستوں نے خیریت معلوم کرنے پر ہسپتال رابطہ کیا۔ اس سے پہلے چھ ماہ قبل بھی پاکستانی کمیونٹی نے ہسپتال کی انتظامیہ کی جانب سے پاکستانی کی نعش کو نذر آتش کرنے پر احتجاج کیا تھا۔

”گروپ آف سیون“ کی صدارت

2022ء کے لئے دنیا کی طاقتور معیشتوں کے گروپ ”جی سیون“ کی قیادت جرمنی نے سنبھال کر نئے سال کی ابتداء کی ہے۔ اس موقع پر جرمنی کے وزیرخزانہ Christian Lindner کا کہنا ہے کہ جرمنی کو ”عالمی سطح پر معاشی بدحالی“ میں مدد کرنی چاہیے۔ ایک ٹویٹ میں انہوں نے کہا ہے کہ جرمنی جی سیون کے گروپ

کے عرصہ صدارت کے دوران عالمی اقتصادی بحالی میں معاونت کرے گا۔ ٹویٹ کے مطابق جی سیون ممالک آزادی، جمہوریت اور ترقی کے حق میں کھڑے ہیں۔

"ناسا" کا مذہبی راہنماؤں سے رابطہ

امریکی خلائی تحقیقی ادارے "ناسا" نے اپنے ایک نئے منصوبے کے لئے دنیا کے بڑے مذاہب کے 24 راہنماؤں سے رابطے کئے ہیں۔ ان میں مسلمان، مسیحی، یہودی اور دیگر مذاہب بھی شامل ہیں۔ ایک سال تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں خلائی مخلوق سے رابطہ ہونے کی صورت میں اس کا مذہبی نقطہ نگاہ جاننا ہے۔

افغانستان میں کپڑوں کی دوکانیں

افغانستان میں طالبان نے کپڑوں کی دوکانوں کے مالکان کو حکم دیا ہے کہ وہ لباس آویزاں کرنے والی ڈمیز کے سر قلم کر دیں۔ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق افغانستان کی "وزارت برائے امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی جانب سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا ہے جس میں تصویر کی ممانعت اور بت تراشی کے حوالہ دیتے ہوئے دکانوں میں رکھی 'ڈمیز' کو اسلامی قانون کے خلاف قرار دیا اور ان کے سروں کو کاٹ دینے کا اعلان کیا گیا۔ بعد ازاں ان ڈمیز کے سروں کو آری کی مدد سے کاٹ کر الگ بھی کر دیا گیا ہے۔

جرمنی میں سیلاب اور بارشوں کے بعد

گزشتہ سال جرمنی میں ہونے والی تباہ کن بارشوں اور سیلاب کے باعث انشورنس کمپنیوں کو ریکارڈ ادائیگیوں کا سامنا رہا ہے۔ ماضی کے مقابلے میں گزشتہ سال قدرتی آفات کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات کے مقابلہ میں یہ اضافہ کئی گنا ہے۔ جرمن انشورنس انڈسٹری کی تنظیم GDV کے مطابق گزشتہ سال مجموعی انشورڈ نقصان کا تخمینہ مالیت 12.05 ارب یورو ہے۔ اس طرح 2021 ستر کی دہائی سے ریکارڈ کئے جانے والے اعداد و شمار کے حساب سے سب سے مہنگا سال رہا ہے۔ ادارے کے ڈائریکٹر کے مطابق 9 ارب یورو مکانات، دفاتر اور دیگر اَملاک کے نقصانات کی مد میں مانگے جا رہے ہیں۔ 2 ارب یورو ژالہ باری اور طوفان کی وجہ سے موٹر گاڑیوں کے نقصان پر مانگے جا رہے ہیں۔

جہنم کے دروازے بند کرنے کا حکم

ترکمانستان کے صدر نے "جہنم کے دروازے" بند کرنے کا حکم دے دیا۔ خبروں کے مطابق ترکمانستان میں واقع مشہور تفریح گاہ "گیٹ وے ٹو ہیل" کو بجھانے کا حکم دیدیا ہے۔ ترکمانسان کے شمال میں ایک بڑا ساگڑھا موجود ہے جس کو "گیٹ وے ٹو ہیل" جہنم کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ 69 میٹر چوڑے 30 میٹر گہرے اس گڑھے میں کئی دہائیوں سے آگ سلگ رہی ہے۔ اس گڑھے کا نام "گیٹ گریٹر" ہے۔ اس آگ کی وجہ وہاں سے نکلنی والی قدرتی گیس میتھین ہے، شیطان سے کوئی تعلق نہیں۔ ماحولیاتی اور صحت کے تناظر میں ترکمانستان کے صدر نے اس آگ کو بجھانے کے لئے راستے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

جرمن صدر کا ویکسین لگانے کی ضرورت پر زور

جرمنی کے وفاقی صدر شٹائن مائیر نے ویکسین لگانے کے حوالے سے جامع بحث کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور کووڈ ویکسین کا لگانا ضروری قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے ایک جامع پروگرام شروع کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ ان اقدامات کو قابل عمل بنایا جاسکے۔

سری لنکا چین سے قرضہ لے گا

سری لنکا کی حکومت نے اپنے مستقبل کو بچانے کے لئے آئی ایم ایف کی بجائے چین سے قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سری لنکا کے مرکزی بینک کے گورنر اجیت نیوارڈ کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے، اس کی بجائے ہم چین سے ایک اور قرضہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سری لنکا کے مرکزی بنک پر آئی ایم ایف سے بیل آؤٹ قرضہ لینے کا عالمی دباؤ بڑھ رہا تھا لیکن بنک نے اس دباؤ کو رڈ کرتے ہوئے چین سے قرضہ لینے کا فیصلہ کیا اور کہا کہ ہمارے لئے یہ بہتر صورت ہو گی۔

جوہری پاور پلانٹس بند ہونے کا سلسلہ جاری

جرمنی میں فعال پلانٹس میں سے تین کو حال ہی میں بند کر دیا گیا ہے اس طرح تین فعال پلانٹس باقی رہ جائیں گے جن کو سال رواں کے آخر تک بند کر کے تمام جوہری پاور پلانٹس کو بند کرنے کا ہدف حاصل کرلیا جائے گا۔ متبادل توانائی کے حصول کے تناظر میں مزید تین جوہری یونٹوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ 2011ء میں جاپان کے فوکو شیما ایٹمی ری ایکٹر میں حادثہ کے بعد جرمنی کی حکومت نے اپنے تمام جوہری توانائی کے پلانٹوں کو مرحلہ وار 2022ء کے اختتام تک بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔

جرمنی میں کورونا کیسز کا نیا ریکارڈ

جرمنی سمیت یورپ بھر میں کورونا کوویڈ کیسز کی شرح میں خطرناک اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ انیس جنوری بدھ کے دن جرمنی میں ایک ہی دن میں نئے کیسز کی تعداد ایک لاکھ بارہ ہزار 323 ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہ ایک نیا ریکارڈ ہے جس میں چوبیس گھنٹے میں ایک لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ صحت کے حوالے سے جرمن ادارے رابرٹ کوخ انسٹی ٹیوٹ نے یہ اعداد و شمار اسی دن علی الصبح جاری کئے۔ رپورٹ کے مطابق اومیکرون ویریئنٹ تیزی سے پھیل رہا ہے۔

اسقاطِ حمل کے قانون میں تبدیلی متوقع

جرمنی میں ڈاکٹروں پر پابندی عائد ہے کہ وہ اسقاطِ حمل کے طریقوں کے بارے میں عام افراد کو معلومات فراہم نہیں کر سکتے۔ تاہم موجودہ نئی حکومت اس قانون میں کچھ تبدیلی لانے کا سوچ رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق جرمنی کی وزارت صحت نے سترہ جنوری کو ایک تجویز مسودہ قانون کی شکل میں پیش کی جس کے مطابق ڈاکٹروں پر عائد یہ پابندی ختم ہوسکتی ہے اور وہ اسقاط حمل کے طریقوں بارہ میں معلومات لوگوں کو فراہم کرسکیں گے۔

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

BASRA ASIAN FOOD & DESI FOODS TRADING

GENIEßEN SIE GROSSHANDEL PREISE IM EINZELHANDEL

“VON BAIT SABUH 2KM ENTFERNT”

WIR BIETEN IHNEN TYPISCHE ASIA SPEZIALITÄTEN AUS ASIATISCHEN LÄNDERN WIE PAKISTAN, INDIEN, AFGHANISTAN, IRAN, THAILAND...

Basra Asian Food
Since 2001

TOP ANGEBOTE

ONLINE BESTELLUNG

KOSTENFREIE LIEFERUNG AB 39€

EINFACH LEBENSMITTEL BESTELLEN IN GANZ DEUTSCHLAND

وقت اور پیسہ دونوں بچائیں ۔گھر بیٹھے ہم سے گروسری منگوائیں ۔

DHL
Partnerfiliale

MONTAG - SAMSTAG 09:00 BIS 20:00 UHR

FRANKFURT AM MAIN

PAKETE - BRIEFE - BRIEFMARKEN - USW.

BASRA ASIAN FOOD
KALBACHER HAUPTSTRAßE 12
60437 FRANKFURT AM MAIN
SHOP: 0157 516 358 94

FREE HOME DELIVERY
FOR ORDERS ABOVE 39€

DIETZENBACH

DESI FOODS TRADING
ROBERT-KOCH-STRAßE 3
63128 DIETZENBACH

BESTELLSERVICE PER WHATSAPP
TEL: 0176 434 504 10

www.basraasianfood.de

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

نیشنل تربیتی کلاس 2021ء

نیشنل تبلیغ سیمینار 2021ء

رپورٹ: مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

تربیتی کلاس و تبلیغ سیمینار

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 24 تا 29 دسمبر 2021ء سترہویں نیشنل تربیتی کلاس آن لائن منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ میں نئے شامل ہونے والے 208 خدام نے شرکت کی۔موجودہ وبائی صورتِ حال کے پیشِ نظر صرف 50 خدام جامعہ احمدیہ جرمنی میں موجود تھے جبکہ دیگر خدام اپنے گھروں سے آن لائن شامل ہوئے۔

روزانہ کی بنیاد پر بالترتیب مندرجہ ذیل پروگرام رکھے گئے۔ تہجد، نماز فجر و تلاوت، ناشتہ، تدریس، نمازظہروعصر، طعام، ورزش، نماز مغرب، تلقین عمل، Mentors کے ساتھ نشست، نمازعشاء اور طعام، علماء سلسلہ کے ساتھ نشست

تمام خدام کو 9 کلاسز میں تقسیم کیا گیا۔ خدام کی نگرانی اور ان کی تربیت کے لئے مربیان سلسلہ اور طلباء جامعہ احمدیہ کو Mentor مقرر کیا گیا جو کہ تہجد کی نماز سے لے کرعشاء کی نماز تک خدام کے ساتھ رہتے اور آن لائن خدام سے رابطہ میں رہتے اور خدام کے ساتھ دوستانہ تعلق پیدا کرکے ان کی تربیت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ خدام کو تہجد، تلاوت اور نمازوں کی تلقین کرتے رہے۔ علاوہ ازیں روزانہ فجر کے بعد ورزش کی ترغیب دلاتے رہے اور تدریس اور بزرگان کے ساتھ نشست میں ان کی حاضری یقینی بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ تدریس میں مندرجہ ذیل مضامین رکھے گئے۔

تفسیر، کلام، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، نماز۔

ان ایّام کے دوران ہرشام کو بزرگانِ سلسلہ کے ساتھ ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے برطانیہ سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب اور مکرم آصف محمود باسط صاحب کے ساتھ ایک ایک نشست منعقد ہوئی۔ خدام نے خاص طور پر ان نشستوں میں بہت دلچسپی لی اور سوالات بھی کئے۔ ایک نشست مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے ساتھ بھی منعقد ہوئی۔

اسی طرح خدام کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا virtual tour کرواکر جامعہ کا تعارف کروایا گیا۔

تربیتی کلاس کے آخر پر تمام خدام سے امتحان لیا گیا۔

خدام کی تعلیم و تربیت کے لئے 22 اساتذہ اور 16 Mentors نے مسلسل خدام کی رہنمائی کی۔ 29 دسمبر 2021ء کو نیشنل تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب ہوئی۔

تبلیغ سیمینار

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 24 تا 26 دسمبر 2021ء اپنا نیشنل تبلیغ سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں ایک وقت میں 50 شاملین موجود رہے، دیگر خدام online شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل تبلیغ سیمینار میں کل 1.603 خدام کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔اس سیمینار میں مندرجہ ذیل موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔

'مکرم ومحترم نیشنل امیر صاحب کے ساتھ نشست'

مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب

'افتتاحی تقریب'

مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی

'قوم لوطؑ کی کہانی'

مکرم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ

'قبلہ درست کریں۔صراطِ مستقیم کا حصول کس طرح؟'

مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ

'سانحۂ کربلا اور اس کا امت مسلمہ پر اثر'

مکرم لقمان مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی

'عشق رسول ﷺ'

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ

'تبلیغی سیشن'

مکرم حافظ فرید خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ

'حرص، طاقت اور انا۔ اخلاقی تنزل بوجہ دہریت'

مکرم طارق ہبش صاحب

'لاہوری فرقہ کا ظہور'

مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

'رسول اللہؐ کا حسن مزاح۔ اسلام میں مزاح اور خوش طبعی'

مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ

'انٹرنیٹ پر نفرت انگیز مواد'

مکرم عدیل خالد صاحب مربی سلسلہ

'عربی۔تمام زبانوں کی ماں'

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مکرم کامران خان صاحب مربیان سلسلہ

'محمدی بیگم کی پیشگوئی'

مکرم احسن سعید صاحب مربی سلسلہ

اس کے علاوہ مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم فرحاد غفار صاحب مربی سلسلہ، مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عدیل خالد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ ایک سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم آصف محمود باسط صاحب اور مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے ساتھ بھی ایک نشست منعقد ہوئی۔ خدام نے ان تین پروگرامز کو سراہا اور دلچسپی کے ساتھ اس میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام خدام کو خلیفہ وقت کا حقیقی سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے اور احسن رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بقیہ: تعلیمی و تربیتی کلاس لجنہ و ناصرات از صفحہ 22

مسلمان اسکول کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ حاصل کر کے اپنے پیشہ میں کام کرنے کے حوالہ سے اپنے تجربات بیان کئے۔

دوسری شام کے پروگرام میں سیّد طالع احمد صاحب شہید کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی جس کا لنک ناصرات کو بھجوا دیا گیا تھا۔ اسے دیکھنے کے بعد ناصرات کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی نے بتایا کہ ناصرات کیسے سیّد طالع احمد صاحب شہید کے نمونہ پر چلتے ہوئے خلافت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنا سکتی ہیں۔

تیسری شام کو ایک نو مبائع بہن اور ایک مربی سلسلہ عالیہ کی بیگم صاحبہ کے ساتھ گفتگو کا پروگرام پیش کیا گیا، جنہوں نے اللہ کی خاطر زندگی گزارنے اور خاص طور پر قبولیت دعا کے واقعات کے بارے میں بتایا۔

کلاس کی اختتامی تقریب 26 دسمبر کو 16:15 بجے صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ آخر میں دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار روزہ کلاس میں جرمنی بھر سے کل 2681 ناصرات شامل ہوئیں، الحمدللہ۔ ذاتی جائزہ کے لیے ٹیسٹ ناصرات کو آن لائن بھجوایا گیا جسے کل 1259 ناصرات نے پُر کیا۔ اس کے لیے کلاس کے بعد دو دن تک کا وقت دیا گیا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنات اور اساتذہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور شریک ہونے والی طالبات کے علم وعرفان میں برکت بخشے، آمین۔

جلسہ یومِ والدین

لوکل امارت Rüsselsheim کو مؤرخہ 9 جنوری 2022ء کو جلسہ یوم والدین آن لائن منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں والدین کے ساتھ واقفین نَو و واقفاتِ نَو نے بھی شرکت کی۔ قریباً 250 افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی مکرم محمود احمد خان صاحب سیکرٹری وقفِ نَو جرمنی تھے۔ مکرم کامران اشرف صاحب مربی سلسلہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ پروگرام کے سیکرٹری مکرم انصر مرزا صاحب نے وقفِ نَو کے جائزہ نصاب میں سوفیصد نمبر حاصل کرنے والے واقفین کے ناموں کا اعلان کیا اور تصاویر بھی دکھائیں۔ پروگرام کو احباب جماعت تک پہنچانے کے فرائض مکرم محمد اشفاق بٹ صاحب لوکل سیکرٹری سمعی بصری نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم چودھری گلفام احمد ججہ صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد نمازسینٹر میں موجود مہمانوں کی ضیافت کا انتظام مکرم جاوید احمد صاحب نے کیا۔

(رپورٹ: سیکرٹری وقفِ نَو لوکل امارت Rüsselsheim)

اہم اعلان

تاریخ کمیٹی جرمنی کی طرف سے اخبار احمدیہ جرمنی میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دورۂ جرمنی 1955ء کی تفصیلی روداد عنقریب کسی شمارہ میں شائع کی جائے گی، ان شاءاللہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس اس بارہ میں کوئی معلومات، تاریخی دستاویز یا تصاویر ہوں تو تاریخ کمیٹی بیت السبوح کو مرحمت فرمائیں۔

(صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

(مکرم عبد الرحمٰن مبشر صاحب)

مکرم محمد اسلم شاد صاحب مرحوم

خاکسار کے بہنوئی محترم محمد اسلم شاد صاحب آف حلقہ نارڈ ویسٹ شٹڈ Nordweststadt لوکل امارت فرانکفرٹ جرمنی مختصر عرصہ بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ 25 جولائی 2020ء کو بقضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

آپ 1944ء میں میانی (نزد بھیرہ) پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد محترم محمد یٰسین صاحب کی زیادہ تر زندگی صوبہ سندھ میں گزری جبکہ مرحوم شاد صاحب کی پرورش اپنی پھوپھی (والدہ محترم افتخار احمد ایاز صاحب) کے ہاں ربوہ میں ہوئی اور تعلیم بھی آپ نے ربوہ میں ہی حاصل کی۔ بعد ازاں ایک لمبے عرصہ تک دفتر وکالت تبشیر، تحریک جدید ربوہ میں ملازمت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعتی خدمات کا جذبہ شروع سے عطا کیا ہوا تھا چنانچہ سب سے پہلے آپ نے محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ (غلہ منڈی) میں زعیم مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1967ء میں آپ کی شادی ربوہ میں اپنے پھوپھا محترم صوبیدار عبد المنان صاحب (سابق افسر حفاظتِ خاص) کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔

1973ء میں آپ پاکستان سے ہجرت کر کے جرمنی آگئے تھے لیکن آپ 1981ء میں کیس نامنظور ہو جانے کی وجہ سے واپس پاکستان چلے گئے پھر 1983ء میں جدہ (سعودی عرب) چلے گئے جہاں آپ کو دو دفعہ حجِ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہیں سے 1986ء میں آپ دوبارہ جرمنی آگئے۔ خدمت کے جذبہ اور جماعتی کاموں میں تجربہ کی وجہ سے جرمنی میں بھی جماعتی خدمات میں مصروف ہوگئے اور آخر دم تک بقدر ہمت خدمت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جرمنی میں سب سے پہلے Heidelberg کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور پھر مختلف شہروں میں نقل مکانی ہوتی رہی تو تقریباً ہر جگہ ہی صدر جماعت رہے۔ آپ کو مجلس انصار اللہ جرمنی کے بھی مختلف شعبہ جات میں خدمات کا موقع ملا۔ اسی طرح آپ نے زعیم اعلیٰ فرانکفرٹ کے طور پر بھی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ وفات سے پہلے لوکل امارت فرانکفرٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس لحاظ سے آپ انتہائی خوش نصیب انسان تھے۔ آپ کا شمار اُن ابتدائی احباب میں ہوتا ہے جنہوں نے 1974ء کے بعد جماعت جرمنی کے بننے والے خدوخال کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جرمنی میں تشریف آوری کے موقع پر سالہا سال تک آپ کو شعبہ ملاقات میں کام کرنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ ایک دن مسجد نور کے دفتر میں رات کے ایک بجے اکیلا بیٹھا اگلے روز کی ملاقاتوں کی فہرست تیار کر رہا تھا کہ اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ کیا کر رہے ہیں، ابھی تک سوئے نہیں؟ میں نے عرض کی حضور یہ ملاقات کی فہرست تیار کر رہا ہوں۔ حضور واپس اپنی رہائش میں تشریف لے گئے اور چند لمحوں میں تشریف لا کر مجھے گولیوں کی شکل میں دوا دی اور فرمایا: تم تھک گئے ہوگے، یہ کھالو۔ یقین جانئے دوا کھاتے ہی میری ساری تھکن جاتی رہی، الحمد للہ۔

آپ ملنسار، خوش مزاج اور خوش اخلاق انسان تھے۔ جس مجلس میں بھی بیٹھتے رونق لگائے رکھتے۔ آپ بڑے مہمان نواز اور دل کے فیاض تھے۔ مالی حالات چاہے کیسے بھی ہوں، کبھی پریشان نہ ہوتے اور نہ ہی کسی سے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے۔ کبھی کسی نے آپ سے تنگی حالات کی شکایت نہیں سنی۔ آپ بہت غریب پرور تھے۔ جہاں تک ہوسکتا ہر کسی کی مدد کے لئے تیار رہتے۔ اگر گھر والے انہیں احتیاط سے خرچ کرنے کی طرف توجہ دلاتے تو انہیں ہمیشہ یہ مقولہ سنا دیتے: ''بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست''۔ قریبی بہن بھائیوں اور عزیزوں کی مالی امداد اِس

طرح کرتے کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہوتی۔ حلقہ جات میں اجلاس کرواتے تو ریفریشمنٹ کا انتظام کرتے اور اجلاس کے پروگرام کو دلچسپ بناتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے اجلاسات میں حاضری بہت اچھی ہوا کرتی تھی۔

آپ متّقی انسان تھے۔ اوائل عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کر لی تھی۔ اپنے چندہ جات باقاعدگی سے اور بروقت ادا کرتے تھے۔ نمازوں اور روزوں کے پابند تھے۔ خرابی صحت کے باوجود نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرنے کی کوشش کرتے تاہم نماز جمعہ کی ادائیگی میں کسی صورت ناغہ نہ ہونے دیتے۔ خلافت سے محبّت اور وفا کا تعلق مثالی اور قابل تقلید تھا۔ خلفاء سلسلہ کی طرف سے ہونے والی تحریکات میں حصہ لینے والے ابتدائی افراد میں شامل ہوتے۔ آپ نے اپنے بچوں، پوتوں اور نواسوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وفا کا سبق دیا اور نظام جماعت سے جڑے رہنے کی تلقین کی۔ اِسی طرح انہیں ہمیشہ نمازوں کی پابندی کی تاکید کیا کرتے تھے۔ بیوی بچوں اور تمام عزیز و اقارب سے نہایت پیار و محبّت کا سلوک تھا جس کی وجہ سے گھر جنّت بنا ہوا تھا۔ تبلیغ کا شوق بھی آپ کو ابتداء سے ہی تھا چنانچہ آپ دورانِ تعلیم ہی ربوہ کے قرب و جوار کے دیہات میں تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔ یہی معمول یہاں جرمنی آ کر بھی رہا۔ ایک مرتبہ تبلیغی گفتگو کے دوران ایک افغانی دوست کہنے لگے کہ ہم اہل سنّت بہت زیادہ تعداد میں ہیں، آپ لوگ ہمارے ساتھ کیوں شامل نہیں ہوجاتے۔ اس پر آپ نے برجستہ کہا کہ کبھی ہسپتال گئے ہیں آپ؟ ہسپتال مریضوں سے بھرا ہوتا ہے لیکن علاج کے لئے ڈاکٹر چند ایک ہی

باقی صفحہ 48 پر

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

مکرم منور احمد اعظم صاحب

خاکسار کے بہنوئی محترم منور احمد اعظم صاحب ابن چودھری عنایت اللہ صاحب مؤرخہ 8 جنوری 2022ء کو بعمر 67 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ واناالیہ راجعون۔

مرحوم کا تعلق فیصل آباد پاکستان سے تھا۔ چودھری غلام دستگیر صاحب امیر ضلع فیصل آباد کے بھتیجے اور داماد تھے۔ اسی طرح مبارک احمد جاوید صاحب جنرل سیکرٹری لوکل امارت فرانکفرٹ کے کزن اور بہنوئی تھے۔ نفیس احمد عظیم صدر حلقہ بیت السبوح کے پھوپھا اور مدثر احمد صاحب حلقہ بیت السبوح جنوبی کے بڑے بھائی تھے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت کم گو، نہایت شریف النفس، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے شیدائی مخلص احمدی تھے۔ جلسہ سالانہ جرمنی اور یوکے میں مع خاندان شامل ہوا کرتے تھے۔ مرحوم بہت صابر تھے۔ چار سال قبل اہلیہ وفات پاگئی تھیں اور گزشتہ سال دو جوان بیٹے جرمنی سے ربوہ گئے تھے جہاں وہ کورونا کی وجہ سے وفات پاگئے اور ربوہ میں ہی تدفین کرنا پڑی اس لیے بچوں کا آخری دیدار بھی نہ کرپائے تھے۔ نہایت صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کیا۔ والدین کی خدمت کی بہت توفیق پائی۔ والد صاحب کو حج کروایا اور والدہ کا حج بدل کرایا۔

مجلس انصاراللہ جرمنی کے نیشنل اجتماع کے موقع پر لمبا عرصہ بطور سٹور کیپر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ (مبارک احمد جاوید۔ فرانکفرٹ)

مکرم طاہر احمد ظفر صاحب

خاکسار کے والد محترم طاہر احمد ظفر صاحب ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد 10 جنوری 2022ء کو ہمبرگ میں وفات پاگئے، اناللہ واناالیہ راجعون۔

مرحوم کا تعلق سیّد والا کے قدیمی زرگر خاندان سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا میاں غلام محمد زرگر صاحب کے عقد میں حضرت مسیح موعودؑ کی صحابیہ حضرت فتح بی بی صاحبہ کے آنے سے آئی۔ جو حضرت احمد دین زرگرؓ کی بہن تھیں جن کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب حقیقۃالوحی میں سخت زلزلہ والی پیشگوئی کے گواہان کی فہرست میں لکھا ہے۔ آپ کے دادا میاں غلام محمد زرگر بہت مخلص احمدی تھے جو سیّد والا کے امیر جماعت بھی رہے۔ مرحوم بچپن میں یتیم ہوگئے۔ گول بازار ربوہ میں ایک باکردار، ایماندار زرگر کے طور پر معروف ہوئے۔

1984ء میں جرمنی آنے کے بعد انہوں نے شروع سے خود اور اپنی اولاد کو جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھا۔ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو مسجد باقاعدگی سے لے جایا کرتے۔ پھر بعد میں لمبا عرصہ Bergedorf رہے۔ وہاں جب تک ممکن رہا ان کے گھر نماز جمعہ کا اہتمام ہوتا۔ رمضان میں نماز تراویح بھی پڑھی جاتی، mta آنے کے بعد احباب ان کے گھر خطبہ جمعہ بھی سنتے۔ خلافت سے محبت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب MTA پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات نشر ہونا شروع ہوئے تو اہتمام سے ان کی video-recording کرتے تھے۔ خلفاء کی تحریکات پر ہمیشہ لبّیک کہتے اور باوجود ایسے مالی تنگی کے اپنا بجٹ مکمل شرح کے مطابق ادا کرتے۔ اور کبھی رقم مہیا نہ ہونے پر جب ادائیگی میں تاخیر ہوجاتی تو جیسے ہی مناسب رقم حاصل ہوتی، سارا چندہ فی الفور ادا کر دیتے۔

(طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

محترمہ نصرت خان صاحبہ

خاکسار کی بیٹی محترمہ نصرت خان صاحبہ زوجہ امیر کیوان صاحب مؤرخہ 28 جنوری 2022ء کو بعمر 34 سال وفات پاگئیں، اناللہ واناالیہ راجعون۔

مرحومہ بہت ہی سلیقہ شعار، لائق اور سعادت مند بیٹی تھی۔ عزیزہ وقفِ نَو میں شامل تھی اور اپنے نام نصرت کی طرح ہی دوسروں کی جماعتی و دنیاوی معاملات میں مدد کرنے والی تھیں۔ جن لوگوں کو زبان کا مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو مختلف اداروں میں جاکر ترجمانی کرتیں۔ بہت سے لوگوں کی قانونی مسائل میں مدد کیا کرتی تھیں۔ بے شمار بچوں کو سکول کی مفت ٹیوشن دی جس میں مختلف مذہب و ملک کے بچے شامل تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی لوکل ریجنل اور نیشنل سطح پر مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ MTA ناصرات، جنرل سیکرٹری، تعلیم، تربیت اور واقفاتِ نو کے شعبہ جات میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ قانون کی طالبہ تھیں اس سال پہلا Staatsexamen (Jura) دینا تھا۔ اس وقت Duisburg میں Arbeitsamt کی انتظامیہ میں کام کر رہی تھیں اور پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہی تھیں۔

مرحومہ کی تدفین مؤرخہ 3 فروری 2022ء کو Neuer Mülheimer Friedhof میں ہوئی۔

(جہان خان، جماعت کولون)

بقیہ: مکرم اسلم شاد صاحب مرحوم از صفحہ 47

ہوتے ہیں۔ بس یہی حالت ہماری ہے۔ ہم نے آپ کو تبلیغ کرکے اپنے ساتھ شامل کرنا ہے۔ اس پر وہ بات سمجھ گئے اور اس کے بعد جب بھی ملتے بڑے احترام سے ملتے۔

آپ کی تدفین Südfriedhof فرانکفرٹ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم محمد اکبر شاد صاحب، ایک بیٹی اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب، متعدد پوتے اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز آپ کے پسماندگان کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا کرے، آمین۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

هوالشافی

HOMEO HERBAL
DAWAKHANA

HOMEO-HERBAL DAWAKHANA

جرمنی میں ہومیو پیتھک و ہربل کلینک کا اجراء

- مستورات کے لئے ڈاکٹر سے بغیر فیس مشورے کی سہولت
- زنانہ امراض اٹھرا، بانجھ پن، اولاد نرینہ اور لیکوریا کی ماہر

اوقات کار روزانہ

10:00 - 18:00 Hrs.

Tel: 06106 - 6689341

Mob: 0179 - 4948485

ڈاکٹر منورہ سلطانہ ناصر
D. H. M. S. (RHMP)
الیکٹرو حکیم و ہومیو پیتھک ڈاکٹر
(گولڈ میڈلسٹ)

homeo-herbal.com

doctor.munawara786@gmail.com

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 23 | ISSUE 02 | FEBRUARY 2022

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY
PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

Email : akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de